ارشاداتِ مجددؒ

مرتبہ

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری مدظلہ

ناشر

حامد اینڈ کمپنی — مدینہ منزل

۳۸ اردو بازار لاہور

مکمل سیٹ طلب کریں

دفتر اول

مثنوی مولوی معنوی رحمۃ اللہ علیہ

ہست قرآں در زبان پہلوی

بترجمہ

مولانا قاضی سجاد حسین صاحب

صدر مدرس مدرسہ عالیہ فتحپوری دہلی

ناشر

حامد اینڈ کمپنی لاہور

قیمت:- ۱۹۸ روپے

مکمل سیٹ طلب کریں

دفتر دوم

مثنوی مولوی معنوی رحمۃ اللہ علیہ

ہست قرآں در زبانِ پہلوی

بترجمہ

مولانا قاضی سجاد حسین صاحب

صدر مدرس مدرسہ عالیہ فتحپوری دہلی

ناشر

حامد اینڈ کمپنی لاہور

قیمت :- ۱۹۸ روپے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اِرشاداتِ مُجدّد

یہ ہے شرع و تصوّف کی کہانی
مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی

مؤلفہ

حضرت الحاج میاں جمیل احمد سجادہ نشین شرقپور شریف

ناشر

حامد اینڈ کمپنی

مدینہ منزل
۳۸ - اُردو بازار - لاہور

FAISAL JHANDIR LIBRARY
Acc No. 062697

(جملہ حقوق محفوظ)

طبع باجازت پیر طریقت حضرت مولانا جمیل احمد صاحب تھانوی مدظلہ

TECHNICAL SUPPORT BY
CHUGHTAI
PUBLIC LIBRARY

کتابخانہ محمد ہارون موسٰی

نام کتاب ——— ارشاداتِ مجدد
ناشر ——— حامد اینڈ کمپنی
۳۸۔ اردو بازار۔ لاہور
مطبع : عائمین پرنٹنگ پریس ۲۲/۱۰ رتیگن روڈ۔ لاہور

کتابت ——— صادق علی
تصحیح ——— اختر شاہجہان پوری
قیمت ——— -/۲۴ روپے

عرضِ ناشر

بزرگانِ دین اولیائے کرام سے محبت و عقیدت کے بغیر تزکیۂ نفس کا تصور ہی مشکل ہے۔ جو نفوسِ قدسیہ خدا کے دوست ٹھہرے جنھوں نے امام الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے نقوشِ پا کو اپنے سروں کا تاج سمجھا، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بتائی ہوئی راہِ ہدایت پر چلنا اپنے لیے باعثِ افتخار جانا، جن کے لیے خداوند کریم نے دنیا و آخرت کے حزن و غم سے بریت کا اعلان عام فرما دیا۔ ان سے ہٹ کر ہم دین کا فہم کیسے پا سکتے ہیں۔ ان سے عقیدت کی پہنائیوں میں سفر کیے بغیر ہمیں دین کی ارفعیت کا شعور کیسے ہوگا۔ طریقت کی گھاٹیوں کو عبور کیے بغیر شریعت کی وادی کے نظاروں سے مستفید ہونے والی آنکھ کیسے وا ہو سکتی ہے۔

امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی قدس سرہٗ السامی نے مسلمانانِ ہند کو ملت کی جداگانہ حیثیت کا احساس دلایا۔ وہ دو قومی نظریے کے بانی ہیں۔ انھوں نے آمریت اور شہنشاہیت کے ہر حربہ کا مقابلہ کیا مگر پائے استقلال میں لغزش کے تصور کو باطل کر دیا اور اس طرح ابطالِ باطل کی بے مثال نظیر پیش کی ملتِ اسلامیہ کی انفرادیت کی حفاظت کی، "متحدہ قومیت" کے فراڈ کے پرخچے اڑا دیے، قوم پر ان کے احسانات کی فہرست بے حد طویل ہے۔

اولیائے کرام سے محبت و عقیدت بے حد ضروری ہے لیکن اصل بات ان کی تعلیمات و ارشادات پر عمل ہے۔ یہ کیا بات ہوئی کہ ہم کسی سے عشق کا دعویٰ بھی کریں اور اس کی دکھائی ہوئی راہ پر چلنے سے محترز بھی رہیں کسی کی باتیں ہماری زبانوں پر ہوں مگر اس کی تعلیمات یا اس کے کردار سے ہم صرفِ نظر کریں۔ محبت و عقیدت کے داعیوں کو ممدوح و محبوب کے ارشادات پر عمل اور اس کے کردار کی پیروی

لازم ہے۔

شیخ المشائخ حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری مدظلہ فیضان مجدد کو گھر گھر پہنچانے میں کوشاں ہیں۔ انہوں نے دلوں کی زرخیز زمینوں میں حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کی محبت کے گل بوٹے کھلائے ہیں اور بنجر زمینوں کو امام ربانی کے سحاب فیض سے جل تھل کر دیا ہے۔ عہد حاضر میں انہوں نے ملت اسلامیہ کے تشخص کا پیغام عام کرنے کا تہیہ کر لیا ہے۔ وہ برصغیر میں اس پیغام کے سب سے بڑے داعی حضرت مجدد رحمہ اللہ کی تعلیمات کے سب سے بڑے مبلغ ہیں، خداوند لایزال انہیں عمر خضر عطا فرمائے۔ اگر اُن کی سرپرستی اور مہربانی شامل حال نہ ہوتی تو حامد اینڈ کمپنی "ارشادات مجدد" شائع کرنے کی سعادت سے بہرہ مند کیسے ہو سکتی تھی۔

سید حامد لطیف چشتی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۰

فہرست مضامین

ارشاداتِ مجددؒ

مکتوبات شریف کی روشنی میں

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
	عرضِ حال	۱۳
	دیباچہ	۱۵
	حضرت امام کا سوانحی خاکہ	۲۵
	مجدد مکتوبات کی روشنی میں	۴۵
۱	حمد باری اور شانِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم	۵۴
۲	بندوں کو خدا تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا ظلم عظیم ہے	۵۵
۳	سجدہ تعظیمی شرک ہے	۵۶
۴	حقیقت محمدی اور شان لولاک	۵۷
۵	حقیقت محمدی کا صحیح تصور	۵۹
۶	حضور اللہ کے نور سے پیدا ہوئے	۶۰
۷	حضور صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں	۶۱
۸	شانِ رسالت مآب اپنے کمال پر	؍؍

۹ - معراج النبی کے مشاہدات	۶۲
۱۰ - آپ معراج بدنی سے مشرف ہوئے	″
۱۱ - وجہ تخلیق کائنات	۶۳
۱۲ - حضور کی شان	۶۴
۱۳ - شان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم	۶۵
۱۴ - حضور کا سایہ نہ تھا	۶۸
۱۵ - رسالت مآب کا سایہ نہ ہونے کی وجہ	۶۹
۱۶ - منکرین نبوت	۷۰
۱۷ - بشر کہنے والے مجدد کی نظر میں	۷۱
۱۸ - انبیاء کو محض بشر کہنے والے کمالات نبوت کے منکر ہو جاتے ہیں۔	۷۲
۱۹ - حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت حق ہے۔	″
۲۰ - حیات انبیاء علیہم السلام	۷۳
۲۱ - انبیاء و اولیا کو اپنے جیسا سمجھنا نعمت خداوندی سے محرومی کا باعث ہے	۷۴
۲۲ - توقیر صحابہ رضی اللہ عنہم	۷۵
۲۳ - امت محمدیہ میں ابوبکر صدیق افضل ترین ہیں۔	۷۷
۲۴ - حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایمان	۸۰
۲۵ - فضیلت شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما	۸۱
۲۶ - خلفائے اربعہ کی فضیلت اُن کی خلافت کی ترتیب کے مطابق ہے	۸۲
۲۷ - افضلیت شیخین پر تفصیلی تبصرہ	۸۳
۲۸ - صحابی کا مرتبہ نگاہ مجدد میں	۸۴
۲۹ - صحابہ کرام کا کامل احترام	۸۵
۳۰ - طریقت اور حقیقت کی بنیاد شریعت پر ہے	۸۶
۳۱ - شریعت و طریقت کا حسین امتزاج -	۸۸

۳۲۔ [illegible] شریعت کا علم [illegible] ہوتا ہے ۸۹

۳۳۔ [illegible] کا شریعت کے مطابق ہونا لازمی ہے ۹۰

۳۴۔ [illegible] کرنے کا طریقہ ۹۱

۳۵۔ فقراء کون ہیں ۔

۳۶۔ شیخ کامل کون ہے ۹۳

۳۷۔ [illegible] ۹۴

۳۸۔ [illegible] آداب ۹۵

۳۹۔ صحبت فقراء کے [illegible] ۹۶

۴۰۔ [illegible] ۹۷

۴۱۔ [illegible] ۹۸

۴۲۔ [illegible] ۹۹

۴۳۔ [illegible] ۱۰۰

۴۴۔ فقراء کی خدمت ۱۰۱

۴۵۔ [illegible] ۔

۴۶۔ مقام ولایت ۱۰۲

۴۷۔ [illegible] ۱۰۳

۴۸۔ [illegible] ۱۰۵

۴۹۔ [illegible] ۱۰۷

۵۰۔ [illegible] ۱۰۸

۵۱۔ [illegible] ۱۱۰

۵۲۔ بزرگوں کی عظمت ۱۱۱

۵۳۔ [illegible] ۱۱۲

۵۴۔ [illegible] ۱۱۳

۵۵۔ اولیاء کرام کی باہمی روحانی استمداد ۱۱۴

۵۶۔ اولیاء اللہ کے انتقال کی وصیتیں ۱۱۵

۵۷۔ ارواح کی قدرت کاملہ حق تعالیٰ کی عطا فرمودہ ہے ۱۱۶

۵۸۔ اولیاء اللہ کے تصرفات ۱۱۸

۵۹۔ اہل قبور کی بیماریوں کے طبیب ہیں ۱۱۹

۶۰۔ بزرگوں کی دعا سے قضا بدل جاتی ہے ۱۲۱

۶۱۔ اولیاء اللہ کے مشاہدات و تجلیات ۱۲۲

۶۲۔ پیری مریدی کا ثبوت اور اس کے آداب [illegible]

۶۳۔ طریقت نقشبندیہ کی خصوصیات ۱۲۴

۶۴۔ سلسلہ نقشبندیہ میں پیری مریدی کے آداب ۱۲۵

۶۵۔ تربیت قلبی [illegible]

۶۶۔ شیخ طریقت سے دلی تعلق ۱۲۸

۶۷۔ توجہ کا اثر کیسے ہوتا ہے ۱۲۹

۶۸۔ پیر و مرشد پر اعتراض نہ کرنا چاہئے ۱۳۰

۶۹۔ اہل اللہ سے کشفی تاثیر [illegible]

۷۰۔ تصور شیخ ۱۳۲

۷۱۔ نماز کی حالت میں شیخ کا تصور ۱۳۳

۷۲۔ اولیاء اللہ کی خانقاہوں کے فیوض و برکات [illegible]

۷۳۔ عرس ۱۳۵

۷۴۔ ایصال ثواب کا صحیح تصور [illegible]

۷۵۔ نذر و نیاز کا صحیح طریقہ [illegible]

۷۶۔ ایصال ثواب کا صدقہ ۱۳۹

۷۷۔ ایصال ثواب کا مقصد ۱۴۰

۷۷۔	ایصالِ ثواب کا فائدہ	۱۵۱
۷۸۔	مرحوم کے لیے فاتحہ کہنی چاہیئے	۱۵۲
۷۹۔	بچے محسن کے لیے ایصالِ ثواب لازم ہے	۱۵۳
۸۰۔	دنیا آخرت کی کھیتی ہے	؍؍
۸۱۔	دینی عقائد	۱۵۵
۸۲۔	اہلِ سنت و جماعت	۱۵۶
۸۳۔	پیرِ کامل صاحب کی استعداد سے زیادہ مدارج طے کرا سکتا ہے	۱۵۷
۸۴۔	فرشتے سے بہتر ہے انسان بننا	۱۵۹
۸۵۔	کمالِ ایمان اور خطرات و وساوس	۱۶۰
۸۶۔	نماز میں لذت کا حصول	۱۶۱
۸۷۔	نمازِ تہجد کو باجماعت ادا کرنا خلافِ سنت ہے	۱۶۳
۸۸۔	خواجگان کی نسبت کے بارے میں قابلِ اعتراض ہے	۱۶۴
۸۹۔	ہر ایک کام آج ہی کرنا چاہیئے۔	۱۶۶
۹۰۔	دوسرے [illegible] کے متعلق گفتگو میں تیزی سے کام نہیں لینا چاہیئے۔	۱۶۹
۹۱۔	اولیائے کرام سے خوارق بلا ساختہ صادر ہوتے ہیں	۱۷۰
۹۲۔	[illegible]	۱۷۱
۹۳۔	دنیا سب شاہی بادشاہوں کے ترقی دل کی دنیا تباہ کر ڈالتے ہیں	؍
۹۴۔	بچے [illegible] کو اپنی [illegible] امید [illegible] آخرت کی امید کرنی چاہیئے	۱۷۳
۹۵۔	[illegible] کی مذمت کرنا جائز ہے	۱۷۵
۹۶۔	طریقہ نقشبندیہ کی فضیلت کا راز اتباعِ سنت ہے	۱۷۶
۹۷۔	فقیروں کے دروازوں پر جانا دنیا امیروں کے دروازوں پر جانے سے بہتر ہے	۱۷۷
۹۸۔	[illegible] کا بیان اخلاق سخاوت اور [illegible] سے	۱۷۹
۹۹۔	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کا نور ہر جگہ پہنچتا ہے	۱۸۲

١٠١	حقیقتِ محمدی و حقیقتِ احمدی کی وضاحت	١٩٧
١٠٢	انبیاء معصوم اولیاء محفوظ ہوتے ہیں	١٩٨
١٠٣	سادات کی محبت باعثِ رحمت ہے	[illegible]
١٠٤	**شانِ اولیاء کرام**	[illegible]
١٠٥	مرید کو کسی طور پر پیر کے تابع رہنا	[illegible]
١٠٦	[illegible] مقبولِ رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم تھے	[illegible]
١٠٧	اولیاء اللہ وفات کے بعد بھی نسبت [illegible] ہوتے ہیں	[illegible]
١٠٨	اولیاء اللہ کی محبت دنیا اور آخرت کی سعادتوں کا سرمایہ ہے	[illegible]
١٠٩	حضرت مجدد صاحب نذرانہ قبول فرماتے تھے	١٩٩
١١٠	**استمداد کا مجددی طریقہ**	٢٠٠
١١١	بتوں سے استمداد اور ہندوؤں کی [illegible] شرک ہے	[illegible]
١١٢	سلسلہ نقشبندیہ اتباعِ سنت کی بناء پر افضل ترین ہے	[illegible]
١١٣	اولیاء اللہ کو [illegible]	[illegible]
١١٤	**مولود خوانی جائز ہے**	[illegible]
١١٥	**عجائباتِ راہِ سلوک**	[illegible]
١١٦	[illegible]	[illegible]
١١٧	اولیائے کرام کی [illegible] روحانی	[illegible]
١١٨	**سماع اور ارشاداتِ مجدد**	٢٠٩
١١٩	سماع [illegible]	[illegible]
١٢٠	سالک [illegible]	[illegible]
١٢١	طریقہ نقشبندیہ [illegible]	[illegible]
١٢٢	**نگاہ کی عصمت**	[illegible]
١٢٣	**اطاعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم**	[illegible]

[illegible]	اولیاء اللہ کا مسکن پر فضیلت و شرافت پانے والا ہوتا ہے	۲۱۴
[illegible]	**حضور کا دل نہیں سوتا**	**۲۱۶**
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	اولیاء اللہ کی توجہ [illegible] ہے	۲۲۰
[illegible]	[illegible]	۲۲۱
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	**مجذوب کی تعظیم**	**۲۲۸**
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	**شریعت، صورت حقیقت**	**۲۳۷**
[illegible]	**جلال خداوندی**	**۲۳۹**
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	**تلاوت کے درجات**	**۲۴۵**
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]

فقر

چیست فقر ای بندگانِ آب و گل — یک نگاهِ راه بین یک زنده دل

فقر کارِ خویش را سنجیدن است — بر دو حرفِ لااله پیچیدن است

برگ و سازِ او ز قرآنِ عظیم — مردِ درویشی نگنجد در گلیم

گرچه اندر بزم کم گوید سخن — یک دمِ او گرمیِ صد انجمن

با سلاطین درفتد مردِ فقیر — از شکوهِ بوریا لرزد سریر

قلبِ او را قوّت از جذب و سلوک — پیشِ سلطان نعرهٔ او لاملوک

فقرِ قرآن احتسابِ هست و بود — نی ربابِ و مستی و رقص و سرود

فقرِ عریان گرمیِ بدر و حُنین — فقرِ عریان بانگِ تکبیرِ حسین

برعیارِ مصطفیٰ خود را زند

تا جهانِ دیگری پیدا کند

عرضِ حال

[illegible] حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی [illegible] حضرت مجدد کے ارشادات گرامی در اصل ایک [illegible] آمادہ عمل کر دیتی ہیں۔

[illegible] حضرت کے ایسے مکتوبات مع ترجمہ [illegible] پیش کرنے سے [illegible] آپ کے تمام مکتوبات [illegible] حقیقت [illegible] آپ کی اپنی [illegible]

اور وسعت نظر اظہر من الشمس ہے۔ آپ کے روحانی کمالات، علمی تبحرات، عزیمت، استقامت خوف خدا، عبادت، تقویٰ اور رفعتِ کردار کی مثال متقدمین و متاخرین میں بہت کم نظر آتی ہے۔ آپ کا فقہی مسلک حنفی ہے۔ آپ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کے پیروکار ہیں۔

راقم کو اپنی کم مائیگی کا اعتراف ہے کہ اپنی کوتاہ علمی کے باعث [illegible] حضرت کے ارشاداتِ گرامی کی پوری طرح تشریح نہیں کر سکا۔ آپ کے ملفوظات [illegible] ایک بحر بیکراں کی مانند ہیں بس چند موتی حاصل کرنا مجھ ایسے ناچیز [illegible] بارگاہ حضرت احدیت میں [illegible] کی توفیق اور حضرت مجدد کی [illegible]

وما علینا الا البلاغ المبین۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

دیباچہ

[illegible]

... باکی سے ساتھ پھیلا رہے ہیں۔

[illegible]

سے اولیاء اللہ اور بزرگانِ دین کی عقیدت ختم ہو جائے اور اُن کے خلاف بد عقیدت اِس عقیدت کی جگہ لے لیں اور یوں اُن کے باطل عقائد کا بول بالا ہو۔ چنانچہ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے اُن کے آباؤ اجداد قرآن و سنت کی تعلیمات کو اپنے عقائد کے مطابق ڈھالنے کے لیے قرآن و حدیث کے معانی و مطالب میں ردّ و بدل کرتے رہے ہیں اور انہی معانی و مطالب کی بنا پر سادہ لوح صحیح العقیدہ مسلمانوں کو صراطِ مستقیم سے دور ہٹانے کی کوشش میں مصروف ہیں اور کسی حد تک کامیاب بھی ہو رہے ہیں۔ مزید وہ دور کے صحابہ اپنے بزرگوں کی پیروی میں قرآن و حدیث کے ساتھ ساتھ اولیاء کرام اور بزرگانِ دین کی تعلیمات میں بھی تحریف و ترمیم کر کے عوام الناس کے سامنے پیش کرتے ہیں اور بعض مطالب رد بھی کر جاتے ہیں۔ ان کی تصنیفات میں سے چند سطور کو لے کر اس طرح پیش کرتے ہیں کہ انہیں اپنا مطلب حاصل ہو جاتا ہے۔ انہیں اس بات سے کوئی سروکار نہیں کہ صاحبِ کتاب نے وہ سطور کس مقصد کے تحت لکھی ہیں۔

امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ گرامی کسی قسم کے تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ کی تصانیف میں سے مکتوبات شریف کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ یہ معرفتِ الٰہیہ اور باطنیہ کا گنجینہ ہیں۔ شریعت و طریقت کے تمام مسائل ان میں موجود ہیں۔ خلفائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور خلفائے راشدین پر تبرا / تنقید کرتے رہتے ہیں ایسی بد عقیدگی کا جو زہر پھیلا ہوا ہے اس کے خلاف بڑی شدت سے قلم اٹھایا گیا ہے۔ آپ چونکہ سلسلہ نقشبندیہ کے صاحبِ کمال عارف و ولی تھے اس لیے اُنھوں نے راہِ سلوک کے تربیتی مدارج، پیروں مریدوں کے آداب و راہ پیمائی سے ان کی زندگی اور بعد وفات فیوض و برکات کے حاصل ہونے پر سیر حاصل تبصرہ کیا ہے۔ دین میں نئے بد عقائد کا رد بڑی محنت سے کیا ہے۔ غرضیکہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ کے مکتوبات شریف ان کے تجدیدی کارناموں کا بیّن ثبوت ہیں۔ مکتوبات شریف کے ذریعہ آپ نے مسلمانانِ برِّ صغیر پاک و ہند میں سنّت کا دوبارہ احیا کیا، کفر و ضلالت اور بدعات کے بادل چھٹ کر اسلام کا نور پھیلا۔

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی مقبولیت اور ان کے مکتوبات شریف [illegible] دیکھ کر [illegible] ہو کے دل جلتے ہیں۔ چنانچہ انھوں نے مکتوبات شریف میں کچھ تحریف [illegible] کر [illegible] دیکھتے ہیں [illegible] شیخ مجدد الف ثانی قدس سرہ [illegible] خداوند [illegible] عوام الناس کو گمراہ کرنے کی [illegible] عبارت کی [illegible] مکتوبات [illegible] کیا گیا [illegible] حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ [illegible] تراجم میں چند ایک مکتوب [illegible] حضرت مجدد [illegible] رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں [illegible] زمانے [illegible] حضرت مجدد الف ثانی [illegible]

[illegible]

"[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ترجمہ : [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ترجمہ : اپنے آبائی [illegible] اکثر [illegible] میں [illegible] اور [illegible] ولیاؤں [illegible] کی [illegible] اور [illegible] کی [illegible] ہیں۔

[illegible] آپ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ترجمہ : اہل اسلام [illegible] دنوں میں خصوصاً [illegible] اور [illegible] کرتی ہیں۔

مندرجہ بالا اقتباسات سے آپ کو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ اس زمانہ میں [illegible] پر کیا گزرتی [illegible] سلطان [illegible] تحت ہندوؤں کی [illegible] اور ہندوؤں [illegible]

نہ دیکھ پائے۔

"حضرت خواجہ احرار قدس سرہٗ با وجود پیری مریدی کہ
داشت از روحانیت حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہٗ
یافتند و ایشان را اویسی می گفتند و ہمچنیں حضرت خواجہ
نقشبند با وجود پیر ظاہر چنانکہ مذکور شد از روحانیت حضرت
خواجہ عبد الخالق غجدوانی قدس سرہٗ تربیت یافتہ و اویسی بودند"

(دفتر سوم حصہ نہم مکتوب نمبر ۱۲۳ صفحہ ۱۹۳)

ترجمہ: حضرت خواجہ احرار عبید اللہ قدس سرہ نے باوجود ظاہری پیر رکھنے کے حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہٗ کی روحانیت سے تربیت حاصل کی تھی اس لئے ان کو اویسی کہتے تھے۔ اسی طرح حضرت خواجہ نقشبند نے بھی باوجود ظاہری پیر رکھنے کے جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی کی روحانیت سے تربیت حاصل کی تھی اس لئے یہ بھی اویسی تھے۔

یا پھر یہ اقتباس ملاحظہ ہو۔

درویشانے کہ قدم راسخ در شریعت ندارند
در طریقت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

(دفتر اول حصہ دوم مکتوب نمبر ۷۰ صفحہ ۹۹)

ترجمہ: [illegible]
طرف پوری کشش پیدا ہو جائے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قد دیدہ ہدایت ایمان شرف گشتند واز انہا
نجات آمدند (دفتر دوم حصہ ہشتم مکتوب ۲ صفحہ ۴۲)

تشریح جیسا کہ اوپر حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ [illegible] کے دور [illegible] انسان کی مرتبہ [illegible] کی بار [illegible] ہو گئے [illegible] رسالت اور رحمت [illegible] سکے اور پھر [illegible] اور [illegible] دین کی سعادت سے مشرف ہو گئے اور [illegible] میں شامل ہو گئے۔

مندرجہ بالا تشریح نہایت سادہ و سلیس زبان میں ہے اور اس میں کوئی دقت پیش نہیں آتی۔ اس میں کہیں بھی معنی الجھے ہوئے نہیں ہیں۔ تاکہ پڑھنے والے کی توجہ [illegible] مبذول نہیں ہوتی۔ جب اقتباسات کو پڑھ کر [illegible] ہیں پڑھنے کے بعد ایک سادہ زبان میں اس کی وضاحت کی گئی ہے تاکہ لوگوں کو سمجھنے میں کوئی مشکل پیش نہ آئے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے ان کی تعلیمات کا بیان ہے۔ [illegible] بالواسطہ [illegible] کہ [illegible] نہیں ہوتی بات [illegible] ہے کہ جس کا حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کے مکتوبات سے ذرہ کا بھی تعلق نہیں ہوتا۔ کتاب کی ابتدا اس حضرت [illegible] کے [illegible] ہوتی ہے لیکن جب شیخ و مرید کے باوجود انہیں اپنے مکتوب کے [illegible] نہیں ہوتی تو اس حضرت [illegible] کے [illegible] کتاب میں درج کر کے [illegible] کرلینا چاہئے اور سادہ زبان میں [illegible] کی تشریح [illegible] ہے۔

یہ خود اس بات کا مقتضی ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی کے مکتوبات کو [illegible] پیش کیا جائے۔ چنانچہ زیر نظر کتاب میں ادبی شریعت، طریقت و حقیقت [illegible] حضرت [illegible] صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب [illegible] نہایت سادہ زبان اور حضرت مجدد الف ثانی کے مکتوبات کی روشنی میں [illegible] کیا ہے۔ اس کتاب کی بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں بغیر کسی [illegible] شریعت کے اقتباسات حضرت مجدد الف ثانی [illegible] پر روشنی ڈالی

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی

گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے

[illegible]

[illegible]

کب تک خاموش رہتے۔ سرہند سے آگرہ پہنچے اور اکبر کے مقربین کو واشگاف الفاظ میں متنبہ کیا کہ بادشاہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا نافرمان ہو گیا ہے۔ اُسے میرا پیغام دو کہ وہ اپنے گمراہانہ عقائد و افعال سے توبہ کرے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول برحق حضرت محمد مصطفیٰ کی شریعت پر کاربند رہے بصورتِ دیگر ہلاکت کے لیے تیار ہو جائے۔ مغلِ اعظم میں نعرۂ حق سننے کی کہاں تاب تھی۔ اس نے اپنے درباری علماء اور وزراء سے مشورہ کیا اور حضرت مجدد کو اپنے سلطانی جاہ و جلال اور شان و شوکت سے مرعوب کرنے کے لیے شاہی دربار میں طلب کرنے کا فیصلہ کیا۔ دربار میں ایک طرف عمائدینِ سلطنت اور اپنے جاری کردہ دینِ الٰہی کے پیروکاروں کے لیے عظیم الشان نشستیں بنائی گئیں۔ دوسری جانب دربارِ محمدی کا اہتمام کیا گیا جو ان تمام ظاہری تکلفات سے مبرا اور پاک تھا۔ جب دربار آراستہ ہو چکا تو حضرت خواجہ احمد سرہندی کو دعوت دی گئی۔ حضرت امام حسبِ طلب اپنی جماعت کے چند درویشوں کے ساتھ دربار میں جلوہ افروز ہوئے۔ ابھی کارروائی کا آغاز بھی نہیں ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے غضب اور قہر کا ایک زبردست طوفانِ باد و باراں نازل ہوا جو دربارِ اکبری کے تمام تکلفات کی تباہی کا باعث بن گیا۔ خیمے اکھڑ گئے۔ درباری بھاگ گئے۔ اکبر خود بھی ایک خیمے کی چوب سے زخمی ہو گیا لیکن اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے حضرت خواجہ اور ان کے ساتھیوں کو کسی قسم کی گزند نہ پہنچی۔ کہا جاتا ہے کہ اکبر انہی زخموں کے باعث فوت ہو گیا۔ بعض مؤرخین کہتے ہیں کہ آخری وقت اکبر نے توبہ کر لی تھی اور توحید و رسالت کا اقرار کیا تھا۔ دینِ الٰہی کا فتنہ اکبر کے ساتھ دفن نہ ہو سکا۔ اکبر کی موت کے بعد شہزادہ سلیم تخت نشین ہو گیا۔ کچھ دنوں تک باپ کے نقشِ قدم پر چلا لیکن آخر سنبھل گیا۔

حضرت مجدد الف ثانی نے دورِ جہانگیر کے اوائل میں جب آپ نے احیائے سنت کے لیے جہاد باقاعدہ شروع کیا۔ چونکہ آپ حق بات برملا کہتے اور شریعت میں بے جا ترمیم کرنے والوں کو ٹوکتے۔ جب دربار میں سجدہ کرنے والوں کو منع فرمایا تو مخدوم الملک ملا عبداللہ اور دیگر عمائدینِ سلطنت آپ کے خلاف ہو گئے

کرنے پھر نے شروع کئے۔ ادھر حضرت امام کے اعلائے کلمۃ الحق اور جرأت بے باکانہ نے
عقائد روافض کے رد کے باعث نورجہاں کو برافروختہ کر رکھا تھا۔ حالات ناسازگار
ہوتے گئے حضرت کے خلاف ایک طوفان برپا ہو گیا۔ جہانگیر نے حضرت موصوف کو
دربار میں طلب کیا۔ کچھ سوالات کئے لیکن آپ نے مسکت جواب دیئے۔ تمام معاندین و
مخالفین حیران رہ گئے جب تمام سازشیں ناکام ہو گئیں تو اُنہوں نے بادشاہ کو
اس امر پر اُکسایا۔ اب آپ کے خلاف سیاسی محاذ قائم کیا گیا اور کہا گیا کہ حضرت امام
حکومت کے باغی ہیں اور درویشی کے بھیس میں اپنی زبردست فوج تیار کر رہے ہیں تاکہ تخت و
تاج پر قبضہ کر لیں۔ جب جہانگیر کو مذہبی مخالفت سے زیادہ سیاسی خطرہ نظر آیا تو اُس
نے پہلے حضرت کے مریدوں اور معتقدین کو دارالحکومت سے دور دراز مقامات پر تبدیل کر دیا
پھر آپ کو دربار میں طلب کیا اور آدابِ شاہانہ یعنی تعظیمی سجدہ کو دربار میں سجدہ کرنے کا
حکم دیا۔ لیکن بھلا وہ عالم کہ ایک نائب اور اللہ تعالیٰ کے دربار میں جھکنے والا
سر بادشاہ کے سامنے کس طرح زمین بوس ہو سکتا تھا۔ حضرت امام کو تمام شاہی
آداب و رسوم اور کورنش و سجدہ سب ترک کر دئے۔ آپ کی حمیت دینی اور غیرت اسلامی جوش میں
آئی۔ آپ نے فرمایا:۔

"یہ بات میرے لئے بڑی ندامت ہے کہ میں اپنے لئے ایک انسان
کے آگے سجدہ کروں جب کہ اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات کے سوا کسی کے
سامنے سجدہ جائز نہیں۔"

یہ انکار بغاوت کی شکل سمجھا گیا۔ یہ اس کی توقع کے خلاف تھا کہ ایسے
معمولی درویش اس کے حکم سے اس طرح سرتابی کرے گا۔ [illegible]
[illegible] جہانگیر کی انا اور تعصب کی [illegible] تو بے حد
[illegible] دربار [illegible] حضرت امام کے قتل
[illegible] جہانگیر نے اس کی تصدیق بھی کر دی۔ لیکن [illegible] حضرت کو
گوالیار کے قلعہ میں نظر بند کر دیا اور حضرت کا گھر بار لوٹ لیا گیا اور کتب خانہ بھی برباد کر دیا۔

صبر و استقامت کے پہاڑ اور عزم و استقلال کے مجسمے نے اخلاق محمدی کا مظاہرہ کیا
آپ خاموشی سے جیل چلے گئے۔ اس میں بھی حکمت ایزدی کارفرما تھی۔ دراصل حضرت امام
کو مشیت ایزدی نے احیائے دین محمدی کے لئے چن لیا تھا۔ دنیا کی کوئی طاقت آپ کی
راہ میں حائل نہ کر سکی۔ یہ وقت جابر و قاہر قوت آپ کے مقابل [illegible]
ہو گئی۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عرفان والیقین کے اعلیٰ مدارج کا مجموعہ تھی۔ آپ فرماتے مسلمانوں کو چاہیے۔ باطل کے
خداؤں کی نفی کریں اور صرف خدائے برحق کی اطاعت کریں۔ سنت نبوی صلعم کے
متعلق فرماتے کہ سید کونین حضرت محمد مصطفےٰ کے اسوۂ حسنہ کی تبع [illegible]
ہیں لازم ہے۔ نجات اُخروی اور فلاح ابدی کے لیے آنحضور کی متابعت ہی واحد
ذریعہ ہے۔ کشف کرامات بھی موضوع بحث رہیں۔ آپ عمر بھر سنت صاحب [illegible]
شریعت مطہرہ کے موتی [illegible] اور اجتہاد فی الدین کا فرض منصبی ادا کرتے رہے۔ سب
سب سے پہلے عقیدہ کی درستی پر زور دیتے پھر شرعی احکامات پر عمل کی تلقین فرماتے۔
اس کے بعد تزکیہ نفس کی باری آتی۔ فرماتے ہیں جب تک عقیدہ درست نہ ہو اور
احکامات شریعت کی پابندی نہ ہو تصوف کی منزل ممکن نہیں اور اتباع شریعت ہی
سب سے بڑی کرامت ہے۔ تصوف کو زندہ رکھنے کے لیے یہی سب سے بڑی
اکسیر ہے۔

آپ اپنے دور میں رزق حلال کی تاکید فرماتے اور [illegible]
سے [illegible] میں [illegible] رزق حلال پر زور دیتے [illegible]
[illegible] ہوتے تو [illegible] کا دریا بہہ جاتا۔ [illegible]
ریاضت و مجاہدہ میں [illegible] سمجھتے ہیں انہیں معلوم نہیں کہ [illegible]
[illegible] نماز اور دیگر فرائض کے ادا کرنے سے بڑھ کر کوئی مجاہدہ نہیں۔ آپ [illegible]
[illegible] کی خدمت سے [illegible] فرماتے [illegible]
[illegible] بڑی کرامت اور دین و بیعت ہے اور [illegible]
رضوان اللہ علیہم کا [illegible] ہے۔ آپ کا [illegible] کے وقت [illegible]
[illegible] کے بعد [illegible] فرماتے [illegible]
کے [illegible] وقت [illegible]
[illegible]
[illegible] فرماتے۔ نماز مغرب [illegible]

سے بیعت فرمایا تھا۔ اسی زمانہ میں تصنیف و مکتوبات اور درس و تدریس میں جاری رہتے تھے۔ سفر میں بھی ان معمولات کی پابندی فرماتے۔ حضرت شیخ عادت باللہ تھے۔ ہمیشہ اس کے لئے ہر پہلو سے فکر مند رہتے تھے۔ حقوق العباد و حقوق اللہ کی ادائیگی میں سخت گیر تھے۔ خبر گیری کرتے۔ اصلاح و تزکیہ نفس میں دلچسپی لیتے۔

آپ کی مشہور تصانیف مکتوبات، رسالہ ... اور ... ہیں۔ آپ نے اپنی زندگی ... حضرت خواجہ باقی باللہ ... سے ... آپ کی ... ہندوستان ... حضرت مجدد کی ذات پر صادق آتا ہے کہ ... اس تبدیلی ...

> "حضرت امام ربانی عمر بھر شرک و بدعت کے خلاف ... رہے۔ دین حنیف کی تجدید ... قرون ... کے لیے ہی ... حق ... الدین کے ... سے نوازا ہے۔ تاریخ ... آپ کی ... دینی مساعی ... یاد کرے گی۔"

حضرت مجدد نے وفات سے چند روز پیشتر اپنے متوسلین سے فرمایا کہ میری عمر ... آفتاب نبوت ... دنیا میں ۶۳ برس ... دین کی خدمت کرنے ... عمر سے کس طرح تجاوز کر سکتا ہے۔ ... ضیق النفس ... اشغال نقشبندیہ ... فرمایا ... سفر ... راست ... اور ...

٢٨ صفر سنہ ۱۰۳۴ ہجری ۶۳ برس کی عمر میں رشد و ہدایت، عرفان و سلوک کا یہ آفتاب دنیا
کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ نماز جنازہ آپ کے صاحبزادے خواجہ محمد سعید نے پڑھائی۔
آپ سرہند کی پاک سرزمین میں دفن ہوئے جو آج بھی مرجع خلائق ہے۔ آپ کے
سات صاحبزادے، و تین لڑکیاں تھیں۔ لیکن معنوی اولاد تو برصغیر پاک و ہند کے
تمام ایشیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ اور اس کا ذکر ۔ ۔ ہے

گر نویسم شرح آں بے حد شود

محمد ﷺ

[illegible]

[illegible]

واردات ظاہر ہوتے تھے ان کے عرض کرنے میں گستاخی اور جرأت کرتا تھا۔

نسبت (۵) مخدوما فقیر را تاب استماع مثال این سخنان ہرگز نیست بے اختیار رگ فاروقیم در حرکت می آید و فرصت تاویل و توجیہ آں نمی دہد قائل این سخنان شیخ کبیر یمنی باشد یا شیخ اکبر شامی کلام محمد عربی می باید علیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام درکار است نہ کلام محی الدین عربی۔ (دفتر اول حصہ دوم مکتوب نمبر ۱۰۰ صفحہ ۱۰۱)

ترجمہ: میرے مخدوم فقیر کو ایسی باتیں سننے کی تاب نہیں ہے اس قسم کی باتوں سے میری رگ فاروقی بے اختیار حرکت میں آجاتی ہے اور ان کی تاویل و توجیہ کی مہلت نہیں دیتی ان باتوں کے کہنے والے شیخ کبیر یمنی ہوں یا شیخ اکبر شامی ہم کو محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام درکار ہے نہ کہ محی الدین عربی۔

(۶) چوں استماع این خبر وحشت اثر در شورش آورد رگ فاروقیم در حرکت آمد و چند کلمہ از آں اندود۔ (دفتر دوم حصہ ششم مکتوب نمبر ۹ صفحہ ۱۰)

ترجمہ: چونکہ اس خبر وحشت اثر نے طبیعت میں ایک شورش پیدا کر دی ہے اور میری رگ فاروقی نے حرکت کی اس لیے چند کلمے تحریر کر دیے۔

وطن مبارک (۷) بلدہ سرہند کہ [illegible] است کہ [illegible] و بر گردہ [illegible] ساختہ [illegible] آں [illegible] قربی در آں زمین واقع شدہ است کہ مقتبس از انوار [illegible] است و در رنگ اوراں زمین مقدسہ بیت المقدس [illegible] است۔

(دفتر سوم حصہ ہشتم مکتوب نمبر [illegible] صفحہ [illegible])

ترجمہ: شہر سرہند کو یہ [illegible] زندہ ہونے کی جگہ [illegible]

موافق کہ فقیہ کا بیٹا آدھا فقیہ ہوتا ہے۔ فقیر کو اس مشرب سے از روئے علم کے بہت فائدہ اور لذت حاصل تھی۔

پیرومرشد

(الف) حق سبحانہ وتعالیٰ بمحض کرم خویش بخدمت ارشاد پناہ حقائق و معارف آگاہی مؤید الدین الرضی شیخنا و مولانا و قبلتنا محمد باقی قدس اللہ تعالیٰ بسرہ رسانید و ایشان بفقیر طریقۂ علیۂ نقشبندیہ تعلیم فرمودند و توجہ بلیغ بحال این مسکین مرعی داشتند۔ (دفتر اول حصہ اول مکتوب نمبر ۲۱ صفحہ ۸۲)

ترجمہ: حق تعالیٰ نے محض اپنے کرم سے ارشاد و ہدایت کی پناہ والے حقائق و معارف کو جاننے والے پسندیدہ دین کی تائید کرنے والے ہمارے شیخ اور مولانا اور قبلہ خواجہ محمد باقی قدس سرہ کی خدمت و صحبت نصیب کی اور اُنھوں نے فقیر کو طریقۂ نقشبندیہ تعلیم فرمایا اور اس مسکین کے حال زار پر بڑی توجہ فرمائی۔

ب: وھو الشیخ الکامل المکمل الواصل الی درجات الولایۃ الہادی الی الطرق المندرج النہایۃ فی البدایۃ مؤید الدین الرضی شیخنا و امامنا الشیخ محمد الباقی النقشبندی الاحراری قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس وبلغہ اللہ تعالیٰ سبحانہ الی اقصیٰ متمناہ۔ (دفتر اول حصہ اول مکتوب نمبر ۱۳ ص ۳۰)

ترجمہ: اور وہ شیخ کامل دوسروں کو کامل کرنے والے کمال ولایت کے درجوں تک پہنچانے والے ایسے راستوں کی طرف ہدایت کرنے والے ہیں کہ ابتدا میں انتہا مندرج ہے پسندیدہ دین کی تائید کرنے والے ہمارے شیخ اور امام محمد باقی باللہ نقشبندی احراری ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کے بھید پاک کرے۔

تربیت

(الف) این فقیر از سرتا قدم غرق احسانہائے این بزرگوار است۔ الف بائے طریقہ سبق است پیش ایشان گرفتہ است و تہجی حروف این راہ را از ایشان آموختہ و دولت اندراج النہایۃ فی البدایۃ ببرکت صحبت ایشان حاصل کردہ و سعادت سفر در وطن را بصدقہ خدمت ایشان یافتہ توجہ شریف ایشان را دو ماہ

این ناقص را بنسبت نقشبندیه رسانیده‌اند و فیض این اکابر را عطا فرموده‌اند۔

(دفتر اول حصہ چہارم مکتوب ۲۶۶ صفحہ ۱۰۵)

ترجمہ: (حضرت باقی باللہ کے صاحبزادوں کو لکھا ہے) یہ فقیر سر تا قدم آپ کے والد بزرگوار کے احسانوں میں غرق ہے۔ اس راہ میں الف بے کا سبق انہی سے لیا ہے۔ اور اس راہ میں حروف تہجی انہی سے سیکھے ہیں اور ابتدا میں انتہا کے درج حاصل ہونے کی دولت انہی کی صحبت کی برکت سے حاصل کی ہے اور سفر در وطن کی سعادت انہی کی خدمت کے صدقہ میں پائی ہے۔ ان کی توجہ شریف نے ڈھائی ماہ میں اس ناقص کو نسبت نقشبندیہ تک پہنچا دیا ہے اور اکابر نقشبندیہ کا ..... [illegible] عطا فرمایا۔

[illegible] به برکت توجه خود هر دو طریق جذبه و سلوک تربیت فرموده‌اند و به دو صفت [illegible] جمال [illegible] جلال است

(دفتر اول حصہ اول مکتوب نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۰)

ترجمہ: حضرت باقی باللہ کا [illegible] بیان کرتا ہے کہ [illegible] کی توجہ [illegible] کی برکت سے جذبہ و سلوک کے دونوں طریقوں اور جمال و جلال کی دونوں صفتوں سے تربیت فرمائی اب جمال [illegible] جلال ہے [illegible]

[illegible] روزی فرمودند [illegible] صحبت [illegible] بود [illegible] در نسبت نهایت خود هم [illegible] فرموده‌اند [illegible] تمام [illegible] است

(مکتوب نمبر [illegible] صفحہ [illegible] دفتر اول حصہ اول)

ترجمہ: حضور نے ایک دن واقعات میں سے کسی واقعہ میں فرمایا تھا [illegible] تربیت [illegible] ہیں [illegible]

[illegible]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ارادت

[illegible]

تعلیم یا اجازت

[illegible]

ترجمہ — اور جب حضرت خواجہ نے مجھ کو کامل مکمل جان کر تعلیم [illegible]

[illegible] کی اجازت مرحمت فرمائی اور طالبوں کی [illegible] کا حکم [illegible] تو میں نے عرض کیا [illegible]

[illegible] تکمیل میں تردد ہے تو آپ نے فرمایا کہ تردد کی کوئی جگہ

[illegible] مقام کو [illegible] تکمیل فرمایا جس مقام [illegible]

[illegible] مشائخ کی [illegible] میں تردد [illegible] آتا ہے جب امر طریقت

کی تعلیم کو شروع کیا اور طالبوں کی حقیقت میں توجہ کو مدنظر رکھا اور طالبوں میں

[illegible] ظاہر ہوا [illegible] حتی کہ [illegible] ہو گئے [illegible]

(۲) [illegible] قرار یافتہ است کہ [illegible]

[illegible] راضی [illegible] احکام [illegible]

[illegible] پیدا نشود [illegible]

[illegible] ذبح بقرہ در ہند [illegible] از [illegible]

[illegible] راضی [illegible] ذبح بقرہ ہرگز راضی نخواہند شد

[illegible] اعتبار [illegible] اگر [illegible]

[illegible] کار بر مسلمانان بسیار مشکل خواہد شد [illegible]

ترجمہ — [illegible] اس قسم کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(ب) غربت اسلام بحدی رسیده است که کفار برملا طعن اسلام و ذم مسلمانان می نمایند و بے تحاشی اجرای احکام کفر و مدائح اہل آن در کوچہ و بازار می کنند و اجرای احکام اسلام ممنوع اند و در اتیان شرائع مذموم و مطعون ؎

پری نهفته رخ و دیو در کرشمه و ناز !

بسوخت عقل ز حیرت که این چه بوالعجبی ست

(دفتر اول حصہ دوم مکتوب ۴۷ صفحہ ۲۹)

ترجمہ: اسلام کی غربت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ کفار کھلے عام اسلام پر طعن اور مسلمانوں کی مذمت کرتے ہیں اور ہر کوچہ و بازار میں بے دھڑک کفر کے احکام جاری کرتے ہیں اور اہل کفر کی تعریف کرتے ہیں اور مسلمان اسلام کے احکام جاری کرنے سے روکے ہوئے ہیں اور شرائع کے بجا لانے میں مذموم اور مطعون ہیں۔

؎ چھپائے رخ کو پری دیو ناز کرے — کہ اس پہ عقل حیرت سے سر پیٹے

علمائے سو | (ج) علمای این وقت رواج دهندهای بدعت اند و محو کنندهای سنت بدعتهای پهن شده را تعامل خلق دانسته بجواز بلکه باستحسان آن فتوی می دهند و مردم را به بدعت دلالت می نمایند می گویند که ضلالت اگر پهن شده باشد و باطل متعارف شود تعامل می گردد و نمی دانند که تعامل دلیل استحسان نیست تعاملی که معتبر است همان است که از صدر اول آمده است یا بجمیع جمیع مردم حاصل گشته کما فی الفتاوی الغیاثیہ۔

(دفتر دوم حصہ ہفتم مکتوب ۵۴ صفحہ ۱۰)

ترجمہ: اس زمانے کے علماء بدعتوں کو رواج دیتے ہیں اور سنتوں کو محو کرتے ہیں۔ شائع اور پھیلی ہوئی بدعتوں کو مخلوق کا تعامل جان کر جواز بلکہ استحسان کا فتویٰ دیتے ہیں اور لوگوں کو بدعت کی طرف رہنمائی کرتے ہیں اور یہ وہ کہتے ہیں کہ اگر ضلالت پھیل جائے اور باطل متعارف و مشہور ہو جائے تو تعامل ہو جاتا ہے اور یہ نہیں جانتے کہ تعامل استحسان کی دلیل نہیں ہے

[illegible] جو صدرِ اوّل سے آیا ہے یا تمام لوگوں کے اجماع سے داخل ہوا ہے جیسے کہ فتاویٰ غیاثیہ میں مذکور ہے۔

بدعات کا رواج

تا از بدعت حسنہ در رنگ بدعت سیئہ احتراز ننماید بوئے ازین دولت بمشام جان او نرسد و این معنی امروز متعسر است کہ عالم در دریائے بدعت غرق گشتہ است و بظلمات بدعت آرام گرفتہ کرا مجال است کہ دم از رفع بدعت زند و باحیائے سنت لب کشاید۔

(دفتر دوم حصہ ہفتم مکتوب ۱۹ صفحہ ۸)

ترجمہ: جب تک بدعت حسنہ سے بدعت سیئہ کی طرح پرہیز نہ کریں تب تک اس دولت کی بو جان کے دماغ میں نہیں پہنچتی۔ آج یہ بات مشکل ہے کیونکہ تمام جہان دریائے بدعت میں غرق ہے اور بدعت کے اندھیرے میں چھپا ہوا ہے۔ کس کی مجال ہے کہ بدعت کو دور کرنے کا دم مارے یا سنت کے زندہ کرنے کا دعویٰ کرے۔

اسلام غریب اور مسلمان [illegible]

نصیحت فرزندی اعزی سلمہ اللہ سبحانہ [illegible] الالیق بجناب و سائر احباب نمودہ می آید اتباع سنت سنیہ است علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ و اجتناب از بدعت نامرضیہ اسلام امروز غربت پیدا کردہ است و مسلمانان غریب گشتہ اند و تا میروند غریب‌تر [illegible] کہ [illegible] بر زمین نخواہد ماند و تقوم الساعۃ علی شرار الناس سعادتمند کسی است کہ درین غربت احیائے سنتی از سنن متروکہ نماید و اماتت بدعتی از بدع مستعملہ فرماید۔

(دفتر سوم حصہ ششم مکتوب ۲۳ صفحہ ۱۹)

ترجمہ: [illegible] کو نصیحت یہ ہے کہ سنت سنیہ کی تابعداری کریں اور بدعت ناپسندیدہ سے پرہیز کریں۔ اسلام نے آج کل غربت پیدا کر لی ہے اور مسلمان غریب ہو گئے ہیں اور [illegible] جائیں گے زیادہ غریب ہوتے جائیں گے۔

حتیٰ کہ زمین پر کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے گا۔ لا تقوم القیامۃ
علی شرار الناس اور قیامت برے لوگوں پر قائم ہوگی [illegible]
وہ شخص [illegible] [illegible] کسی [illegible]
اور [illegible] کسی [illegible] کرتا ہے۔

امراء کو آداب بادشاہ کی تلقین

(۷) پس [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ترجمہ: پس بادشاہ کی بہتری میں کوشش کرنا [illegible]
[illegible] بادشاہ کی [illegible]
[illegible]
[illegible] بادشاہ کے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] الحق [illegible]

[illegible] بادشاہ [illegible]
[illegible]
[illegible]

کار غربت در قرون سابقہ تا بانجا نگذشتہ بود کہ مسلمانان بر دین خود باشند و کفار بر کیش خود کما قال تعالیٰ لکم دینکم ولی دین بیان این معنی است و در قرن ماضی کفار بر ملا بطریق استیلا اجرای احکام کفر در دار اسلام می کردند و مسلمانان از اظہار احکام اسلام عاجز بودند و اگر می کردند بقتل می رسیدند (بعد از چند سطور فرمودند) در قرن ماضی ہر بلائی کہ بر سر اہل اسلام آمد از شومی صحبت بود پادشاہ را ایشان از راہ حق بردند [illegible] (دفتر اول حصہ دوم مکتوب ۴۷ صفحہ ۱۰)

ترجمہ: بادشاہ دنیا کے لیے اس طرح ہے جیسے بدن کے لیے دل۔ بادشاہ کی درستی سلطنت کی درستی ہے اور بادشاہ کے خراب ہونے سے ملک کا فساد آپ جانتے ہیں کہ زمانہ ماضی (یعنی عہد اکبری) میں اہل اسلام پر کیا گزرا۔ زمانہ سابق میں جبکہ اسلام کی غربت حد کو پہنچی ہوئی تھی اہل اسلام کی بدحالی اس سے آگے نہیں بڑھی تھی کہ مسلمان اپنے دین پر رہیں اور کفار اپنے طریقہ پر جیسا کہ آیت کریمہ لکم دینکم ولی دین سے ثابت ہے۔ لیکن زمانہ ماضی (عہد اکبری) میں تو یہ حال ہوا کہ کفار اعلانیہ طور پر غلبہ کے ساتھ دار اسلام میں احکام کفر جاری کرتے تھے اور مسلمان احکام اسلام کے ظاہر کرنے میں عاجز و قاصر تھے اور اگر ظاہر کرتے تھے تو قتل کئے جاتے تھے (چند سطر بعد فرمایا) اس زمانہ (عہد اکبری) میں جو مصیبت کہ اہل اسلام پر آئی وہ اسی بد صحبت کی بدبختی کا نتیجہ تھی جن لوگوں نے بادشاہ کو اپنی صحبت [illegible] گمراہ ہو گئے [illegible] [illegible] گمراہ ہوا ہے تو بہت کم ایسا ہوا ہے کہ [illegible] [illegible] زمانہ کے موافق [illegible] [illegible] فساد [illegible]

مجدد صاحب کے خلاف ریشہ دوانیاں اور ان کا جواب

(۱) میر نعمان از سخنان پریشان ارباب بطالت محزون نگشند کل یعمل علی شاکلتہ انسب آنکہ در مکافات و مجازات متعرض نشوند و در پی ایذای نیست باعث کساد بازار آنہا کلمات متناقضہ آنہا خواہد بود ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور روشنی کہ در پیش دارند در آن کوشند و از غیر آن چشم پوشند۔

(دفتر اول حصہ دوم مکتوب ۲۴ صفحہ ۹۶)

ترجمہ: میر محمد نعمان! آپ بطالت پیشہ لوگوں کی پریشان باتوں سے رنجیدہ و غمزدہ نہ ہوں ہر شخص اپنے طریقے کے موافق عمل کرتا ہے مناسب یہ ہے کہ انتقام اور بدلہ کے درپے نہ ہوں رتبیت کو فرق نہ پڑنے دیں ان کی متضاد باتیں ہی ان کی کساد بازاری کا باعث ہوں گی جس کے لیے خدا کی طرف سے روشنی نہیں ہے اس کے لیے پھر کوئی روشنی نہیں ہے۔ جس کام میں آپ مشغول ہیں (یعنی یاد الٰہی) اس میں مشغول رہیں اور دوسری باتوں سے آنکھیں بند کر لیں۔

(ب) ملا قاسم علی بدخشی صدمہ دریافتہ در بیان خسارت تا آنکہ دربارہ شیخ حرف گزند کنانیدہ کہ بحث آنجانب مولانا قاسم علی فرستادہ بود و بدر رسیدہ مضمون لن تخرج پیوستہ قال اللہ تعالیٰ من عمل صالحا فلنفسہ ومن اساء فعلیہا خرج عبد اللہ رحمہ اللہ می فرمائید کہ ہر کرا خواہی براندازی با در اندازی۔

ترحم آن قوم کہ بر دور دگشان می خندند
در سر کار خرابات کنند ایمان را

حق سبحانہ وتعالیٰ کہ قدر ایں اسعد را از نکتہ فتنہ ارشمن ور لیشان نگاہ دارد بحرمۃ سید البشر علیہ وعلی آلہ الصلوات والتسلیمات والتسلیم۔ (دفتر اول حصہ دوم مکتوب ۱۴۰)

ترجمہ: ان لوگوں کے خسارے کے بیان میں جو اہل اللہ پر اعتراض کرتے ہیں۔ ملا قاسم علی بدخشی کی حرکت لکھا ہے وہ مکتوب جو بحث کے نشان

والے مولانا تو محو طلب کی حد تک پہنچے اور اس کا مضمون واضح ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: من عمل صالحاً فلنفسه ومن اساء فعلیها جس نے کوئی نیک کام کیا تو وہ اس کے اپنے نفس کے لیے ہے اور جس نے کوئی برائی کی وہ اسی کے لیے وبال ہے خواجہ عبداللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اے جس کو تو تباہ کرنا چاہتا ہے اس کو تو تمہارا دشمن بنا دیتا ہے۔ یہ ان لوگوں کے بارے میں جو شراب محبت کا گھونٹ پینے والوں پر خندہ زنی کرتے ہیں یہ اندیشہ کرتا ہوں کہ وہ شراب خانہ ہی میں اپنا ایمان ضائع کر دیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو فقراء کے انکار اور ان پر طعنہ زنی کرنے سے محفوظ رکھے بطفیل حضرت سید البشر علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات والسلام۔

(۲) امراء پر شفقت آپ کا رقعہ جو آنجناب نے بجہت شاہزادہ محبوب شیخ فتح اللہ در سن رشتہ بود بمطالعہ رسید۔ رنجیدن محبت غلق از شما بود بد گزیدہ حق تعالیٰ سبحانہ وصلحائل زنگ را ازیں محبت با آنہ ثبات دکدورت خرابی شدید ... کہ غیر ازیں تعبیر محسوس می شد کہ اوراق محبت غلق از بہ دوست خدا بسر سلامتی در سینہ ودہ بر سند و کدر را از صحیفہ با واج کی برند۔

(دفتر دوم مکتوب ۶۶ صفحہ ۱۱)

ترجمہ: آپ کا صحیفہ شاہزادہ شیخ فتح اللہ کے ہمراہ بھیجا تھا پہنچا آپ نے دوستوں کی رنجش کے بارے میں تحریر فرمایا ہے یہ تو معلوم ہے کہ ان دوستوں سے زنگ کے لیے صیقل ہے نیز باعث دل تنگی کدورت ہے مگر جب یہ فقیر اس قلعہ میں پہنچا تو اس پر یہی ظاہر ہوا کہ محبت خلق کے نوازشات اور مہربانیاں سے نزدیک ہیں اور دوستوں سے ہمیں بہت ملا اور میرے معاملہ کو بہتری کی طرف سے لے جانے میں بڑا حصہ ہے۔

(ب) یاران گویند تنگی‌های سینه را دور سازند و جماعه که در صدد آزار اند بد نباشند بلکه باید از
از فعل آنها لذت گیرند آری چون بنده مورد ... حضرت حق سبحانه وتعالی را دعا و التجا و
تضرع و زاری خوش می آید دعائے دفع بلیه می نماید و سوال عفو و عافیت کنند و آنچه دیده
صورت غضب کننده شده زیرا که حقیقت غضب نسبت اندا است با دوستان ... نسبت
است و حقیقت عین رحمت است درین صورت غضب چندان مناسب ... دلبند
نموده اند که چه فرح دهد و نیز در صورت غضب که به دوستان عطا می فرمایند از ...
است و باعث ابتلای بیچاره (دفتر سوم حصه هشتم مکتوب نمبر ...)

ترجمہ: آپ دوستوں سے کہہ دیں کہ وہ دل کی تنگی دور کریں۔ اور جو لوگ
درپے آزار ہیں ان کی طرف سے بددل نہ ہوں بلکہ ان کے فعل سے لذت
حاصل کریں۔ ہاں چونکہ بندہ کو خوار کرنا ... ہے اور حضرت حق سبحانہ کو دعا و
التجا اور تضرع و زاری پسند ہے۔ اس لئے دفع مصائب کی دعا کریں اور
عفو و عافیت کی درخواست کریں اور جو ہیں ... (جور و جفا) کہ صورت غضب
آمیز کی ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ حقیقت میں غضب دشمنوں کا حصہ ہے۔
دوستوں کے لیے صورتاً غضب ہے اور حقیقتاً عین رحمت ہے۔ اس میں درد
غضب میں محب کے لیے اتنے منافع و دلچسپی رکھے گئے ہیں کہ اس کی
شرح کیا بیان کی جائے۔ نیز صورت غضب جو دوستوں کو ملتی ہے
منکروں کی بربادی ہے اور ان کی ابتلا کا باعث ہے۔

(ج) ... معلوم بوده باشد که ... شد که هرچند ... ازالۀ ... درستی ...
خوشی کوششی ... سود مند نباید التجا ... ندامت ... از ... بهتر
خرفتے پیدا شده و سینه تنگی ظاهر گشت ... از ... تنگی ...
تنگی سینه ... و شرح صدر ... گشته ... داشت ... باشند
که در صدد آزار اند ... مراد ... است ... تنگی سینه ... است
دعوی محبت است۔ (دفتر ... حصه ... مکتوب ...)

[illegible] اس زندگی کے احوال جو گزر جانے والے ہیں اس لیے کیا بیان کئے [illegible] چھوٹوں پر شفقت رکھنا اور ان کو [illegible] کی ترغیب دیتے رہنا [illegible] سے تفوق [illegible] جہاں تک ہو سکے ان کو [illegible] [illegible] کسی بات میں مشغول [illegible] چاہیے [illegible] وقت [illegible] [illegible] [illegible] کے فعل وارادہ پر راضی ہو۔

لشکر میں نظم بندی

[illegible]

[illegible]

ترجمہ: [illegible]

برنظر رکھتے ہیں۔ وہ جس شے سے خوشی چاہتے ہیں اس کو معلوم نہیں کرتا۔ اور بے اختیاری اور ناداری میں کس غضب کا حُسن و جمال ہے اس کے برابر کوئی نعمت ہوگی۔ سوچئے اس شخص کو بے اختیار رکھئے خود اس کے ارادے و اختیار سے بے پرکار ہے وہ اپنے ذات کے مطابق زندگی بخشے حتیٰ کہ اس کے ارادہ اختیار یہ کہ اس بے اختیاری کے تابع ہو کر اپنے ارادے و اختیار سے بالکل بے تعلق کر دیا جائے۔ اور اس کو مردہ بدست زندہ بنا دیا جائے۔ قید کے زمانے میں جب اپنی ناکامی و بے اختیاری کو دیکھتا تھا۔ عجیب لذت آتی تھی۔ اور ایک مزہ پاتا تھا۔ لیکن فراغت والے منصبوں سے [illegible] کریں۔ بچوں کو تو صرف شیرینی میں مزہ ملتا ہے۔ لیکن جس کے منہ میں لذت ہو وہ شیرینی کو [illegible]۔

اے مرغ آتش [illegible] لذت [illegible]

[illegible] شخص [illegible] بے اختیاری [illegible]

[illegible]

[illegible] (۱۲۶)

ترجمہ: [illegible]

[illegible]

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

١

[illegible]

[illegible]

[illegible]

صلوات الله [illegible]

جل برهانه عليه وعلى جميع [illegible] من النبيين و

المرسلين والملائكة المقربين وعلى اهل طاعته اجمعين

صلوة وسلاما [illegible]

كلما ذكره الذاكرون [illegible]

بعد الحمد والصلوة [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

پیدا شود واست چرا عبادت وخضوع وانکسار باو پیش آیند کہ کفار بدکردار غیر حق سبحانہ
را عبادت کنند واصنام تراشیدہ خود را معبود خود سازند بزعم فاسد آنکہ اینہا
نزد حق سبحانہ وتعالیٰ شفیعان ما خواہند بود بتوسل اینہا بحضرت حق سبحانہ وتعالیٰ
تقرب خواہیم نمود بے خبر از آنکہ ندانستہ اند کہ اینہا مرتبہ شفاعت ندارند وحضرت حق سبحانہ و
تعالیٰ اینہا را اذن شفاعت نخواہد فرمود بجز تو ثیرا حدے را و عبادت غیر حق سبحانہ
جل وعلیٰ نہایت خذلان وشقاوت است ... تفسیر عزیزی، پارہ نمبر ۳۔

ترجمہ: جب اشیاء کو اس طرف کوئی حاجت نہیں مگر عبادت کا استحقاق
اس کے لیے کہاں سے پیدا ہوا۔ اور اشیاء ذلت وانکسار وخضوع سے کیوں پیش
آئیں۔ کفار بدکردار حق تعالیٰ کی بجائے غیر کی عبادت کرتے ہیں اور اپنے ہاتھوں
کے بنائے ہوئے بتوں کو اپنا معبود بناتے ہیں۔ اس زعم فاسد سے کہ یہ بت
اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہمارے شفیع ہوں گے۔ اور ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی
جناب میں قرب پائیں گے۔ ان بیوقوفوں نے کہاں سے معلوم کیا ہے کہ ان کو
شفاعت کا مرتبہ حاصل ہوگا اور حق تعالیٰ ان کو شفاعت کا اذن دے گا حالانکہ
وہم وگمان سے بھی کہ عبادت میں حق تعالیٰ کا شریک بنانا نہایت ہی خواری اور
رسوائی ہے۔

سجدۂ تعظیمی حرام ہے

(۳)

یک فقیہ را دریں دفعہ در دہلی مثل ایں جنبہ واقع شدہ بود بعضے از اہل زمانہ مرتکب
بودند کہ آنہا مستحل وعفو وغفیر تجویز نمودند و آنحضرت علیہ السلام حق خواہند ...
نکرد بجانب فقیہ رجوع نمودہ تفتیش پیدا شد کہ اگر بجا از تشبیہ عمل ثابت شود ...

... مرتبہ ... مرآب مستعمل نمیشود این حیلہ تجویز فرمودہ آب غسل چہارم را بہ نیت قربت [illegible] نوشانیدند۔ ایضاً مرد ثقہ معتمد نقل کردہ اند کہ بعضے از خلفاء شما مریدان خویش را سجدہ می کنند و زمین بوسی ہم کنانیدہ می کنند شناعت این فعل اظہر من الشمس است منع [illegible] باید و تاکید در منع نمائید اجتناب این قسم افعال از ہر کس مطلوب است خصوصاً شخصے کہ باقتدائے خلق خود را آوردہ باشد اجتناب این قسم افعال او را [illegible] ضروری است کہ مقتدیان باعمال او اقتدا خواہند کرد و در بلا خواہند افتاد۔

(دفتر اول حصہ اول مکتوب نمبر ۹۲ صفحہ ۷۷)

ترجمہ: اس فقیر کو بھی دہلی میں ایک دفعہ ایسی ہی آزمائش پیش آئی تھی۔ بعض دوستوں نے تین دفعہ وضو کا مستعمل پانی پینے پر اصرار کیا۔ اُن کا کہنا تھا کہ اگر [illegible] آخر کار رفقاء کی کتب کی طرف رجوع کیا تو نجات کا راستہ ملا کہ تین دفعہ غسل کے بعد ثواب کی نیت نہ کریں تو چوتھی دفعہ پانی مستعمل نہیں ہوتا۔ یہ حیلہ تجویز کر کے قربت کی نیت سے بغیر چوتھے غسل کا پانی پینے کو دیا۔ نیز بعض معتبر آدمیوں نے بیان کیا ہے کہ آپ کے بعض خلفاء کو ان کے مرید سجدہ کرتے ہیں اور زمین بوسی بھی کرتے ہیں۔ اس فعل کی برائی آفتاب سے زیادہ ظاہر ہے۔ [illegible] منع فرمائیں [illegible] کہ اس قسم کے فعل سے بچنا ہر آدمی کے لیے ضروری ہے۔ خصوصاً اس شخص کے لیے جو خلق کا مقتدا اور پیشوا بنا ہوا ہے کیونکہ اس کے پیرو [illegible] اس کی اقتدا کریں گے تو مصیبت میں گرفتار ہوں گے۔

حقیقتِ محمدی اور شانِ الوہیت

(۴)

وحقیقت محمدی علیہ و علی آلہ [illegible] الخ

آنچہ در آخر کار بعد از طیِ مراتب ظلال برین فقیر منکشف گشتہ است تعیّن وجودی حُبّی ست کہ مبدأ ظہورات و منشأ خلق مخلوقات ست در حدیث قدسی مشہور آمدہ است کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِاُعْرَفَ اول چیزیکہ ازاں گنجینہ مخفی بر منصہ ظہور آمدہ حُب بودہ است کہ سبب خلق خلائق گشت اگر ایں حب نمی بود در ایجاد نمی کشود و عالم در عدم راسخ و مستقر می بود سرِّ حدیث قدسی لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ را کہ در شانِ خاتم الرسل واقع ست عَلَیْہِ وَ عَلَیْہِمُ الصَّلَوٰتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ اینجا باید جُست و حقیقت لَوْلَاکَ لَمَا اَظْہَرْتُ الرُّبُوْبِیَّۃَ را دریں مقام باید طلبید۔ (دفتر سوم حصہ نہم صفحہ ۲۰ مکتوب نمبر ۱۲۲)

ترجمہ: حقیقت محمدی جو حقیقت الحقائق ہے مراتب ظلال طے کرنے کے بعد آخر کار اس فقیر پر ظاہر ہوئی ہے محبت کا تعیّن اور ظہور حبی ہے جو ظہور کی مبدا اور مخلوقات کی پیدائش کا منشا ہے جیسے حدیث قدسی میں ہے کہ کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِاُعْرَفَ (میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں پس میں نے خلق کو پیدا کیا) اوّل جو چیز اس پوشیدہ خزانہ سے ظاہر ہوئی محبت ہے کہ جو مخلوقات کی پیدائش کا سبب ہوئی ہے۔ اگر یہ محبت نہ ہوتی تو ایجاد کا دروازہ نہ کھلتا اور عالم عدم میں راسخ اور مستقر رہتا۔ حدیث قدسی لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ جو حضرت خاتم الرسل کی شان میں آئی ہے اس کا بھید یہیں ڈھونڈنا چاہیے اور لَوْلَاکَ لَمَا اَظْہَرْتُ الرُّبُوْبِیَّۃَ کی حقیقت کو اسی مقام پر طلب کرنا چاہیے۔

حقیقتِ محمدی کا صحیح تصور

۵

اللہ کے نور سے پیدا ہوا ہوں اور مومن میرے نور سے پس یہی حقیقت باقی تمام مخلوق اور حق تعالیٰ کے درمیان واسطہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر کوئی مطلوب تک نہیں پہنچ سکتا۔ فَھُوَ نَبِیُّ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَاِرْسَالُہٗ رَحْمَۃٌ لِّلْکُلِّ [illegible] آپ تمام انبیاء اور مرسلین کے بھی نبی ہیں اور آپ تمام جہانوں کے لیے رحمت ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انبیاء اولوالعزم [illegible] آپ کی اتباع طلب کرتے رہے اور آپ کی امت میں داخل ہونے کی آرزو کرتے رہے جیسا کہ حدیث میں درج ہے۔

حضور اللہ کے نور سے پیدا ہوئے

(۶)

[illegible] اَللّٰہُ [illegible] مِنْ نُوْرِ [illegible]

(مواہب [illegible])

تشریح: جاننا چاہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش دیگر افراد کی طرح نہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] حق تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوئے۔ جیسا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خُلِقْتُ مِنْ نُوْرِ [illegible] سبب ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نور ہیں

(۷)

چنانچہ در نعت مشہور [illegible] از نور ذات [illegible] است [illegible]
[illegible] بصورت
[illegible] شدہ۔

(دفتر سوم مکتوب نمبر ۱۰۰ [illegible])

ترجمہ: [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible] صورت ہے۔
[illegible] ہوئے ہیں۔

شان [illegible] کمال پر

(۸)

[illegible]
[illegible]
[illegible]

([illegible] مکتوب نمبر [illegible])

ترجمہ: لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ میرے لیے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک ایسا وقت مخصوص ہے جس میں ملائکہ مقربین اور انبیاء مرسلین کو کوئی دخل نہیں لیکن اس حدیث سے پتا معلوم ہوتا ہے کہ یہ وقت دائمی نہیں ہوتا۔ اس کے جواب میں یہ کہنا یہ ہے کہ ہر وقت کو صحیح وقت بیٹھے سے اعلیٰ مشاہدہ کے اس وقت سے وقت مقرر دیا ہے۔

معراج النبی کے مشاہدات

(۹)

نیز آن سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام در آں شب معراج چوں از حد مکان و زمان بیروں جست و از تنگی امکان برآمد ازل و ابد را آنِ واحد یافت و بدایت و نہایت را در یک نقطہ متحد دید و اہل بہشت را کہ بعد از چندین ہزار سال بہ بہشت خواہند رفت در بہشت دید۔ (دفتر اول حصہ چہارم صفحہ ۲۰ مکتوب نمبر ۲۷۲)

ترجمہ: حضور سرور کائنات شب معراج میں جب کہ مکان و زمان سے باہر نکل گئے اور تنگی امکان سے نکل گئے تو ازل و ابد کو آپ نے آنِ واحد میں پایا اور ابتداء و انتہا کو ایک ہی نقطہ میں متحد فرما لیا۔ نیز اہل جنت کو جو ہزاروں برس کے بعد جنت میں داخل ہوں گے جنت میں دیکھا۔

آپ معراج جسمانی سے مشرف ہوئے

(۱۰)

حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام با وجود طلب رؤیت ...

لن ترانی خورد و بیہوش افتاد و از آں طلب تائب گشت و محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کہ محبوب رب العالمین است بہترین موجودات اولین و آخرین با وجود آنکہ بدولت معراج بدنی مشرف شد و از عرش و کرسی درگذشت و از مکان و زمان در رفت۔ (دفتر اول حصہ پنجم صفحہ نمبر ۱۰۷ مکتوب نمبر ۲۷۲)

ترجمہ: اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام طلب رویت کے بعد لن ترانی کا زخم کھا کر (جواب پاکر) بے ہوش ہو گئے اور اس طلب سے تائب ہوئے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جو رب العالمین کے محبوب اور تمام موجودات اولین و آخرین میں بہترین ہیں باوجود اس کے کہ جسمانی معراج کی نعمت سے مشرف ہوئے بلکہ عرش و کرسی سے گزر کر حدود زمان و مکان سے بھی آگے تشریف لے گئے۔

وجہ تخلیق کائنات

(۱۱)

لولاہ لما خلق ربہ سبحانہ الخلق ولما اظہر الربوبیۃ وکان نبیا وآدم بین الماء والطین۔ ویکون یوم القیامۃ امام الانبیاء وخطیبہم وصاحب شفاعتہم الذی قال نحن الآخرون ونحن السابقون۔

(دفتر دوم مکتوب نمبر ا حصہ ہشتم صفحہ نمبر ۷)

ترجمہ: اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس عالم دنیا میں ظہور فرمایا ہوتا تو حق سبحانہ وتعالیٰ مخلوقات کو پیدا ہی نہ فرماتا اور آپ نبی تھے درآں حالیکہ آدم علیہ السلام ابھی پانی اور مٹی کی حالت میں تھے۔ قیامت کے دن وہ تمام نبیوں

سے کہ وہ بڑے مقبول و محبوب ہیں اور ان کی شفاعت منظور ہے۔ حضرت ... نے
یوں فرمایا ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے جنت میں
جانے والے ہیں۔

حضور کی شان

۱۲

خاتم الرسل را علیه و علیهم الصلوات و التسلیمات بنسبت آں
مقام خبر است که فرموده علیه و علی آله الصلوة و السلام لی مع الله وقت لا یسعنی
فیه ملک مقرب ولا نبی مرسل و در حدیث قدسی نیز بدیں
خصوصیت اشارت کرده شده یا محمد انا و انت و ما سواک
خلقت لاجلک فقال محمد علیه و علی آله الصلوة
والسلام اللهم انت وما انا وما سواک ترکت لاجلک
محمد رسول الله صلی الله تعالی علیه و علی آله وسلم
امروز هرچه دریابند عظمت و بزرگی ایشان را دریں نشأه چه شناسند که این
نشأه دار ابتلا است ممتزج است حق با باطل مخلوط در روز قیامت بزرگی ایشاں معلوم
خواهند گشت که امام پیغمبران باشند و صاحب شفاعت ایشاں و آدم و من دونه
تحت لواء ایشاں بود علیه و علی جمیع الانبیاء والمرسلین
من الصلوات افضلها و من التسلیمات اکملها بالاصالت
در آں موطن خاص که فوق مقام رضا است خاص ایشان را از عبده ان او لیا ترغیبا
برداشت و تبعیت جا داده اند به طفیل محرم آں بارگاه ساخته اند

از کریماں کارها دشوار نیست ... اشعر ... [illegible]

خصوصیت: مقامِ تسلیم و رضا سے پرے آنحضرت خاتم الرسل علیہ الصلوٰۃ
والسلام کے سوا کسی کا قدم نہیں پہنچا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
لِی مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِیٌّ
مُرْسَلٌ۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

خصوصیاتِ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

(۱۴۲)

[illegible]

داود ... بیشتر گردانید ایشان را دو گروه پس گردانید مرا در فرقه که بهترین
ایشان ... بیشتر گردانید ایشان را قبیله قبیله پس گردانید مرا ... بهترین
گردانید ایشان را خانه خانه پس گردانید مرا در بهترین خانهای ایشان پس منم بهترین
ایشان از جهت ذات و بهترین ایشان از جهت خانه [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

در وقت [illegible] آں [illegible] آں سرور محبوب رب العالمین
است [illegible] بواسطہ متابعت بمرتبہ محبوبیت می رسند [illegible]
خلق محبوب [illegible] المحبوب [illegible]
باید کرد ۔ ع

[illegible] کسے را [illegible] نیست [illegible]

(دفتر [illegible] مکتوب نمبر [illegible] صفحہ نمبر ۱۲۱)

ترجمہ: [illegible] محمد صاحب [illegible] حق تعالیٰ نے خلقت
[illegible] پیدا کیا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] سب لوگوں سے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] نزدیک تمام [illegible] آدم سے
[illegible] موتیوں کی طرح
[illegible]
[illegible] اس بات کا فخر نہیں ہے [illegible]
[illegible] اللہ تعالیٰ خلقت کو پیدا نہ کرتا اور اپنی ربوبیت کو ظاہر نہ
[illegible] پیشوا
[illegible]
[illegible] البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کرنے والا تمام امتوں سے بہتر

ہیں۔ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ ان کے حال کا مصداق تھے اور [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

محمد کا سایہ نہ تھا

([illegible])

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ترجمہ: [illegible]

[illegible]

منکرانِ نبوت

(۱۳)

[illegible]

[illegible]

انبیاء کو محض بشر سمجھنے والے کمالاتِ نبوت کے منکر ہو جاتے ہیں

(۱۸)

بسا است کہ بواسطۂ این دید نقص مشتملہ ارباب کمال را ناقص می پندارند و در قرب و بعد ایشان حکم جزم
می نمایند چنانکہ کفار انبیاء را علیہم الصلوات والتسلیمات از رنگ سائر بشر دیدند
کافر شدند و منکر شدند ذلک بانہ ... من اللہ ... فکفروا

(دفتر اول مکتوب نمبر ۱۰ حصہ اول صفحہ ۱۰۲)

ترجمہ: بسا اوقات جاہل لوگ اسی جہالت سے اہلِ کمال کو ناقص تصور کرتے ہیں اور ان کے دین پر حکم جاری کرتے ہیں جیسا کہ کفار نے انبیاء کرام علیہم الصلوات والتسلیمات کو دوسرے انسانوں کی طرح جانا اور کمالاتِ نبوت کے منکر ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اور بزرگانِ دین کے انکار سے محفوظ رکھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت حق ہے

(۱۹)

وشفاعت انبیاء وصلحاء علیہم الصلوات والتسلیمات در حق اہل کبائر مومنان را
باذن مالک یوم الدین جل سلطانہ ثابت است قال النبی علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ
والسلام شفاعتی لاہل الکبائر من امتی۔ (دفتر دوم حصہ ہفتم مکتوب نمبر ۶۷)

ترجمہ: انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام وصالحین کی شفاعت حق ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے اذن سے پیغمبر گناہ گار مومنوں کی شفاعت کریں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (میری شفاعت میری امت میں سے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لیے ہوگی۔

حیاتِ انبیاء علیہم السلام

(۲۰)

[illegible] شنیده [illegible] [illegible]
[illegible] چون بر قبر [illegible]
[illegible] شنیده دیده که در قبر ماندی نگذارد [illegible]
[illegible] که این موضع غریب [illegible] تعجب دارد و درین ایام
[illegible] آن موضع [illegible] کرده [illegible] اسرار [illegible]
[illegible]
[illegible] باشد [illegible]
[illegible] است [illegible] می نماید [illegible] الایمان اگرچه [illegible]
[illegible] است [illegible]
[illegible]
[illegible] است۔

[illegible]
[illegible]

چند روزه [illegible] است [illegible]

اقتصار براجزاء نبوت آمده والسلام۔ (دفتر دوم حصہ ششم مکتوب نمبر ۱۲ صفحہ ۲۳)

ترجمہ: آپ نے سنا ہوگا انبیاء قبروں میں نماز پڑھتے ہیں اور ہمارے پیغمبر علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام معراج کی رات جب حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر پر گذرے تو دیکھا کہ قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں اور جب اسی وقت آسمان پر پہنچے تو حضرت کلیم اللہ علیہ السلام کو وہاں پایا۔ اس قسم کے معاملات نہایت عجیب و غریب ہیں۔ آج کل چونکہ فرزند اعظم مرحوم کی قبر پر اس فقیر کی طرف بہت نظر لگی ہوئی ہے اس لیے نہایت عجیب و غریب اسرار ظاہر ہوتے ہیں اگر ان کا تھوڑا سا حال بھی بیان کیا جائے تو بڑے بڑے فتنے پیدا ہونے کا احتمال ہے اگرچہ جنت کی چھت عرش مجید ہے لیکن قبر بھی جنت کے باغوں میں سے ایک باغیچہ ہے۔ عقل کوتاہ اندیش ان باتوں کے تصور سے عاجز ہے۔ وہ اور ہی آنکھ ہے جو اس قسم کی عجیب باتوں کو دیکھتی ہے۔ مجرد بیان اگرچہ چنداں دلنشین نہیں۔ شنیدہ دیدہ ہوگا۔ گو کلمہ طیبہ کا بلند ہونا بھی عمل صالح پر موقوف ہے اور وہاں سے بھاگنا یوم زحف یعنی کفار کے مقابلے سے بھاگنے کی طرح گناہ کبیرہ ہے جو کوئی وبا والی زمین (علاقہ) میں صبر کے ساتھ قیام کرے اور پھر مر جائے شہداء میں سے ہے۔

ترجمہ: گروہ گروہ مر جانا بھی خوشی ہے۔ مجھے اس بات کی آہٹ تھی چند روز سے بلغم و کھانسی نے تنگ کیا ہوا ہے اور بدن کمزور ہو گیا ہے۔ اس لیے جواب مختصر طور پر لکھے گئے ہیں۔ والسلام

انبیاء و اولیاء کی حیات اپنی قبروں میں

(۱۳)

بچہ از حکمت یونانیان [illegible]

آرزو هست بہر دنی ناقص تمام اند و از برکت و محروم مانند سبب جریان کنار از دولت تصدیق انبیاء علیهم الصلوات والتسلیمات وجود این نعم مناسب بوده است درین بزرگواران [illegible] آنچہ فرموده اند که حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ [illegible] سازد و اخفیا بدعت [illegible] دیگر بنا بیت اللہ سبحانہ خواہد [illegible] ۔ (دفتر سوم حصہ ہشتم مکتوب نمبر ۳۰)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اسرار و معارف اور کرامت و شرافت [illegible] آرزوؤں [illegible] دوسروں کو دیکھ کر ان پر [illegible] اور اس طرح ان کی برکات سے محروم رہ جاتے ہیں [illegible] انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات پر ایمان لانے کی دولت و سعادت [illegible] اس کی وجہ یہی ہے کہ ان کی نظر انبیاء کرام [illegible] اور یہ جو فرمایا ہے کہ [illegible] آرزوؤں اور خواہشوں سے دور [illegible] وقت پوری نہیں کرتا۔

توقیر صحابہ کرام

۱۲

[illegible]

جو صاف طور پر دیتے ہیں کہ تمام اصحاب کی مطابقت دین کے معاملہ میں ظاہر ہے کہ وہ اصول میں ہرگز اختلاف نہیں رکھتے اگرچہ اختلاف ... ہے ...... اب اگر کوئی شخص پر طعن زنی کرے ... [illegible] ... ہے ... ان کا ... ہے۔ ... اختلاف پیدا ہوتا ہے ... [illegible] ... قرآن کے ... شریعت کو امت تک پہنچانے والے ... ہے کیونکہ سب سے پہلے صحابہ ... [illegible] ... پہنچائی ہے۔

حضرت محمد بن علی الباقر [illegible]

(۲۳)

[illegible]

و ثانیاً از جهت اشارت بدین که سوار کشتی را چاره نیست از رعایت ستاره‌ها [illegible]
مأمون بود و مصون و بدون رعایت ستاره‌ها مخلصی از هلاک [illegible]
[illegible] انکار از بعض صحابه [illegible] از همگنان زیرا که [illegible]
صحبت خیر البشر مشترک اند و فضیلت صحبت بالاتر است از جمیع [illegible]
ازینجاست که اویس قرنی [illegible]
[illegible] بفضیلت صحبت چیزی را برابر [illegible]
[illegible] ببرکت صحبت نبی علیه الصلوٰة والسلام [illegible]
[illegible] مرتبه ایمان بعد اصحاب کرام [illegible]
[illegible] کمال ایمان [illegible]
[illegible] میان ایشان [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
میں ہوا اور یہ اجماع قطعی ہے [illegible]

اور اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مثال کشتی نوح علیہ السلام کی طرح ہے جو اس پر سوار ہوا بچ گیا اور جو اس سے پیچھے رہا وہ ہلاک ہو گیا۔ بعض عارفوں نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو ستاروں کی مانند فرمایا اور اہل بیت کو کشتی نوح کی مثل اس میں اشارہ ہے کہ کشتی کے سوار کے لیے ستاروں کی رعایت نہایت ضروری ہے تاکہ وہ ہلاک ہونے سے بچ جائے اور ستاروں کی رعایت کے بغیر نجات بالکل محال ہے۔ اور اس بات کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ بعض کا انکار کرنا سب کے انکار کو مستلزم ہے کیونکہ حضرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت کی فضیلت میں سب صحابہ شریک ہیں اور صحبت کی فضیلت تمام فضیلتوں اور کمالوں سے بڑھ کر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اویس قرنی جو تمام تابعین میں سے افضل ہیں ادنیٰ صحابی کے رتبہ کو نہیں پہنچا ہے پس صحبت کی فضیلت کے برابر کوئی چیز نہیں اور نہ ہو گی کیونکہ ان کا ایمان صحبت اور نزول وحی کی برکت سے شہودی ہو گیا تھا اور صحابہ کے بعد کسی کو اس قسم کا ایمان نصیب نہیں ہوا اور اعمال ایمان پر مرتب ہوتے ہیں اور ان کا کمال ایمان کے کمال کے موافق حاصل ہوتا ہے اور جو جھگڑے صحابہ کے درمیان واقع ہوئے ہیں سب بہتر محمل اور نیک نیتوں پر محمول ہیں۔ وہ غرض نہ تھی اور جہالت سے نہ تھے بلکہ وہ اجتہاد اور علم کی رو سے تھے۔ اور اگر ان میں سے کسی نے اجتہاد میں خطا کی تو خدا تعالیٰ کے نزدیک خطا کار کے لیے بھی ایک درجہ ہے اور ثواب ہے۔ افراط و تفریط کے درمیان سیدھا راستہ یہی ہے جس کو اہل سنت نے اختیار کیا ہے اور یہی محفوظ اور مضبوط راستہ ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایمان

٢٤

و از تحقیقی که این فقیر را بدان موفق شده است آنست که ...
زیادتی و نقصان ایمان موقوف است از آن تحقیق و ایمان عامه مومنان در رنگ ایمان
انبیاء علیهم الصلوات والتسلیمات نشد زیرا که ایمان انبیاء علیهم الصلوات
والتسلیمات بتمام تجلی و نورانی است ثابت و شاید باعتقاد نیز دارد و بعض
مومنان را ظلمات و کدورات دارد ...
در وی زیاده از ایمان این امت است باعتبار آنچه ...
زیادتی از جهت صفات کامله ... انبیاء علیهم الصلوات
والتسلیمات ... در نفس انسانیت برابر اند در حقیقت و ذات ...
تفاوت باعتبار صفات که زاید است و آنکه صفات ...
و از خواص و فضائل آن نوع ... با وجود این تفاوت در نفس انسانیت ...
نمی باید و مقرر است که انسانیت را زیادتی و نقصان نیست ...
المقصد لتصوف۔ (دفتر اول حصہ چہارم مکتوب نمبر ٢٦٦ صفحہ ...)

ترجمہ: اس تحقیق سے کہ جس کے ادراک کے لیے
خدا نے اس فقیر کو توفیق بخشی ہے ...
ہے ایمان کے کہ وہ بیشی نہ ہونے پر ... ہو گئے اور عام
مومنوں کا ایمان ... میں انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات
کے ایمان کی طرح نہ ہوا کیونکہ انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات کا ایمان
جو کہ ... تجلی اور نورانی ہے۔ عام مومنوں کے ایمان سے جو

جو مومنوں کے دو جہان کے اختلاف کے موجب بہت سی ظلمتیں اور کدورتیں رکھتا ہے کئی گنا زیادہ ثمرات و نتائج رکھتا ہے اور اسی طرح حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایمان جو وزن میں اس امت کے ایمان سے زیادہ ہے، نیکی اور نورانیت کے اعتبار سے سمجھنا چاہیئے اور زیادتی کو صفات کاملہ کی طرف راجع کرنا چاہیئے کیا نہیں دیکھتے کہ انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات نفس انسانیت میں عام لوگوں کے ساتھ برابر ہیں اور حقیقت اور ذات میں سب باہم متحد ہیں لیکن چونکہ ایک کا دوسرے سے افضل ہونا صفات کاملہ کے اعتبار سے ہے اور ان میں یہ صفات کاملہ نہیں ہیں گویا وہ اس نوع سے خارج ہیں اور اس نوع کے فضائل اور خواص سے محروم ہیں لیکن باوجود اس امت کے نفس انسانیت میں زیادتی اور نقصان کو کوئی دخل نہیں اور نہیں کہہ سکتے کہ وہ انسانیت زیادتی و نقصان کے قابل ہے واللہ سبحانہ اعلم بحقیقۃ الصواب۔

تفضیلِ شیخین رضی اللہ عنہما

(۲۶)

حضرت امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمودہ است کہ ابوبکر و عمر ہر دو افضل این امت اند بعد از پیغمبر ایشان تفضیل و دوستی ایشان لازم است و آن را زیادہ از حد محبت و رفض و تشیع است و محبت ایشان در مذہب اہل سنت غیر از محبت اہلبیت و دشمنی ایشان بدعت است بر خلاف محبت باید داشت۔

دفتر دوم حصہ ہشتم مکتوب نمبر ۱۷ صفحہ نمبر ۳۱

ترجمہ: [illegible]

خلفائے اربعہ کی فضیلت

اُن کی خلافت کی ترتیب کے مطابق ہے

(۲۰)

[illegible]

ترجمہ: [illegible]

علیہ الرحمۃ ہیں شیخ ابوالحسن اشعری جو اہل سنت کے رئیس ہیں فرماتے ہیں کہ شیخین کی افضلیت باقی امت پر قطعی ہے سوائے جاہل یا متعصب کے اس کا کوئی انکار نہیں کرتا۔ حضرت امیر کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی مجھ کو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دے وہ مفتری ہے میں اس کو اسی طرح کوڑے لگاؤں گا جس طرح مفتری کو لگاتے ہیں۔

صحابی کا مرتبہ بزبانِ مجددؒ

(۲۸)

اویس قرنی با آں رفعت شان بشرف صحبت خیر البشر علیہ وعلی آلہ الصلوات والتسلیمات نرسید بمرتبہ ادنیٰ صحابی نرسید شخصے از عبد اللہ بن المبارک رضی اللہ عنہ پرسید أَيُّهُمَا أَفْضَلُ مُعَاوِيَةُ أَمْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ جواب فرمود الغبار الَّذِي دَخَلَ أَنْفَ فَرَسِ مُعَاوِيَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ مِنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَذَا مَرَّةً۔ (دفتر اول حصہ دوم مکتوب ۱۲۰ صفحہ ۱۹)

ترجمہ: خواجہ اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ باوجود اس قدر مرتبہ بلند کے چونکہ خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہیں ہوسکے ادنیٰ صحابہ کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکے کسی شخص نے عبد اللہ ابن مبارک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ معاویہ افضل ہیں یا عمر بن عبد العزیز تو جواب فرمایا کہ وہ غبار جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ معاویہ کے گھوڑے کے ناک میں داخل ہوا

عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وجہ سے بہتر ہے۔

صحابۂ کرام کا کامل احترام

(٢٩)

[illegible]

ترجمہ : [illegible]

صحابہ کی عزت و حرمت یہ ہے کہ وہ رسول اللہ پر ایمان لائے ہیں۔ کیونکہ ان کا بغض کفر کی حد تک پہنچا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بد اعتقادی سے بچائے۔ اور جو احکام قرآن و حدیث سے ہم تک پہنچے ہیں تمام صحابہ کی نقل اور روایت سے پہنچے ہیں۔ جب صحابہ مطعون ہوں گے تو نقل بھی مطعون ہوگی کیونکہ نقل ایسی نہیں ہے کہ بعض کے ساتھ مخصوص ہو بلکہ سب کے سب عادل و صادق اور تبلیغ میں مساوی ہیں۔ پس ان میں سے کسی ایک کا طعن دین کے طعن کو مستلزم ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے بچائے اور اگر طعن کرنے والے یہ کہیں کہ ہم بھی صحابہ کی متابعت کرتے ہیں تو ہم کہیں گے کہ ہر صحابہ کے تابع ہوں بلکہ ان کی آرا کے متضاد ہونے اور مذاہب کے اختلاف کے باعث سب کی فرمانبرداری ممکن نہیں ہے۔

طریقت و حقیقت کی بنا شریعت ہے

(۳۰)

بعد از طی منازل سلوک و قطع مقامات جذبہ معلوم شد کہ مقصود از این سیر و سلوک تحصیل مقام اخلاص است کہ مربوط بفنائے آلہہ آفاقی و انفسی است و این اخلاص جزویست از اجزائے شریعت چہ شریعت را سہ جزو است علم و عمل و اخلاص پس طریقت و حقیقت خادم شریعت اند در تکمیل جزو ثالث کہ اخلاص است حقیقت کار این است اما ہر کس اینجا نرسیدہ اکثر عالم بخواب و خیال آرمیدہ اند بجوز و مویز تسلی نمودہ اند از کمالات شریعت چہ دانند و حقیقت طریقت و حقیقت چہ شناسند شریعت را پوست خیال میکنند و حقیقت را مغز می دانند نمی دانند کہ حقیقت معاملہ چیست بترہات

شریعت و طریقت کا حسین امتزاج

(۳۱)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ترجمہ: [illegible]

[illegible]

[illegible]

دوامِ ذکر و صحبت کی کیا برکت حاصل ہوتی ہے

(۳۲)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کا طریق

(۳۴)

[illegible]

رابا مسدود ساخت

[illegible]

[illegible]

(۳۵)

[illegible]

طائفه علیه بود موجب فرحت گشت اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ نقد وقت ایشان
اَمّا بدانند که دیوانگان این راه باین معیت تسلّی نمی‌گیرند و باین بُعد قرب‌نما تسکین نمی‌یابند
قربی می‌خواهند که بُعدنما باشد و وصلی می‌جویند که هجرآسا بود تسویف و تأخیر را تجویز
نمی‌نمایند تعطیل و تأجیل را مستحسن نمی‌انگارند نقد وقت را بجز خرافات بیهوده صرف نمی‌کنند
و سرمایهٔ عمر را به موهومات لاطائل تلف نمی‌فرمایند از شرافت تجنیس نمی‌گرایند و از نعم
بمغضوب التفات نمی‌نمایند طلبها که بحر بیه و شیرین خود را نمی‌فروشند و دنیا را
رفیق در مرتبه حفظ بندگی نمی‌پسندند دارند از آنکه تخت شاهی را التفات ندارند
قوت دارند ننگ دارند از آنکه در ملک خداوندی جل سلطانه ذات و صفات را
شرکت دهند ای برادر ابنای همه دین خالص می‌طلبند اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ و
غبار شرکت تجویز نمی‌فرمایند لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ
بحال خود در رویدا اگر دین خالص میسر شده است لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ
پیش از وقوع باید کرد واقعه که نوشته بودند ظهور حق بود و تعریف بالی [illegible]
ظهور و تعریف او بمثل آن لباس واقع می‌شود ظلم نیست۔

(دفتر اول حصه سوم صفحه ۹۱، ۹۲ مکتوب ۱۶۲)

ترجمہ: برادر عزیز کا مکتوب ... کی ...

دراصل طائفہ علیہ کی طرف التجا کرنے سے حاصل ... تھا اس
لیے خوشی کا باعث ہوا۔ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ کو اپنا نقد وقت
سمجھیں لیکن جان لیں کہ اس راہ کے دیوانے اس طرح تسلّی حاصل
نہیں کر پاتے۔ نہ اس قرب نما بُعد سے تسکین پاتے ہیں، بلکہ ایسا
قرب چاہتے ہیں جو بُعد نما ہو۔ اور ایسا وصل ڈھونڈتے ہیں جو ہجر
کی مانند ہو۔ تسویف و تاخیر کی تجویز نہیں کرتے تعطیل و تاجیل کو برا
خیال کرتے ہیں۔ وقت بیہودہ و خبیث میں صرف نہیں کرتے
اور عمر کے سرمایہ کو بے فائدہ ... امور میں تلف نہیں کرتے ...

سے جنسی کی طرف دھیان نہیں کرتے اور پسندیدہ کو چھوڑ کر مذہب کی طرف توجہ نہیں کرتے اور اپنے رب کو چرب اور شیریں لقموں کے بدلے نہیں بیچتے اور باریک اور آراستہ لباس کے لیے غلامی اختیار نہیں کرتے۔ انہیں یہی بات منظور ہوتی ہے کہ شاہی تخت کے تکلفات سے دور رہیں۔ وہ اس بات کو ننگ سمجھتے ہیں کہ حکم خداوندی میں اپنے [illegible] تو اسے دنیا بنا دیں وہ فقط دین خالص طلب کرتے ہیں۔ وہ شرک کا غبار پسند نہیں فرماتے۔ اگر تو نے شرک کیا تو تیرا تمام عمل اکارت گیا۔ کوئی بھی کیسے اپنے عمل پر مغرور ہو۔ اگر دین خالص ہے تو آپ کو بشارت اور مبارک ہو۔ اگر وہ نہیں تو توبہ کرنے میں دائمی مشغول کرنا چاہیے۔ وہ واقعہ جو آپ نے لکھا تھا۔ وہ توجہ کا ظہور نہ اس کا حال تصرف تھا اور اسی قسم کے تصرفات اور ظہورات بہت ہیں۔ جتنا ہو سکے آپ کچھ غم نہ کریں۔

شیخ کامل کون ہے

(۳۶)

پیر نسبت کہ مرید را بجناب قدس سبحانہ راہنمائی فرماید این معنی در تعلیم طریقت بیشتر ملحوظ است [illegible] شیخ تر است پیر تعلیم ہم استاد شریعت است و ہم راہنمای طریقت بخلاف پیر خرقہ [illegible] رعایت آداب پیر تعلیم بیشتر بجا باید آورد [illegible] پیری ادا حق باشند [illegible] حقیقت [illegible] باطن [illegible] احکام شرعیہ است۔

(دفتر اول حصہ چہارم مکتوب نمبر ۲۲۱ صفحہ ۹)

ترجمہ: شیخ کامل وہ ہے جو مرید کو حق سبحانہ کی طرف رہنمائی کرے۔ یہ بات تعلیم طریقت میں زیادہ ملحوظ ہے اور دونوں شیخ جس کو

پیر تعلیم شریعت کا استاد بھی ہے اور طریقت کا رہنما بھی ہے۔ بخلاف پیر خرقہ کے۔ پیر تعلیم کے آداب میں پیر کامل کی زیادہ تر رعایت کرنی چاہیئے کیونکہ یہ بہت سی برکات کا زیادہ مستحق ہے اور اس کی بدولت [illegible] اندھیرے نفس امارہ کے [illegible] احکام شرعی کے اجرا [illegible] اختیار کئے جاتے ہیں۔

صحبت فقراء اختیار کرنی چاہیئے

۳۷

اے برادر [illegible] از صحبت فقراء دلتنگ گشته بصحبت اغنیاء میل کرده [illegible] [illegible] امروز که چشم ها پوشیده، صحبت فقرا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] فقرا [illegible] اغنیا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] در آرید باشد۔

(دفتر اول حصہ سوم مکتوب نمبر [illegible])

ترجمہ: برادرم! آپ نے فقراء کی صحبت سے تنگ آکر

است یا استفادہ و چوں مجلس ازیں ہر دو خالی باشد از اعتقاد و خوارق است پیش از آنکہ خالی شدہ باید آید تا مملو بازگردد و اظہار افلاس خود باید نمود تا ایشاں را بر وے شفقت آید و راہِ استفادہ کشادہ گردد، پُر آمدن و پُر رفتن مزہ ندارد و امتلاء را بجز ثقالت بار نیست۔

(دفتر اوّل حصہ سوم صفحہ ۳۲، مکتوب نمبر ۳۰)

ترجمہ: جب کوئی سائل کسی درویش کی خدمت میں جائے تو اس کو چاہیے کہ خالی ہو کر جائے تاکہ بھرا ہوا واپس آئے۔ اس کے لیے سب سے پہلے عقائد کی درستی ضروری ہے۔ چنانچہ حکیم عبدالوہاب کو لکھتے ہیں کہ دو دفعہ رنجہ فرمایا، لیکن جلد آپ اٹھ کر چلے گئے۔ اس قدر فرصت بھی نہ ہوئی کہ بعض حقوق مجلس ادا کیے جاتے۔ ملاقات کا مقصود افادہ ہوتا ہے یا استفادہ۔ جب مجلس ان دونوں فوائد سے خالی ہو تو وہ کسی گنتی میں نہیں۔ اس لیے درویش کے پاس خالی ہو کر آنا چاہیے تاکہ بھرے ہوئے واپس جائیں۔ اپنی مفلسی کا اظہار کرنا چاہیے تاکہ ان کو شفقت آئے اور استفادہ کا راستہ کھل جائے۔ بھرا ہوا آنا اور بھرا ہوا چلا جانا کچھ مزا نہیں دیتا۔ امتلاء یعنی بدہضمی کا پیٹ بھرا ہونا بیماری کے اور کچھ نہیں۔

صحبتِ فقراء کے فیوض و برکات

(۳۹)

خداوند تعالیٰ فرشتگان را فرمود کہ ... ہر جا کہ مجلس ذکر یابند ... سبب آں مجلس ذکر ... از براے ذکر نیامدہ بود بلکہ بحاجتے دیگر برآں آمدہ بود حق سبحانہ فرماید: ایشاں جلیس اند یعنی جلیسان ایشاں شقی نمی شوند ...

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ترجمہ: [illegible]

[illegible]

[illegible]

(۲۰)

[illegible]

وما بعد ... احسن الله تعالیٰ احوالکم واصلح اعمالکم
وآمالکم مکتوب شریف چون مبنی بر محبت فقرا بود بر سبب آن فرحت فراوان
روی داد وحق سبحانه تعالیٰ محبت این طائفه علیه را روز بروز زیاده گرداند بنیاد علاقه
نسبت بایشان سرمایه دولت سازد بحکم المرء مع من احب محبین ایشان
با ایشانند و ایشانند که جلیس ایشان از شقاوت محفوظ است۔

(دفتر اول حصہ سوم مکتوب نمبر ۲۲۳ ...)

ترجمہ: (ان بزرگ گروہ کی محبت کی ترغیب میں)
اس بیان میں کہ ان کا ہمنشین بدبختی سے محفوظ ہے۔ ان کے سب
ساتھیوں میں ... کی ... کیا ہے)

احسن الله تعالیٰ احوالکم واصلح اعمالکم و
آمالکم۔ اللہ تعالیٰ آپ کے احوال کو اچھا کرے اور آپ کے
ارادے کو نیک کرے۔

مکتوب شریف جو فقرا کی محبت پر مبنی تھا۔ پہنچا اور بڑی خوشی
حاصل ہوئی۔ حق تعالیٰ اس بلند گروہ کی محبت کو دن بدن زیادہ کرے اور
ان کی نسبت نیازمندی کو سرمایہ دولت بنائے اور المرء مع من
احب کے موجب ان کے محب انہی کے ساتھ ہیں اور یہی وہ لوگ
ہیں کہ ان کا ہمنشین بدبخت نہیں ہوتا۔

بزرگوں کی زیارت سے خدا یاد آتا ہے

(۲۱)

... [illegible]

[illegible] مشهور دارد
[illegible]
[illegible] ذلک فضل الله [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

([illegible])

[illegible]

[illegible]

[illegible]

([illegible])

[illegible]

[illegible]
[illegible] مناسبت [illegible] نیست۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فقراء کی خدمت

[illegible]

[illegible]

فقراء سے محبت کی ترغیب

[illegible]

[illegible]

تو عقبہ درویشان مفہوم گشت کہ سرمایۂ سعادت است لِاَنَّھُمْ جُلَسَاءُ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَھُمْ قَوْمٌ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِیْکِ الْمُھَاجِرِیْنَ وَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فِیْ شَاْنِھِمْ رُبَّ اَشْعَثَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ۔

(دفتر اول حصہ دوم مکتوب نمبر ۱۰۰ صفحہ ۹۰)

ترجمہ: فقراء کی محبت اور ان کی ترغیب در صاحب شریعت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اتباع میں مرزا بدیع الزمان کو لکھا ہے۔

آپ کا شریف اور لطیف خط موصول ہوا۔ الحمد للہ کہ اس کے مضمون سے فقراء کی محبت اور ان کی طرف توجہ کی ترغیب ظاہر ہے جو سرمایۂ آخرت ہے۔ کیونکہ یہی لوگ اہل اللہ ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جن کا ہم نشین بدبخت نہیں ہوتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقراء مہاجرین کے طفیل اللہ تعالیٰ سے فتح کی طلب کرتے تھے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہی کے حق میں فرمایا ہے۔ رُبَّ اَشْعَثَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ:

بہت سے پراگندہ حال جو دروازوں سے ہٹائے ہوئے ہیں اگر قسم کھا بیٹھیں خدا کی تو پورا کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو۔

تمـــام والسلام

اے فرزند! مقام ولایت [illegible] دنیا و آخرت [illegible]

و در رنگِ گرفتاریِ دنیا باید شمرد و دردِ آخرت را در رنگِ دردِ دنیا نمود نباید دانست
امام داؤد طائی فرمودہ اِنْ اَرَدْتَ السَّلَامَةَ سَلِّمْ عَلَى الدُّنْيَا وَاِنْ اَرَدْتَ
الْكَرَامَةَ كَبِّرْ عَلَى الْاٰخِرَةِ از ین قبیل است که آیۂ کریمہ مِنْكُمْ مَنْ يُّرِيْدُ
الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ حکایت از فریقین است یا نہ
زیرا که حکایت از نسیان ما سوائے حق است جل و علا شامل دنیا و آخرت ہست
دنیا و عقبیٰ ہر دو با جنبۂ ولایت اند پس درد ولایت از نسیان آخرت چارہ نبود
و در مرتبۂ کمال ہم گرفتاری آخرت گرد است و دردِ آخرت مرضی و مقبول
باید ... آن مرضی دردِ آخرت است نہ گرفتاری آخرت ۔

(دفتر اول حصہ پنجم مکتوب نمبر ۲۳۳ صفحہ ۱۲۶ - ۱۲۷)

ترجمہ: پس ہر مرد اعتبار نہیں ہے دنیا کیا آخرت
سے بھی ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔ آخرت کی مصیبت کو دنیا کی مصیبت
کی طرح نہیں سمجھنا چاہیے۔ اور آخرت کے درد کو دنیا کے درد کی
طرح نامناسب جاننا پڑتا ہے۔

امام داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اِنْ اَرَدْتَ
السَّلَامَةَ سَلِّمْ عَلَى الدُّنْيَا وَاِنْ اَرَدْتَ الْكَرَامَةَ
كَبِّرْ عَلَى الْاٰخِرَةِ۔ اگر تو سلامتی چاہتا ہے تو دنیا پر سلام کہہ دے۔
اور اگر کرامت چاہتا ہے تو آخرت پر تکبیر کہہ دے۔

اور اسی قسم سے ہے کہ ایک بزرگ نے آیت کے متعلق
فرمایا ہے مِنْكُمْ مَنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَنْ
يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ۔ (بعض تم میں سے دنیا چاہتے ہیں اور بعض تم
میں سے آخرت چاہتے ہیں) کہ ... کوئی نہیں جو ... چاہتا ہو۔

فرمایا یہ حکایت ما سوائے حق کو بھلانے سے ہے۔ دنیا و آخرت
کو شامل ہے۔ دنیا و آخرت دونوں ولایت کے ... ہیں

آخرت کا [illegible] آخرت
خواہش [illegible] بہتر اور [illegible] آخرت کا [illegible]
بلکہ اس مقام میں [illegible] آخرت [illegible] آخرت
کی بہتر ہے۔

بزرگ اصول [illegible]

(۴۲)

[illegible]

تعالیٰ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سوا اپنا رب نہ بنانا۔

[illegible]

(٢٨)

[illegible]

تحکیم ناسنداید یاراں چہ گوید و چہ نویسد نزد ایں فقیر کہ قرار یافتہ در بابت [illegible]
سلطان العارفین آنست کہ قلب عارف چوں بتقاضائے وسعت [illegible]
[illegible] حاصل کند کہ فرق آن مقصود نہ باشد تا بیت آں [illegible]
[illegible] عرش برسے [illegible] ایں [illegible]
قطرہ باشد۔ (دفتر دوم حصہ ششم مکتوب نمبر ۱ صفحہ [illegible])

ترجمہ: حضرت شیخ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے
ہیں کہ اگر عرش اور جو کچھ عرش میں ہے سب عارف کے گوشۂ دل
میں رکھ دیں تو عارف کو قلب کی فراخی کے باعث کچھ محسوس
نہ ہو۔

شیخ مجدد رحمۃ اللہ علیہ اس بات کی تائید کرتے ہیں اور دلیل کے
ساتھ ثابت کرتے ہیں کہ جب حادث قدیم کے ساتھ ملتا ہے
تو اس کا کچھ اثر باقی نہیں رہتا۔ یعنی عرش و مافیہا حادث ہے اور
عارف کا قلب جو انوار قدم کے ظہور کا محل ہے جب اس حادث
کو قدیم کے ساتھ ملنے کا اتفاق ہوتا ہے تو مضمحل و متلاشی ہو
جاتا ہے۔ تو پھر کس طرح محسوس ہو سکے۔

بڑے تعجب کی بات ہے کہ جب [illegible]
[illegible] اس طرح کہیں اور عرش مجید [illegible]
[illegible] میں کچھ اعتبار نہ کریں اور عرش کو [illegible]
باعث [illegible] تو پھر [illegible] کیا ذکر۔

اس فقیر کے نزدیک [illegible]
[illegible] عارف کا قلب [illegible]
[illegible]
[illegible]

(٢٩)

اور آپ کے بزرگوں باپ دادوں کو سیدھے رستہ پر ثابت قدم رکھ
ان تمام پر متابعت کی شریعت صلوٰۃ و سلام ہو۔

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر اللہ کی صلوٰۃ اور سلام اور
برکات ان سب پر بالعموم اور بالخصوص تمنیس نانا ہوں کیونکہ
ان بزرگوں کی طفیل جہاں کو نجات ابدی کی سعادت حاصل ہوئی
ہے اور ہمیشہ کی گرفتاری سے آزادی حاصل ہوئی ہے۔ اگر ان کا
وجود گرامی نہ ہوتا تو حق تعالیٰ جو مطلق غنی ہے جہان کو اپنی ذات و
صفات کی نسبت کچھ خبر نہ دیتا اور راہ مستقیم نہ دکھاتا۔ نہ ہی کوئی
شخص اس کو پہچانتا اور نہ ہی ان کے ساتھ حسن ظن رکھتے
ان کے لیے محنت کرتا ہے۔ ان کی [illegible]
نہ دیتا اور اس کی رضامندی اس کی نارضامندی سے جدا ہوتی
پس اس نعمت عظمیٰ کا شکریہ ادا کس زبان سے کیا جائے اور کس کی
طاقت ہے کہ اس کا شکریہ ادا کر سکے۔ اللہ کی تعریف ہے جس نے
ہم کو انعام دیا اور ہم کو اسلام کی طرف ہدایت کی اور انبیاء علیہم
کے تصدیق کرنے والوں میں سے بنایا۔

اولیا کا وجود ہی کرامت ہے

(۸۰)

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] چہ اہل احیا سبب حیات چند
روز [illegible] و آن احیا و سبب حیات دائمی است [illegible] فی الحقیقت وجود اہل اللہ
[illegible]
[illegible]
[illegible] اہل اللہ [illegible]
[illegible]
[illegible] الا [illegible]
[illegible] باشد [illegible]
[illegible]

ترجمہ: [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اس کی
[illegible] زندگی [illegible]
[illegible] زندگی [illegible] دائمی کا

موجب ہے۔

[illegible]
[illegible] کی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کا نزول ہوتا ہے [illegible]

[illegible] کی شان میں وارد ہے۔ ان کا [illegible] کی [illegible] ہیں وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ہمنشین ہیں [illegible] وہ لوگ ہیں جن کا ہمنشین بدبخت نہیں ہوتا اور [illegible]

[illegible]

([illegible])

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حق تعالیٰ [illegible] دیتا ہے اور [illegible] اپنی طرف سے [illegible] اپنے آپ کو [illegible] اور [illegible] کا مرتکب ہو تو اس کی [illegible] کیا اعتبار۔

[illegible]

[illegible]

ترجمہ : [illegible]

[illegible]

(٥٣)

[illegible]

(دفتر اول [illegible] مکتوب [illegible])

ترجمہ :

[illegible]

اولیاء کی تربیت روحانی فضل خداوندی سے ہوتی ہے

(۲۳)

مشائخ [illegible]

خاص کند بندہ مصلحت عام را

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ترجمہ: مشائخ [illegible]

[illegible]

حیرت استفادہ ہا مینمایند و حل شبہات میفرمایند ۔

(دفتر دوم حصہ ہفتم مکتوب نمبر ۵۸ صفحہ ۱۲، ۲۰)

ترجمہ : جو بعض اولیاء اللہ سے نقل کرتے ہیں
کہ ایک ساعت میں مختلف مکانوں میں حاضر ہوتے ہیں اور ایک وقت
کو ان سے وقوع میں آتے ہیں یعنی ان کے لطائف
جسدوں میں متجسد ہو کر اور مختلف شکلوں میں متشکل ہو جاتے ہیں
اسی طرح حضرت خضر کا حال ہے جو ہندوستان میں رہتے
ہیں اور کبھی اپنے وطن سے باہر نہیں نکلے بعض لوگ ان کو
کہ معظمہ سے آتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ان کو حرم [illegible]
میں دیکھا ہے [illegible]
ہیں جن کو نقل کرتے ہیں کہ [illegible] دیکھا ہے [illegible]
بغداد میں دیکھا گیا ہے یہ سب اس عزیز کے لطائف ہیں
جو مختلف شکلوں میں ظاہر ہوتے ہیں اور اس عزیز کو ان صورتوں کی
نسبت اطلاع نہیں ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
اور [illegible]
[illegible] وقت [illegible]
اور [illegible] ان بزرگوں کی صورت [illegible]
دفع [illegible] اور ان بزرگوں کو [illegible] کی اطلاع
نہیں ہوتی ہے اور کبھی نہیں ۔

ترجمہ : [illegible] ہے ۔

یہ بھی ان بزرگوں کے لطائف کی شکلیں ہیں [illegible] کہ

وہ ذات و صفات ہوتی ہیں اور کبھی عالم مثال میں جس طرح ایک ہی رات میں ہزاروں آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں مختلف صورتوں میں دیکھتے ہیں اور نہ وہ حلول کرتے ہیں یہ سب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات و صفات کی مثالی صورتیں ہیں۔ حق تعالیٰ ہر ایک چیز کی مثالی صورتوں سے منزہ ہے لیکن اور مثالیں صادق آتی ہیں۔

ارواح و برزخ کا اللہ تعالیٰ کی ذات سے تعلق

[illegible]

باید دانست کہ حق سبحانہ و تعالیٰ [illegible] کہ انسان جسم [illegible] ترکیب است آنچہ [illegible] از افعال [illegible] و جبر [illegible] از [illegible] از افعال از ارواح جزو [illegible]

[illegible] ([illegible] مکتوب [illegible])

ترجمہ: اور جب اللہ تعالیٰ جسم سے جزو دور کر دیتا ہے [illegible] فرماتے کہ ان سے اجسام کے [illegible] جب [illegible] کی ہیں [illegible] جن کے متعلق بعض کہتے [illegible] سے [illegible] کی [illegible] سے [illegible] کر کیا [illegible] سے [illegible]۔

وَهُمْ جُلَسَاءُ اللّٰهِ بِهِمْ يُمْطَرُوْنَ وَبِهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۔ مرضِ باطنیہ عبارت از گرفتاری قلب است بما دونِ حق سبحانہ و تعالیٰ و تا ازیں گرفتاری تمام آزادی میسر نشود سلامتی محال است چہ شرکت را در حضرت جل سلطانہ گنجایش نیست اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ فکیف کہ شریک را غالب ساختہ باشند بنا بر آنکہ محبت غیر حق سبحانہ بمرتبہ غلبہ ساختہ باشند و حق را بسبب آں معدوم گردانیدہ مغلوب ۔ ذَنْبٌ لَّا يُغْفَرُ مِنَ الذُّنُوْبِ ساختہ باشند و علاج ایں مرض عدم گرفتاری قلب نسیانِ اوست ما سوا را بحیثیتے کہ علم او است ز اشیا باید کہ اگر بتکلف یاد اشیا کند ہرگز بیادش نیاید پس گرفتاری اشیا را در آن موطن چہ مجال ایں حالت نزد اہل اللہ تعبیر بفنا است و قدم اول است دریں راہ و مبدأ ظہور انوار قدم است و منشأ ورود و فیوض و سکینہ و مبدأ نزاہت است الخ ۔ بیت

ہیچ کس را تا نگردد او فنا نیست رہ در بارگاہ کبریا

(دفتر اوّل حصہ دوم صفحہ ۱۳۲ مکتوب ۱۰۲)

ترجمہ: اہل اللہ دلی امراض کے طبیب ہیں۔ باطنی امراض کا دور ہونا ان بزرگوں کی توجہ سے وابستہ ہے۔ ان کا کلام دوا ہے اور ان کی نظر شفاء ہے۔ وہ لوگ ہیں جن کا ہم نشین بدبخت نہیں ہوتا اور یہی لوگ اللہ تعالیٰ کے ہم نشین ہیں۔ انہی کے طفیل بارش رحمت نازل ہوتی ہے اور انہی کے طفیل مخلوقات کو رزق ملتا ہے۔ باطنی امراض سے مراد اللہ تعالیٰ کے سوا دل کی گرفتاری سے ہے۔ جب تک اس قید سے پوری طرح آزادی نہ ملے سلامتی محال ہے۔ کیونکہ شرکت کی بارگاہ میں گنجائش نہیں۔ اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ خبردار دین خالص اللہ ہی کے لیے ہے۔ پھر کیا حال ہے جبکہ شریک کو غلبہ

کیا ہو غیر کی محبت کو اس طرح غالب بنایا ہو کہ حق تعالیٰ کی محبت اس کے مقابلہ میں مغلوب یا معدوم ہو جائے نہایت بے حیائی ہے۔ اَلْحَیَاءُ شُعْبَۃٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ ۔ (حیاء ایمان کی شاخ ہے) نیز شاید اسی حیاء کی طرف اشارہ ہو اور دل کے گرفتار نہ ہونے کی علامت یہ ہے کہ ماسوائے حق سے کلی طور پر سب کو بھول جائے اور تمام اشیاء سے بے خبر ہو جائے حتیٰ کہ اگر بتکلف بھی کسی کو یاد کرے تو کچھ یاد نہ آئے۔ پس چیزوں کی گرفتاری کی گنجائش ہی کیا باقی ہے۔ اس حالت کو اہل اللہ فنا سے تعبیر کرتے ہیں اور اس راہ میں یہ پہلا قدم ہے۔ اور قدم کے دوام پر ہی کمالات اور فتوحات الٰہیہ کے وارد ہونے کا سلسلہ ہے۔ وَمِنْہُ ذٰلِکَ حَظًّا اِلْتِذَادًا اور اس کے سوا جو فنا نہیں ہے

جب تک کہ انسان نہ مر جائے دیکھ حق میں نہیں ملتی جدا

دعاء کی وجہ سے قضا بدل جاتی ہے

(۴۰)

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ تحریر فرمودند کہ حضرت سید محی الدین جیلانی قدس سرہ در بعضے از رسائل خود نوشتہ اند کہ در قضائے مبرم ہیچکس را مجال تبدیل نیست کہ تبدیل نماید مگر مرا کہ اگر خواہم آنجا ہم تصرف کنم و ازیں سخن تعجب بسیار میکردند و مستبعد میدانستند ... حصول آن ... در خزینہ ذہن ایں فقیر بود تا آنکہ حق سبحانہ و تعالیٰ بایں دولت مشرف ساختند۔

(دفتر اول حصہ اول مکتوب نمبر ۲۱۷ ص ۱۲۲)

ترجمہ: حضرت قبلہ ما قدس سرہ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت سید محی الدین جیلانی قدس سرہ نے اپنے بعض رسائل میں لکھا ہے کہ قضائے مبرم میں کسی کو تبدیلی کی مجال نہیں ہے مگر مجھے، اگر چاہوں تو اس میں بھی تصرف کروں۔ میں اس بات پر بہت تعجب کیا کرتا تھا کہ آپ کو [illegible] بعید از فہم تھا [illegible] مدت تک یہ خیال فقیر کے ذہن میں رہا۔ یہاں تک کہ حضرت حق تعالیٰ نے اس دولت سے مشرف فرمایا۔

اہل اللہ کے مشاہدات و تجلیات

(۲۱)

اگر حقیقت [illegible] مشاہدات و تجلیات [illegible] تحقیق و [illegible] [illegible] و شوق [illegible] [illegible] حق [illegible] کرده باشم [illegible]

ترجمہ: اگر ان مشاہدات اور تجلیات الٰہی کی [illegible] حقیقت بیان کر [illegible] تو [illegible] حق کے [illegible] کی طلب میں [illegible] اور ان کے شوق [illegible] ہو جائے گا نیز اس [illegible] کہ [illegible] ذوق [illegible] نہ ہو سکے گا۔

[illegible] الطریق کله أدب مثل مشهور است [illegible]

رعایت بعضی از آداب [illegible]

[illegible] معذور است اما از اعتراف [illegible]

[illegible] آداب [illegible]

محروم است

[illegible]

[illegible] زیادتی پیدا [illegible] دو زبان [illegible]
[illegible] زیادتی [illegible] آں [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] علیه [illegible]
[illegible] السلام [illegible]
[illegible] احیاء اموات [illegible]
[illegible]
[illegible] احیاء اموات [illegible]
[illegible] احیاء اموات [illegible]
[illegible] باین بزرگان [illegible]
[illegible] خارق [illegible]
[illegible] قال الله تعالیٰ [illegible]
[illegible] وَإِنْ يَرَوْا كُلَّ آيَةٍ لَا يُؤْمِنُوا بِهَا حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوكَ
[illegible] يَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ‎-

(دفتر اول [illegible] مکتوب نمبر [illegible])

ترجمہ: [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جانا ہوگی۔ غرض حق تعالیٰ کی عنایت ازلی ان بزرگوں دین کے
شامل حال ہوتی ہے بلا سبب یا بے سبب۔ جن کی کنہ بیعت کرتے ہیں
وَاللّٰہُ یَجْتَبِیْ مَنْ یَّشَآءُ اللہ جس کو چاہتا ہے برگزیدہ کر لیتا
ہے۔ اور اگر مرید ہیں تو رہنمائے کامل کے بغیر ان کا کام شدہ نہیں۔
رہنما ایسا ہونا چاہیئے جو جذبہ اور سلوک کی دولت سے مشرف ہو۔
اور فنا و بقا کے رموز و معارف سے بہرہ ور ہو اور سیر الی اللہ اور
سیر فی اللہ اور سیر عن اللہ باللہ اور سیر فی الاشیاء باللہ کے انتہا تک
پہنچا ہو۔ لیکن اگر اس کا جذبہ اس کے سلوک پر مقدم ہے اور وہ
مرادوں کا تربیت یافتہ ہے تو اس کا وجود کبریت احمر کا حکم رکھتا
ہے۔ اس کا کلام دوا اور نظر شفا ہے۔ مردہ دل اس کی توجہ سے
زندہ ہوتے ہیں اور مرجھائی ہوئی روحیں اس کے التفات و کرم
سے تازہ ہوتی ہیں۔ اگر اس قسم کا صاحب تربیت شیخ نہ ملے
تو سالک [illegible] کی غنیمت ہے۔ وہ بھی ناقصوں کی تربیت کر سکتا ہے
اور فنا اور بقا کے رموز تک پہنچا سکتا ہے۔

فرش سے نیچے ہے گرچہ آسماں
لیک اونچا ہے زمیں سے اے جواں

غرض حق تعالیٰ کی عنایت سے کسی صاحب کو اس قسم کا رہبر میسر
آجائے تو چاہیئے کہ اس کے وجود کو غنیمت سمجھے اور اپنے آپ
ہمہ تن اس کے حوالے کر دے اور اپنی سعادت اس کی رضا مندی
میں خیال کرے۔ غرض اپنی ہر خواہش اس کی رضا کے تابع بنا دے
حدیث شریف میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ لَا یُؤْمِنُ
اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ۔ تم سے
کوئی ایمان دار نہ ہوگا جب تک اس کی خواہش اس امر کے تابع نہ

[illegible]

کپڑے کے بند درست کرے۔

[illegible]

پوشیدہ نہیں ہے۔

کو دیں اس بات کا شاہد ہے۔

اللہ تعالیٰ کفار کے حق میں فرماتا ہے: وان یروا کل آیۃ لا یومنوا بہا حتیٰ اذا جاءوک یجادلونک یقول الذین کفروا ان ھذا الا اساطیر الاولین۔ خواہ یہ لوگ تمام ہی نشانات و معجزات دیکھیں ان پر ایمان نہیں لائیں گے حتیٰ کہ جب وہ تیرے پاس آتے ہیں اور جھگڑتے ہیں اور یہ کافر کہتے ہیں۔ یہ تو پہلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں۔ والسلام۔

طریقہ نقشبندیہ کی فضیلت

(۲۴)

حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہٗ فرمودہ اند طریق ما اقرب طرق است و فرمودہ اند از حق سبحانہٗ و تعالیٰ طریقے خواستم کہ البتہ موصل باشد و این خواست ایشان باجابت مقرون گشتہ است چنانچہ در رشحات از حضرت خواجہ احرار قدس سرہٗ نقل کردہ است چرا اقرب نباشد و موصل نبود کہ انتہا در ابتدائے آن اندراج یافتہ است خیلے بے دولتے باشد کہ درین طریق داخل شود و استقامت نورزد و بے نصیب برود۔ شعر

خورشید نہ مجرم ار کسے بینا نیست

آرے اگر طالبے بدست ناقصے افتد گناہ طریق چیست

(دفتر اول حصہ چہارم مکتوب ۲۲۱ صفحہ ۶)

ترجمہ: حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہٗ نے فرمایا ہے کہ ہمارا طریقہ (اتباع شریعت محمدیہ) سب طریقوں سے افضل و

قریب ہے اور فرمایا کہ حق تعالیٰ نے یہ طریق عطا کیا ہے [illegible] متصل ہے وہ آپ کی دعا قبول ہوگئی ہے۔ چنانچہ حضرت [illegible] خواجہ [illegible] سے منقول ہے کہ یہ طریق اقرب [illegible] کی ابتدا میں انتہا ہے اور وہ شخص بہت بدقسمت ہے جو اس طریق میں داخل ہو اور استقامت اختیار نہ کرے۔ اور پھر بے نصیب رہ جائے۔

[illegible] اگر کوئی [illegible] تو موج [illegible] اگر کوئی صاحب کسی ناقص کے ہاتھ پڑ جائے تو [illegible] ہے۔

سلسلہ نقشبندیہ میں پیری مریدی کے آداب

(۴۲)

[illegible] طریقہ علیہ نقشبندیہ [illegible] طریقہ است [illegible] [illegible] طریق [illegible] صحبت است و تربیت ایشان [illegible] صحبت [illegible] یافتہ است [illegible] [illegible] اخص [illegible] است و توجہ ایشان [illegible] نقشبندیہ [illegible] کہ [illegible] پنہاں [illegible] را [illegible] [illegible]"

([illegible] مکتوب ۲۱)

[illegible] طریقہ عالیہ نقشبندیہ [illegible]
[illegible]

بچ گئے اور اکثر صابر لوگ جو ہلاک ہو گئے وہ بھی اجر سے دور نہ رہے
لہٰذا نہ بھاگنا ہی بچاتا ہے اور نہ ہی شہید ہونا ہلاک کرتا ہے۔
طاعون سے بھاگنا یوم زحف یعنی جنگ کے دن میدان سے بھاگنے کی
طرح ہے اور گناہ کبیرہ ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مکر و استدراج
ہے کہ بھاگنے والے مطمئن رہتے ہیں اور صبر کرنے والے ڈرتے
جاتے ہیں۔ یعنی ہلاکت ان کو نجات کی صورت میں دکھا کر
گمراہ کرتا ہے اور آخر کو ہلاکت دیتا ہے۔

آپ نے بچوں یعنی فرزندوں کے ساتھ اپنی محبت اور
اعانت کی نسبت بہت کچھ لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو
جزائے خیر دے۔ بچوں کی تربیت اور ان کی تکلیف برداشت
کرنے سے دل تنگ نہ ہوں کیونکہ سب سے اجر کی امید اسی پر
مرتب ہوتی ہے۔ زیادہ کیا لکھا جائے۔ والسلام

شیخ طریقت کی تقلید

(٦٦)

"تقلید شیخ طریقت ثمرات دارد و در خلاف طریق او خطرہا است زیادہ چہ نویسد"
(دفتر سوم حصہ ہشتم صفحہ ٢٣ - مکتوب نمبر ١٣)

ترجمہ: شیخ طریقت کی تقلید سے بڑے فوائد اور
بڑے ثمرات حاصل ہوتے ہیں اور شیخ طریق کے خلاف چلنے میں
سراسر خطرات ہیں۔ اس سے زیادہ کیا لکھا جائے۔

توجہ کا مرکز ایک ہونا چاہیئے

(۴۷)

ای پسر! شمارا امر حقی دانسته، آن وحدت قبلهٔ توجه است قبلهٔ توجه را متعدد ساختن خود را در تفرقه انداختن است مثل مشهور است که هر که یکجا همه جا و هر که همه جا هیچ جا حق سبحانه وتعالی بر جادهٔ شریعت مصطفویه علی صاحبها الصلوٰة والسلام والتحیة استقامت کرامت فرماید والسلام علی من اتبع الهدیٰ والتزم متابعة المصطفیٰ علیه وعلی آله الصلوات والتحیات۔

(دفتر اول حصہ دوم مکتوب ۱۰۲)

ترجمہ: آپ پر ضروری ہے کہ اپنی توجہ کا مرکز ایک ہی بنائیں۔ توجہ کے متعدد مرکز بنانا اپنے آپ کو تفرقہ میں ڈالنا ہے۔ مثل مشہور ہے۔ ہر کہ یکجا ست ہمہ جا ست و ہر کہ ہمہ جا ست ہیچ جا ست۔ یعنی جو ایک جگہ ہے وہ سب جگہ ہے اور جو سب جگہ ہے وہ کہیں نہیں۔ اللہ تعالیٰ شریعت مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی راہ مستقیم پر چلنے میں استقامت بخشے۔ والسلام علی من اتبع الهدیٰ والتزم متابعة المصطفیٰ علیه وعلی آله الصلوات والتحیات۔

(سلام ہو اس شخص پر جو ہدایت کی راہ پر چلا اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کو لازم پکڑا۔)

پیر و مرشد پر اعتراض سمِ قاتل ہے

(۱۰۸)

اعتراض بر ایں طائفہ خصوصاً کہ اعتراض بر پیر و مرشد خود باشد و مرید را نسبت بوی انابت گشادہ شدہ باشد نباید کرد و آں را سم قاتل باید انگاشت زیادہ بریں چہ نویسد ایں چند حروف بواسطہ ارتباط محبت و اخلاص تحریر یافتہ امید است کہ از جمیع حال ... مشغول ... شاہ حسین ... آمدہ ... امید است کہ ... حاضر ... اگر چہ ... امید ... است کہ ... والسلام والاکرام۔

(دفتر دوم، حصہ ... مکتوب ...)

ترجمہ: ... اور راہِ ارادت کی کشادہ ہو تو ہرگز ہرگز اعتراض نہ کرنا چاہیئے بلکہ اسے زہرِ قاتل سمجھنا چاہیئے۔ اس سے زیادہ کیا لکھا جائے۔ یہ چند باتیں محبت و اخلاص کے باعث لکھی گئی ہیں امید ہے کہ ملال کا باعث نہ ہوں گی۔

دوسرے یہ کہ ... شاہ حسین ... تشریف ... اور یہ آپ کے ہاں ملازمت کا خواہاں ہے امید ہے کہ آپ اپنی ... سے ... خدمت ہے ... کے ... ہے۔

والسلام والاکرام۔

اہل اللہ سے دشمنی تباہی ہے

(۷۴)

قال اللہ تعالیٰ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلَیْہَا۔ خواجہ عبداللہ [illegible] الصلوات والتسلیمات والسلام۔ دفتر اول حصہ دوم مکتوب ۷۰ صفحہ (۱۴۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلَیْہَا جس نے کوئی نیک عمل کیا تو وہ اپنے نفس کے لیے ہے اور جس نے کوئی برائی کی وہ اسی کے لیے وبال ہے۔

خواجہ عبداللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ الٰہی جس کو تو گرانا چاہتا ہے اس کو ہمارا دشمن بنا دیتا ہے۔ بیت

[illegible]

[illegible]

[illegible] سید البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طفیل [illegible]

تبرکاتِ شیخ

(۱۰)

اگر در وقت ذکر گفتن صورت پیر بلا تکلف ظاہر شود آنرا نیز بقلب باید برد و بر قلب نگاہ داشتہ ذکر باید گفت۔ میدانی کہ پیر کیست پیر آنکس است کہ از طریق وصول بجناب قدس خداوندی جل شانہ آگاہ شدہ نمائی و در راہ آں ترا بدیں طریق یاری نمایند۔ نگاہ داشتن و شبیہ کردن شکل و صورت از حقیقت پیری مریدی خارج است و داخل رسوم و عادات۔ مگر اگر کدام تبرکے از شیخ کامل بدست آید باید باعتقاد و خوشی بکار زندگانی داشت۔ حصول ثمرات و نتائج دریں صورت نیز فراوان است۔ (دفتر اول حصہ دوم صفحہ ۱۴ مکتوب نمبر ۱)

ترجمہ: اگر ذکر کے وقت میں شیخ کا تصور بلا تکلف ظاہر ہو تو اس کو بھی قلب کی طرف لے جانا چاہیے اور قلب پر نگاہ رکھ کر ذکر کرنا چاہیے۔ تو جانتا ہے پیر کون ہے؟ پیر وہ ہے جس سے تو خدا تعالیٰ کی پاک جناب کی طرف پہنچنے کا راستہ سیکھے اور اس راستہ میں تو اس سے مدد و امداد حاصل کرے۔ صرف شکل و صورت اور شبیہ پر نظر رکھنا جو آج کل رائج ہے پیری و مریدی کی حقیقت سے خارج ہے۔ البتہ یہ رسم و عادات میں داخل ہے۔ ہاں اگر شیخ کامل سے کوئی کپڑا بطور تبرک مل جائے تو اعتقاد و خوشی کے ساتھ اسے پہن کر زندگی بسر کرنی چاہیے۔ ایسی صورت میں بے شمار فوائد و ثمرات کے حاصل ہونے کی قوی توقع ہے۔

نماز کی حالت میں شیخ کا تصور لے آنا

(ا)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہیں صاحب مزار کو اپنا وسیلہ سمجھیں اور تمام اوقات اسی طرف متوجہ رہیں۔ بدن بدبخت لوگوں کی طرح جو اپنے آپ کو مستغنی جانتے ہیں اور توجہ کے مرکز کو اپنے شیخ کی طرف سے پھیر لیتے ہیں۔

ایک اللہ والے کی خانقاہ کے فیوض برکات

(۷۲)

امیر تیمور گورکان علیہ الرحمۃ گوید چون بخارا [illegible] درویشی از خانقاہ حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ نزد من [illegible] و خوارق [illegible] دیگر [illegible] وقت [illegible] فرمودند [illegible] خانقاہ [illegible] برکات فیوض [illegible] منقول است کہ حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ [illegible] ایمان بردہ۔

([illegible])

ترجمہ: ایک دن صاحب قران امیر تیمور رحمۃ اللہ [illegible] حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ کی خانقاہ [illegible] [illegible]

۷۳

بھیجے۔ اسی اثناء میں روانگی کی خبر پھیل گئی اس لیے توقف کرکے چند مرتبہ کلموں سے آپ کو تکلیف دی ہے فقیر خواہ مخواہ میں بے خواہش جانتا ہوں کہ آپ کے لیے دعا گو رہے کا انتظار آپ کو نامناسب اور نالائق امر ہے سلامت رکھے بعض اوقات آپ کی خیر خواہی کا غلبہ اس بات پر لاتا ہے کہ اس کی دلیری اختیار کرکے ان چیزوں سے جو آپ کی نسبت نا درست ہیں تو کچھ نہیں کہہ مبالغہ کے ساتھ آپ کو ان سے منع کرے اور جس قدر بھی ناجائز کو دیکھتے ہیں لیکن جب ملاحظہ کرتا ہوں کہ امیر پر دعائیں منجانب ہوتی ہیں ناچار آپ کے حق میں غائبانہ دعا سے تو زبان سے شاید قبول ہو جائے۔

حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ اپنی بزرگی اور کمال کی نسبت فرمایا کرتے تھے کہ ہمیشہ یہ آرزو ہے کہ کوئی ایسا بزرگ ہو جائے کہ اگر وہ پیدا ہو جاتے تو ہمارا جیسا پرہیز ہو جاتا ہے لیکن کیا کیا جائے کہ ہم کو اپنی مصلحت کے بغیر بڑا بنایا جاتا ہے آج اس قسم کی بزرگی اور کمال نزدیک سے کہ آپ کی جناب کے بارے میں صادق آتے کیونکہ آپ کی خوشحالی حقیقت کی خوشحالی ہے اور حقیقت کی خوشی آپ کی خوشی ہی ہے یہی وجہ ہے کہ لوگوں کے نزدیک آپ کی دعائیں ابر رحمت کی طرح برس رہی ہے۔

ایصال ثواب کا صحیح طریقہ

مسئلہ

اپنے پر [illegible] ختم کلمہ اللہ لا اللہ [illegible] نماز نفل [illegible]

[illegible] ثواب [illegible] بهتر است [illegible]
[illegible] بهتر [illegible]
[illegible]
[illegible]

ترجمہ: نیز سپارہ پڑھنا [illegible] کلام اللہ ختم کرنا [illegible] اور اس کا ثواب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نذر مشائخ کا غلط طریقہ

[illegible]

و آنچه [illegible] نذر مشائخ میکنند و بر قبور ایشان رفته [illegible]
[illegible] درین باب [illegible]
[illegible] شریعت [illegible]
[illegible] مشابه شرک دارد [illegible] بسیار است
[illegible] ذبح آن نمایند [illegible]
[illegible] تشبیه [illegible]
[illegible] ایشان را [illegible]
[illegible]

تعیین می نمایند و تعیین ایام نیز میکنند از برائے [illegible] و مطالب [illegible]
مربوط می سازند و بتوسل این [illegible] نتیجه [illegible]
خود را از آن [illegible] امید [illegible] شرکت [illegible] توسل [illegible]
[illegible] ... شناعت این [illegible]

[illegible]

ترجمہ: [illegible]

[illegible]

[illegible]

ایصالِ ثواب کا بہترین طریق

[illegible]

[illegible]

(دفتر سوم ... مکتوب نمبر ١٣٦)

ترجمہ: [illegible]

عرض کیا تو حضور انور کی حالت [illegible] چہرہ [illegible] پھیر
لیا۔ پھر ارشاد فرمایا کہ [illegible]
ہیں کہا تھا [illegible] جب کسی نے مجھے [illegible]
عائشہ رضی اللہ عنہا [illegible]
کی توجہ نہ فرمانے کا باعث [illegible]
صدیقہ [illegible]
رضی اللہ عنہا کو [illegible]
کرلیا کرتا اور تمام اہل بیت کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

پر مصیبت نہیں ہے بلکہ جانے والے کے حال پر سوچ کہ دیکھئے اس
کے ساتھ کیا معاملہ کرتے ہیں۔ دعا و استغفار و صدقہ سے امداد کرنی
چاہیئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت قبر میں فریاد
چاہنے والے غریق کی طرح ہوتی ہے۔ اور اس دعا کی منتظر ہوتی
ہے جو اس کو ماں باپ برادر یا دوست کی طرف سے پہنچے پس
جس وقت وہ دعا پہنچتی ہے تو اس کے نزدیک دنیا و ما فیہا سے
بھی بہتر ہوتی ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ زمین پر رہنے والوں کی
دعا سے اہل قبور پر بڑی رحمت نازل فرماتا ہے اور بیشک
زندوں کا تحفہ مردوں کے لیے مغفرت کی دعا کرنا ہے۔ آپ کا
محبت نامہ پہنچا جو سراپا کی ہدایتوں پر دلالت ہوتی ہے تو نہ
کبھی اپنے آپ کو معذور رکھتا۔ ستارکشی نہایت ہی بہتر ہے
ان شاء اللہ فائدہ مند ہوگی۔ زیادہ کیا لکھا جاوے۔ بہت سے
مرشد زادی صحیح اور تمام عزیز بہت بہت دعوات کو سلام
کریں اور تمام احوال حق تعالیٰ سے شکر گزار رہنی چاہیئے۔

مرحوم کیلئے فاتحہ کہنی چاہیئے

۷۹

فوت حضرت پناہی میاں شیخ جمال ادام را بہ عمل تحریر و تعزیت
است مخدوم زادہ ہائے ایشاں را از جانب فقیر تعزیت گویند و فاتحہ خوانند۔ والسلام
(حوالہ: دفتر اول حصہ اول مکتوب نمبر ۷۹ کو تعلیق)
ترجمہ: حضرت پناہ میاں شیخ جمال کے فوت ہونے کا

[illegible] ایصال ثواب کے لیے فاتحہ بھی پڑھیں [illegible]

اپنے محسن کے لیے ایصال ثواب لازم ہے

(۸۰)

[illegible]

[illegible]

ترجمہ: [illegible]

[illegible]

(۸۱)

[illegible]

مثال کہ مضمون دنیا است نزد فقیر معدود واز امور دنیویہ اند و فی الحقیقت داخل
دائرہ امکان آن امور است ما عداہ سبحانہ صفات گزیدہ ونظائر تجلیات ذات
تعالی اللہ عما یقولون علواً کبیرا فقیر دنیا [illegible]
خالی محض می یابد [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

(دفتر اول حصہ چہارم مکتوب نمبر ۲۲۲ صفحہ نمبر [illegible])

ترجمہ: [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

درستیٔ عقائد

(٨٠٢)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مشغول ہونا ان کے لیے آسان ہے [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت [illegible]

اہلِ سنت و جماعت

(٨٣)

[illegible]

ؤ انسان میں پیدا ہو جاتی ہیں

فرشتے سے بہتر ہے انسان بننا

(۸۵)

جمہور علماء اہل حق برآنند کہ خواص بشر افضل اند از خواص ملک اما غزالی و
امام الحرمین و صاحب فتوحات مکیہ بافضلیت خواص ملک از خواص بشر قائل
اند و آنچہ برین فقیر ظاہر ساختہ اند آنست کہ در ولایت ملک افضل است و در
نبی علیہم الصلوات والتسلیمات اما در نبوت و رسالت درجہ ایست
مر نبی را کہ ملک بآن نرسیدہ است و آن درجہ از نشأت آمدہ است کہ
مخصوص بشر است و نیز برین فقیر ظاہر ساختہ اند کہ ولایت را نسبت
بکمالات نبوت ہیچ اعتداد نیست کاش حکم قطرہ داشت نسبت بدریای محیط
پس ہر مرتبہ کہ از راہ نبوت آید باضعاف زیادہ خواہد بود از آن مرتبہ کہ از ولایت
حاصل شود پس افضلیت متحقق مر انبیاء را بود علیہم الصلوات والتسلیمات
وفضل جزئی مر ملائکہ کرام راست علی نبینا وعلیہم الصلوات والتسلیمات کما
ما قال الجنید من اخبار شکر اللہ تعالی سعیہ در این تحقیق در
گذشت کہ ہیچ ولی بدرجہ نبی از انبیاء نرسد علیہم الصلوات والتسلیمات
بلکہ سر آن ولی ہمیشہ زیر قدم آن نبی بود باید دانست کہ در ہر مسئلہ از مسائل کہ
علماء و صوفیہ را در آن اختلاف واقع است چون نیک ملاحظہ نمایند حق بجانب علماء
میباید سرّش آنست کہ نظر علماء بواسطہ متابعت انبیاء علیہم الصلوات
والتسلیمات بکمالات نبوت و علوم آن نفوذ کردہ است و نظر صوفیہ بکمالات
ولایت و معارف آنست پس آنچہ از مشکوٰۃ نبوت اخذ کردہ شود صواب

غرض بعد از اں کہ از مرتبۂ ولایت ما خبر شد و تحقیق بعضے ازیں معارف در مکتوبے کہ بنام فرزندی ارشدی در بیان طریق نوشتہ است - اندراج یافتہ است۔

(دفتر اوّل حصہ چہارم مکتوب ۲۶۶ صفحہ ۱۲، ۱۲۳)

ترجمہ: جمہور علمائے اہل حق اس بات کے قائل ہیں کہ بشر کے خواص فرشتوں کے خواص سے افضل ہیں۔ امام غزالی امام الحرمین اور صاحب فتوحات مکیہ اس بات کے قائل ہیں کہ فرشتے خواص انسان سے افضل ہیں اور جو کچھ اس فقیر پر منکشف کیا گیا ہے کہ فرشتہ کی ولایت نبی کی ولایت سے افضل ہے لیکن نبوت اور رسالت کے درمیان نبی کے لیے ایک ایسا درجہ ہے جہاں تک فرشتے نہیں پہنچتے اور وہ درجہ بشر کی راہ سے ظاہر ہوا ہے جو بشر کے ساتھ مخصوص ہے۔ نیز اس فقیر پر یہ بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ ولایت کو نبوت کے مقابلہ میں کسی قسم کی نسبت نہیں ہے کیونکہ ان کے درمیان وہ نسبت بھی نہیں جو قطرہ کو دریا کے ساتھ ہوتا ہے مگر حقیقت ایسا نہیں ہے۔ نبوت کی افضلیت ولایت کی نسبت زیادہ ہے۔ پس افضلیت مطلق انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا حصہ ہے فضیلت جزوی ملائکہ مقربین کے لیے ہے لہٰذا بہتر یہی ہے جو جمہور علماء شکر اللہ تعالیٰ سعیہم نے کہا ہے۔ اس تحقیق سے یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ کوئی ولی کسی نبی کے درجہ کو نہیں پہنچتا بلکہ اس ولی کا سر ہمیشہ نبی کے قدموں کے نیچے رہتا ہے۔ جاننا چاہئے کہ ان مسائل میں صوفیاء و علماء کا باہم اختلاف ہے۔ لیکن جب اچھی طرح غور و فکر کیا جائے تو حق علماء کی جانب ہی معلوم ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ علماء کی نظر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام

کی مناسبت کے باعث نبوت کے کمالات پر موقوف ہے اور صوفیہ کی نظر ولایت کے کمالات اور اس کے مناسبت تک محدود ہیں تو ظاہر ہے نبوت کی مشکوٰۃ سے حاصل کیا جائے وہ بالضرور اس علم سے جو مرتبہ ولایت سے اخذ کیا جائے کہیں درجہ بہتر اور حق ہوگا۔ بعض معارف کی تحقیق اس مکتوب میں جو اپنے فرزند ارشد کے نام ہے درج ہو چکی ہے۔

کمالِ ایمان اور خطراتِ دماغیہ

([illegible])

[illegible]

ترجمہ: کمالِ ایمان مراتب کمالِ یقین سے اور
کمالِ یقین کمالِ قرب سے مرتب ہے اور قرب اور اس کے وجہ
کمال کی صفت کو جس قدر قرب الٰہی زیادہ حاصل ہوگا اسی قدر کمالِ
یقین بھی زیادہ ہوگا اور قلب کے ساتھ اس کی بے تعلقی زیادہ
ہوگی [illegible] قلب میں زیادہ تر ہوں گے اور [illegible]
ایمان [illegible] وسوسے [illegible] ہوں گے پس ناچار [illegible] خطرات کا
سبب کمالِ ایمان [illegible] نسبت الذات کے منتہی کو [illegible]
خطرات زیادہ اور نامناسب ہوں گے [illegible] قدر ایمان کی [illegible]
زیادتی ہوگی کیونکہ کمالِ ایمان اس مرتبہ منتہی کے [illegible]
[illegible] کو بغیر قلب کے ساتھ زیادہ بے مناسبتی ہوگی [illegible]
[illegible] جس قدر زیادہ ہوگی اسی قدر قلب زیادہ خالی از [illegible]
[illegible] کے زیادہ نزدیک اور [illegible] اور [illegible]
[illegible] بر خلاف مبتدی اور متوسط کے کہ [illegible]
[illegible] اور باطن [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نماز میں قرب کا حصول!

(۷۸)

[illegible]

روش ... را از دست داده جمعی از مریدان ایشان اعتقاد آن داشتند
که با این مجاهدات تکمیل این طریقه نموده‌اند حاشا و کلا کثرت ... [illegible]
[illegible] آن که ... شنیده‌اند ... [illegible]
بعضی از ... که در ... دیگر ... در این طریقه ... [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کے اصل راستہ کو ہاتھ سے چھوڑ دیا ہے۔ ان کے بعض مریدوں کا
جو اعتقاد تھا کہ ان نئی نئی باتوں نے اس طریقہ کو کامل کر دیا ہے۔
ہرگز ہرگز ایسا نہیں ہے۔ کَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ
أَفْوَاهِهِمْ۔

منہ چھوڑا اور بات بڑی۔ بلکہ انہوں نے اس کے خراب اور ضائع کرنے ہی کی کوشش کی ہے۔ واقعی ہزار افسوس کہ جن بزرگوں کا ہمارے سلسلوں میں نام و نشان تک نہیں پایا جاتا وہ اس طریقہ میں تبدیلی پیدا کر دی ہیں۔ نماز تہجد کو جماعت سے ادا کرتے ہیں اور [illegible] سے اس وقت لوگ تہجد کے واسطے جمع ہو جاتے ہیں اور جمعیت سے ادا کرتے ہیں اور یہ فعل مکروہ ہے۔
بکراہت تحریمہ۔

بعض فقہائے جن کے نزدیک تداعی (یعنی ایک دوسرے کو بلانا) کراہت کی شرط ہے اور نفل کی جماعت کو سب کے نزدیک [illegible] جائز قرار دیا ہے مگر تین آدمیوں سے زیادہ کی جماعت کو بالاتفاق مکروہ کہا اور نماز تہجد کو اس وجہ سے بارہ رکعت تک [illegible] سے ادا کرتے ہیں اور دو رکعت [illegible] ایک رکعت کا [illegible] پیدا کریں اور [illegible] ہرگز ہرگز ایسا نہیں ہے۔

ہمارے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کبھی تیرہ رکعتیں ادا کی ہیں اور کبھی گیارہ رکعت اور کبھی نو اور کبھی سات تو اس میں نماز تہجد کے ساتھ وتر [illegible] کو فرضیت کا [illegible] [illegible] اس قسم کے [illegible]

مصنوعی ہیں صاحب! الصلاۃ والسلام کی عدم اتباع جب تعجب کی
بات یہ ہے کہ خدا میں سے شہروں میں جو مجتہدین عظام رضوان اللہ
سے اس قسم کے مزارات اور بدعات رواج پاگئے ہیں حالانکہ
ہم خیر اسلامی علوم انہی کی برکت سے حاصل کرتے ہیں۔ ونحن بصدد
السلام والصواب۔ حق تعالیٰ بہتری کی طرف اہتمام کرے اگرچہ
مجھ اس کو نہ میرا جی لیے نہیں کرنا کہ ڈرتا ہوں کہ میرا دل بھی سن کر
آزردہ نہ ہوجائے۔

فقرا کی اصطلاحات میں قابل اعتراض چیز

(۸۹)

مخدوما فقراء را غنیا ... استغنائی کردن و دین زبان لیاقت صراحت کرفته اند
یکتفتی یا نداشتن را ذوالنسخ وحس ذکی که دلیل از فقرا است ... بر که ترا مرشد بی
از سوختن خودی انگارند که شعث ومشائخ اند جز هم در دین نفی خمرا اندیاد ... در
وازکردست این بزرگوار ... محرومی مانند دگر فقرا ... استغنا که از لوازم فقر است
حرفت می زنند نه نصرت ... ز به فقیر خود قیاس می کنند که مشغول به خلق اند ... و
استغنا نیز از لوازم فقر است که تمع ... از اینجا از استغنا رہ برآورد ... ایشیه
خرازی فرمایند ... بی ... الله ... و سرہنا ... این ... قدر را ... می کنند
محال انکار ... نیست ... در حیث ... از نظر ... است ... [illegible]
مولانا بتفصیل ... خواهند دانست و ... علی من اتبع الهدی۔

رد فقر ... مکتوب نمبر ... صفحہ نمبر ... [illegible]

ترجمہ: ... نے مخدوم ... فقیروں کو دولت مندوں ...

[illegible] و تنبیہ ہے کہ اس زمانہ میں بہت مشکل ہے کیونکہ اکثر [illegible] لکھے پڑھے [illegible] لازم ہیں [illegible] کرتے ہیں [illegible] خیال کرتے [illegible] اور محتاج ہیں۔ اس لیے اس بات سے دنیا و آخرت کا نقصان [illegible] کرتے ہیں اور ان کے [illegible] محروم رہتے ہیں [illegible] قیاس کرتے ہیں [illegible]

[illegible] آج ہی کرنا چاہیے

(۱۰)

[illegible]

از شغلِ معارف بلکہ شغلِ معاد زیادہ برین چہ نویسد والسلام ۔

(دفتر اوّل مکتوب نمبر ۲۳ صفحہ ۱۰ حصہ سوم)

تنبیہہ : سَوْفَ اَفْعَلُ (کرونگا) کہنے سے منع کرتے ہیں۔

خواجہ محمد صدیق کی طرف لکھا گیا جو تفضیل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تحقیق قرب کے درجوں میں بے اندازہ عروج کا ثبوت فرماتے۔ اے محبت کے نشان والے اَلتَّسْوِیْفُ سَیْفٌ قَاطِعٌ (وقت کاٹنے والی تلوار ہے) معلوم نہیں کل تک فرصت دیں یا نہ دیں ضروری کام آج ہی کرنا چاہئیے اور غیر ضروری کام کو کل پر چھوڑنا چاہئیے۔ شغل کا غم یہی ہے۔ شغل مت سکھیں کا نہیں کر سکتا اس سے زیادہ کیا لکھا جائے والسلام۔

مطلب حقیقی کے حاصل کرنے میں تاخیر سے آزاد رہنا چاہیئے

(۹۱)

خبر دو آمد محمد صدیق بصدور یافت و شغل ذکر لطائف و تاخیر تحصیل مطلب حقیقی مکتوب مرغوب وصول یافت چون فائدہ دو خبر مشغول گردید اینست حاصل آن جواب کتابت چہ داشت جواب کتابت خود نخواہد جواب کی بخشش شد چہ فہمید راقم نوشتہ فرستادہ داشت حفظ خواہند نمود رفتن شان درین دفتر بکرم الٰہی نفیر می شود تا تمت چہ باشد و ہر چند تدبیر ابا خواہند کہ حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ از کرم قوت ایمان ازدیاد سست یقین غنیمت شمرد کرامت و پیر کردہ آزاد و سبب قوت دیگر بایدساخت کہ بر تحصیل می کشد و در تحقیق مطلب خود مشغول گردید

معاملہ تنبیہ از فرصت معلوم نیست کہ از خواجگی صورتے پیدا کند و اگر اشتغالے دارند باید خواجگی
خیرات نوشتہ شد و صریح اگر او در جواب ہم منتج نتوانست بود کہ مفہوم شود با این
فرصت بہ داد و خارج تصانیف و تحریر چہ باشد ہر چہ کنند زود تر کنند کہ فرصت بسیار
غنیمت است۔

(دفتر اول مکتوب نمبر ۳۱ صفحہ نمبر ۱۰۱ حصہ سوم)

ترجمہ: محمد صدیق کو لکھا گیا، مکتوب مرغوب موصول ہوا
ذکر قصہ بغداد و متعلقہ کی خبر میں پہنچا تھا اس کے لیے اس کے گزرنے
کے بعد مسون کا جواب لکھا گیا اور خان خانان کے خط کا جواب لا
خواجہ محمد اشرف کے خط کا جواب بھی لکھ کر بھیج دیا گیا ہے۔ مولانا
نے لکھا ہے۔ اس دفعہ آپ کا لشکر میں جانا فقیر کو پسند نہیں ہے
دیکھیں اس میں کیا حکمت ہے۔ مولانا امر علی سب نا مناسب
ہم نے نتیجہ پایا ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں کہ حضرت حق تعالیٰ نے عمر کی
بڑی فرصت عطا فرمائی ہے۔ اس کو غنیمت سمجھ کر
اپنے کام کو کرنا چاہیے کہ اس کو اور فرصت کو وسیلہ بنایا جائے
کیونکہ یہ سلسلہ فرصت سے چلتا ہے۔ درویشی میں ہوں کہ جو
اور فرصت سے خارج ہونے کا معاملہ معلوم نہیں کہ خواجگی کی
صورت پیدا کرلے اور اگر شغل ہے تو خواجگی کی طرف سے
جواب لکھنا چاہیئے۔ اگر دو ہی جواب ساتھ کے اور لکھے
جائیں تو اس نیت سے لکھے جائیں۔ لیکن تصنیف و تحریر
کا کیا ہوگا۔ جو کچھ کرنا ہو بہت جلدی کریں۔ کیونکہ فرصت
بہت غنیمت ہے۔

اولیائے کرام سے خوارق بکثرت ظاہر ہوتے ہیں

(۹۲)

چنانکہ مشہور است [illegible] خوارق [illegible] است کہ [illegible]
از وی خوارق نقل کنند [illegible] آن خوارق [illegible] صاحب
کشف اند [illegible] کہ بعضی از خوارق خود [illegible]
ایشان [illegible]
[illegible]
برساختہ اند۔ (دفتر اول مکتوب نمبر [illegible])

ترجمہ: [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سیدنا غوث الاعظم امام ربانی کی نگاہ میں

(۲۲۷)

مانحن فیہ ازین قبیل است کہ از حضرت سید محی الدین جیلانی قدس سرہ ظاہر گشتہ است از ہیچ کدام از اولیاء ظاہر نیافتہ آخر الامر حضرت حق سبحانہ بر سرّ آن اطلاع بخشید و ظاہر ساخت کہ عروج ایشان از اکثر اولیاء بلند تر واقع شدہ است و در جانب نزول نیز بمقام روح فرود آمدہ اند کہ از عالم اسباب بلند تر است۔

(دفتر اول حصہ دوم مکتوب نمبر ۲۱۷ صفحہ ۱۲۰)

ترجمہ: یہی وجہ ہے کہ جس قدر خوارق حضرت سید محی الدین جیلانی قدس سرہ سے ظاہر ہوئے ہیں کسی اور ولی سے ظاہر نہیں ہوئے آخر کار حق تعالیٰ نے اس نکتہ کا بھید ظاہر کر دیا اور جتلا دیا کہ ان کا عروج اکثر اولیاء اللہ سے بلند واقع ہوا ہے اور نزول کی جانب میں بھی مقام روح تک نیچے اترے ہیں جو عالم اسباب سے بلند تر ہے۔

دنیا کی بے ثباتی بادشاہوں کے لئے
زاہدوں کی دنیا آباد کر ڈالتے ہیں

(۲۲۸)

[illegible]

[illegible]

و فرزندان را باید گذاشت و تدبیر ایں ہا را بحق سبحانہ باید سپرد امروز خود را مردہ باید
انگاشت و مہمات اینہا را با مولیٰ باید تفویض نمود مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا باید شنید
[illegible] تا کے سستی کرد رسیدہ باشد [illegible] تا چند خواہد بود
آخر چشم باید کشود صحبت اہل دنیا و اختلاط بایشان سم قاتل است کشتہ ایں سم موت
ابدی گرفتار است اَعَاذَنَا اللّٰہُ [illegible] اِشَارَةٌ فَكَيْفَ التَّشْرِيْحُ مَعَ الْمُبَالَغَةِ
وَالتَّاكِيْدِ [illegible] درازی [illegible] میگردد فَكَيْفَ [illegible]
وَالنَّجَاةَ الْحَذَرَ الْحَذَرَ مِنْ [illegible] شرط [illegible] است [illegible]
سخن [illegible] فوائد دارد [illegible] اکثر ما [illegible] من الاحادیث
یوجب الموت الدنیوی وھو قد یزید فی الآخرۃ واختلاط
الملوک [illegible] یوجب الہلاک الابدی والخسارۃ السرمدی
فایاک وصحبتہم وایاک ولقیتہم وایاک ورؤیتہم و
ایاک ورؤیتہم وقد ورد فی الخبر المصابیح من [illegible] غنیا
لغناہ ذھب ثلثا دینہ باید اندیشید کہ ایں حکم در اغنیای دنیا است [illegible]
اغنیای [illegible] و نتیجہ ذہاب دو ثلث دین است۔

(دفتر اول حصہ سوم مکتوب نمبر ۱۲۱ صفحہ نمبر ۱۷)

ترجمہ: آخرت کا عذاب ہمیشہ کے لیے ہے اور
دنیا کا اسباب بہت تھوڑا، دنیا حق تعالیٰ کی مبغوضہ ہے اور
آخرت حق تعالیٰ کی پسندیدہ ہے۔ [illegible] چاہیے۔
ایک دن ضرور مرے گا، اور [illegible] جانا ہے تو
اس سے ضرور [illegible] آخر ایک دن زن و فرزند
کو چھوڑنا پڑے گا اور ان کی تدبیر حق تعالیٰ کے سپرد کرنی پڑے
گی۔ آج ہی [illegible] سمجھنا چاہیے [illegible]
حق تعالیٰ کے سپرد کرنی چاہییں۔

ان من ازواجکم واولادکم عدوا لکم فاحذروہم
آپ نے کبھی نہ سنا ہوگا۔ یہ خواب ہرگز کب تک رہے
گی۔ آخر آنکھ کھلنی چاہیئے۔ اہلِ دُنیا کی صحبت اور اُن سے ملنا جلنا
زہر قاتل ہے۔ اس زہر سے مرا ہوا ہمیشہ کی موت میں گرفتار ہے۔
عقلمند کو ایک اشارہ کافی ہے۔ تو مبالغہ اور تاکید کے ساتھ تعریف
کی ضرورت نہ ہوگی۔ بادشاہوں کے قریب تقرب ولی ہر قسم کی بلا
ہے۔ آج ... اور نجاست کی کیسی اُمید ہے۔ ... ہے
سے ... کہنے والے نے کہا ہے۔ خدا و تعالیٰ میری بات سے
... بات نصیحت پکڑلے۔ اُن کی صحبت سے اس طرح بھا
گو جیسے شیر سے بھاگتے ہیں۔ کیونکہ شیر تو دنیاوی موت کا سبب
ہے۔ اور دوسرا آخرت میں فائدہ سے خالی ہے۔ اور بادشاہوں
کے ساتھ ملنا ہمیشہ کی ہلاکت اور دائمی خسارہ کا سبب ہے۔ لیکن
اُن کی صحبت اور اثر اور رغبت اور ملاقات سے بچنا چاہیئے۔
حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس نے کسی دولتمند کی تواضع
کی دولتمندی کے باعث کی اس کا دو تہائی دین گیا ہے
... ہونا چاہیئے کہ یہ سب تواضع اور ... کی دو تہائی
کے باعث ہے۔ اس کا تہائی دین کے دو تہائی کا ضائع ہو جاتا ہے۔

مجھے مرید کو اپنے نیک اقبال کی بات
ذات ... پر ... ہے

[illegible]

[illegible]

(۱۴۹)

[illegible]

[illegible] عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ الصَّلَوَاتُ وَالتَّسْلِيْمَاتُ ۔

(دفتر اول حصہ سوم مکتوب نمبر ۲۳۰ صفحہ نمبر ۹۱)

ترجمہ : [illegible]

سے اہلِ اسلام کی ہجو اور برائی میں کمال مبالغہ کیا۔ حضرت پیغمبر علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلامی شعراء میں سے ایک کو حکم دیا کہ کفّار بدگوں کی ہجو کریں وہ شاعر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے منبر پر چڑھ کر کفّار کے ہجویہ اشعار پڑھتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم فرماتے تھے کہ جب تک یہ [illegible] کی ہجو کرتے رہتے ہیں روح القدس ان کے ساتھ ہے۔ پس [illegible] کی مذمت [illegible] حق کی نعمت ہے۔ [illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی طفیل ان لوگوں میں سے بنا۔

طریقۂ نقشبندیہ کی فضیلت کا اثبات ہے

(۱۷)

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ترجمہ: حضرت خواجگان قدس سرہم کا طریقہ خدا کی
طرف پہنچانے والے سب راستوں سے زیادہ قریب راستہ ہے۔
اور دوسروں کی انتہا ان بزرگوں کی ابتدا میں درج ہے اور
ان کی نسبت سب نسبتوں سے بڑھ کر ہے اور اس کا باعث یہ
ہے کہ اس طریقہ میں سنت کو مضبوط پکڑتے ہیں اور بدعت سے
بچتے ہیں اور حتی المقدور رخصت پر عمل جائز نہیں کرتے۔ اگرچہ
ان میں باطن میں فائدہ دینے والی ہو اور عزیمت پر عمل کرنا نہیں
چھوڑتے اگرچہ باطن میں مضر دکھائی دے۔ انہوں نے احوال و مواجید
کو احکام شرعیہ کے تابع کیا ہے اور ذوق و معارف کو علوم شرعیہ
کے خادم سمجھتے ہیں۔ احکام شرعیہ کے نفیس موتیوں کو بچوں کی
طرح وجد و حال کے جوز و مویز کے عوض نہیں دیتے اور صوفیہ کی
بیہودہ باتوں پر مغرور اور فریفتہ نہیں ہوتے۔ نص کو چھوڑ کر فص
کی طرف نہیں جاتے۔ اور فتوحات مدنیہ یعنی حدیث سے مستغنی ہو
کر فتوحات مکیہ کی طرف التفات نہیں کرتے۔ ان کا حال
دائمی ہے اور ان کا وقت استمراری ہے۔ تجلی ذاتی جو دوسروں
کے لئے بجلی کی مانند ہے ان بزرگواروں کے لئے دائمی ہے۔

فقراء کے اہل جاہ و دنیا

امیروں کے ہمراہ بیٹھنے سے پرہیز

(٢٦)

این بزرگواران از صحبت فقرا و دون ہمتان گشتہ جانب اغنیا اختیار کردہ اند

بد کرده اید امروز اگر چشم شما پوشیده است فردا خواهند کشاد و غیر از ندامت فائده
نخواهد کرد و خبر مشرط است ای بوالہوس امر تو از دو حال خالی نیست در مجلس
اغنیا جمعیت خواہند داد یا نه اگر بدہند بد و اگر ندہند بدتر اگر بدہند استدراج
است عیاذاً باللہ سبحانہ من ذلک و اگر نہ دہند خسران دنیا و آخرۃ نشان داده است
کناسی فقرا به از صدر نشینی اغنیاست امروز این سخن مقبول شما شود یا نشود آخر
مقبول خواہد شد و فائده نخواہد داد۔ شستن آرزوی طعام چرب و تمنای لباس فاخره
شما را درین بلا انداخته است هنوز هم هیچ نرفته است کار را اصلاح کنید و هرچه از
حق سبحانہ وتعالیٰ مانع آید آنرا دشمن دانسته از و فرار نمائید و حذر کنید اِنَّ مِنْ
اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ نفس تو عدوست عرض ثبت
بر آن داشته است که یک مرتبه شما تصحیح کرده شود تا در آینده آن جهت مرتب شد

ترجمہ: آپ نے فقراء کی صحبت سے دل تنگ ہو
کر دولتمندوں کی مجلس اختیار کی ہے۔ بہت برا کیا ہے آج
اگر آپ کی آنکھ بند ہے تو کل کھل جائے گی اور پھر ندامت کے
سوا کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ اندریں دنیا شرط ہے۔
اے بوالہوس تیرا امر دو حال سے خالی نہیں۔ دولتمندوں
کی مجلس میں آپ کو جمعیت دیں گے یا نہ دیں گے۔ اگر دیں گے
تو بد ہے اور اگر نہ دیں گے تو بدتر ہے اور اگر دیں گے تو یہ
استدراج ہے۔ نعوذ باللہ منہا۔ اور اگر نہ دیں گے تو دنیا اور
آخرت کا خسارہ شامل حال ہے۔ فقراء کی خاک روبی دولتمندوں
کی صدر نشینی سے بہتر ہے۔ آج یہ بات آپ کی سمجھ میں آئے یا
نہ آئے آخر ایک دن سمجھ میں آ جائے گی۔ پھر کچھ فائدہ نہ
دے گی۔ چرب کھانوں کی خواہش اور قیمتی لباس کی تمنا نے آپ
کو اس بلا میں ڈال دیا ہے۔ اب بھی کچھ نہیں گیا۔ اپنے تئیں

کا تذکرہ کریں اور حق تعالیٰ سے مانع ہو اس کو دشمن جان کر اس سے
بچا کریں اور خوف کریں۔ ان من ازواجکم واولادکم عدوا لکم
فاحذروھم نص قاطع ہے۔

حضرت شیخ نے اس بحث پر بڑا زور دیا کہ ایک مرتبہ
اپنے تعلقات کی بابت آپ غور فرمایا کریں۔

محبتِ شہ لولاک کا بیان
باعثِ سعادت اور وسیلۂ نجات ہے

(٩٦)

محبت سرور انبیاء و ارشاد بالبشارات نتیجۂ آنست شنیده ام که این قدر بیدرنگ
در جواب آن چه نوشته ام آنکه مفرده چند ابشارات عربی ماثوره در فضائل آں سید بزرگ
انجمن ... الحبیب ... علیه وعلیٰ آله من الصلوات افضلها ومن
التحیات اکملها ... آن ... نامه ... وسیلۂ نجات اخروی خود سازند که
... والتحیة ... بیان ... شعر ...
... قال و باللہ سبحانہ العصمة والتوفیق ... قال رسول اللہ
... سید ولد آدم ... انا ... واکرم الاولین والآخرین علی اللہ و
لا فخر ... واول شافع واول مشفع واول من یحرک حلق باب الجنة فیفتح
اللہ لی ... ومعی فقراء المؤمنین ... قال علیه الصلوٰة وا
لسلام ... ولا فخر ... وانا حبیب اللہ
ولا فخر وانا قائد المرسلین ولا فخر وانا خاتم النبیین ولا فخر وانا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب
ان اللہ خلق الخلق فجعلنی فی خیرهم ثم جعلهم فرقتین فجعلنی فی خیرهم فرقة ثم جعلهم
قبائل فجعلنی فی خیرهم قبیلة ثم جعلهم بیوتا فجعلنی فی خیرهم بیتا فانا خیرهم نفسا وخیرهم

[illegible] و انا [illegible] داده [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

او [illegible] علیه الصلوة والسلام [illegible]

[illegible] است [illegible]

[illegible] در وقت [illegible] در وقت [illegible]

[illegible]

[illegible] در وقت این [illegible]

[illegible]

[illegible] در هر که از شمائل و اخلاق محبوب خود می بیند آن کس را محبوب تر [illegible]

و مخالفان را از اینجا قیاس باید کرد [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] زیاده [illegible]

...اٰبَائِكُمُ الْكِرَامِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

(دفتر اول حصہ دوم، مکتوب نمبر ۴۴ صفحہ نمبر ۱۱)

ترجمہ: آپ فقراء کے ساتھ ملتے جلتے اور ان سے محبت رکھتے ہیں۔ یہ بے سروسامان فقیر نہیں جانتا کہ اس کے جواب میں کیا لکھے سوائے اس کے کہ چند فقرے عربی عبارت میں جو آپ کے بزرگوار پیغمبر العرب صلی اللہ علیہ وسلم کے مناقب میں ہوں لکھے اور اس سعادت نامہ کو آخری نجات کا وسیلہ بنا سکے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف کرے بلکہ اپنے کلام کو حضور علیہ السلام کے نام سے آراستہ کرے۔

مَا اِنْ مَّدَحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِيْ لٰكِنْ مَّدَحْتُ مَقَالَتِيْ بِمُحَمَّدٍ

غرض آپ ... میں ... سوائے اس کے کہ ... بنائے ... لیکن ... اور اللہ ہی سے ہمت اور توفیق ہے۔

ترجمہ: حضرت محمد رسول اللہ اور حضرت آدم کی اولاد کے سردار ہیں اور قیامت کے دن ... کی نسبت زیادہ ... والے ہیں اور اللہ کے نزدیک سب اولین و آخرین سے بزرگ ترین ہیں جو قبر سے نکلیں گے اور اول ... شفاعت کرنے والے اور اول ہیں جن کی شفاعت قبول ہوگی اور اول ہیں جو جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے اور ... کے لئے کھولا جائے گا اور قیامت کے دن لواء حمد ان کے ہاتھ میں ہوگا جس کے نیچے آدم اور باقی انبیاء علیہم السلام ہوں گے ... [illegible] ... آگے بڑھنے والے ... [illegible]

میں پیغمبروں کا پیشرو ہوں۔ اور کچھ فخر نہیں اور نبیوں کا ختم کرنے
والا ہوں اور فخر نہیں اور میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب
ہوں جب اللہ تعالیٰ نے خلقت کو پیدا کیا تو ان میں سے
بہتر خلقت میں مجھے پیدا کیا پھر ان کو دو گروہ بنایا اور مجھ کو ان
میں سے اچھے گروہ میں کیا پھر ان کے قبیلے بنائے اور مجھ کو ان میں
سے بہتر گھر والوں میں پیدا کیا۔ پس میں از روئے نفس اور گھر کے ان
سب سے بہتر ہوں اور میں سب لوگوں سے اول نکلوں گا جب
وہ قبروں میں سے نکالے جائیں گے اور میں ان کا رہنما ہوں جبکہ
وہ گروہ گروہ بنائے جائیں گے اور میں ان کا شفیع ہوں جب
وہ روکے جائیں گے اور میں ان کو خوشخبری دینے والا ہوں۔
جب وہ ناامید ہو جائیں گے اور کرامت اور جنت کی کنجیاں
اور لواء الحمد اس دن میرے ہاتھ میں ہوگا اور میں اللہ تعالیٰ
کے نزدیک تمام اولاد آدم سے بزرگ ہوں ہزار خادم میرے
گرد طواف کریں گے جو خوبصورت گویا پوشیدہ موتیوں کی طرح ہوں گے
اور جب قیامت کا دن ہوگا میں نبیوں کا امام اور ان کا خطیب
اور ان کی شفاعت کرنے والا ہوں گا اور اس بات کا فخر نہیں
ہے۔ اگر حضور علیہ الصلوٰۃ السلام کی ذات پاک نہ ہوتی تو خدا
خلقت کو پیدا نہ کرتا اور اپنی ربوبیت کو ظاہر نہ کرتا اور آپ
نبی تھے جبکہ آدم علیہ السلام پانی اور کیچڑ میں تھے [illegible]
نہ ہوتے جن کے رہنما اور پیشوا ایسے نبی ہوں [illegible]
خود بخود گمراہ نہ ہو جائے۔ پس [illegible] ایسے پیغمبر [illegible]
[illegible] کی تصدیق کرنے والے تمام امتوں سے بہتر ہیں کنتم
خیر امت اخرجت للناس کے مصداق ہے اور [illegible]

میں صلوٰۃ والسلام کو چھوڑنے والے سب بنی آدم سے بدتر ہیں۔
الاعراب اشد کفراً و نفاقاً ان کے اعمال کا نشان ہے۔
دیکھئے کیسا عجیب نصیب کہ حضور کی سنت سنیہ کی
آبیاری سے نوازش کرتے ہیں اور حضور کی پسندیدہ شریعت
کی متابعت سے سرفراز فرماتے ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
دین کی حقیقت کو تسلیم کرنے کے بعد تھوڑا سا عمل بھی بجا لانا
[illegible] کے برابر ہے۔

اصحاب کہف نے اتنا بڑا درجہ صرف ایک ہی نیکی کے
باعث حاصل کیا اور وہ نوجوانی کے ساتھ دشمنوں کے غلبہ
کے وقت خدائے تعالیٰ کے دشمنوں سے ہجرت کرجانا تھا مثلاً
سپاہی دشمنوں اور مخالفوں کے غلبہ کے وقت اگر تھوڑا سا بھی
تردد کریں تو اس قدر نمایاں ہوتا ہے اور اس کا اعتبار ہوتا ہے
امن کے وقت میں اس سے کئی گنا اعتبار میں نہیں آسکتا۔
لہٰذا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خدائے تعالیٰ کے
محبوب ہیں تو حضور کے تابعدار بھی آپ کی تابعداری کے باعث
محبت کے رتبے تک پہنچ جاتے ہیں کیونکہ محب [illegible] عاشق
[illegible] اپنے محبوب کی [illegible] اور خصلتیں [illegible]
[illegible] دشمنوں کو [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible] رہنا چاہیے۔

لعل اللہ یحدث بعد ذالک امراً۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بعد کوئی امر پیدا کر دے گا۔ ہم تو روز آگرہ جاتے ہیں اور معلوم ہے کہ ان دنوں میں وہاں کے رہنے والے سب کو پراگندہ رکھتے ہیں۔ اس ہنگامہ کے گزر جانے کے بعد اگر خدا تعالیٰ نے چاہا تو امید ہے کہ آپ کی ملاقات کا شرف حاصل ہوگا۔ زیادہ لکھنا موجب تکلیف ہے۔

ثبتکم اللہ سبحانہ علی جادۃ آبائکم الکرام السلام علیکم وعلیہم الی یوم القیامۃ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے بزرگ باپ دادوں کے طریق پر ثابت قدم رکھے آپ پر اور ان پر قیامت تک سلام ہو۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی دعوت ہر جگہ پہنچی ہے

(۱۰۰)

اے فرزند این فقیر ہر چند تتبع نمودہ نظر را بہ ہر جا میدواند می یابد کہ دعوت پیغمبر ما علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام رسیدہ است کہ شخصے کی گوید کہ دعوت آفتاب ہمہ جا نور دعوت آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام رسیدہ است مگر در یاجوج ماجوج نیز سد حائل دارند و در امم سابقہ نیز حکم می کنند کہ لقیہ ہی باشد کہ آنجا بعثت پیغمبری نشدہ باشد حتیٰ کہ در زمین ہند کہ دور از این ممالک است نیز بنظر می آید کہ از اہل ہند پیغمبران مبعوث شدہ اند و دعوت ایشان نیز منتشر شدہ بود و در بعضے از بلاد ہند محسوس می گردد کہ نور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات در ظلمات شرک در رنگ مشعلہا افروختہ اند اگر خواہی تعیین آن بلاد ہند نماید۔

می بیند که پیغمبری است که هیچ کس او را نگرویده است و دعوت او را قبول نکرده و پیغمبری دیگر که یک کس بوی ایمان آورده است و دیگری است که دو کس بوی گرویده اند و بعضی را سه کس ایمان آورده اند زیاده از سه کس در نظر نیامده که در پیغمبری ایمان آورده باشند تا چهار کس امت یک پیغمبر بوده و آنچه براهمه کفرۂ ہند در وجود واجب تعالیٰ و از صفات او سبحانہ و از تنزیہات و تقدیسات او تعالیٰ نوشته اند همه مقتبس از انوار مشکوٰۃ نبوت است چه در هر یک قرنی در امم سابقه نبی از انبیاء گذشته است۔

(دفتر اوّل حصہ چہارم مکتوب نمبر ۲۵۹ صفحہ نمبر ۷۲)

ترجمہ: اے فرزند یہ فقیر جس قدر ملاحظہ کرتا ہے اور نظر کو وسیع کرتا ہے کوئی جگہ نہیں پاتا جہاں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت نہ پہنچی ہو بلکہ محسوس ہوتا ہے کہ آفتاب کی طرح سب جگہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت کا نور پہنچا ہے۔ حتیٰ کہ یاجوج ماجوج میں بھی جن کو دیوار حائل ہے پہنچا ہوا ہے اور گزشتہ اُمتوں میں ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسی جگہ بہت کم ہے جہاں پیغمبر مبعوث نہ ہوا ہو حتیٰ کہ زمین ہند میں بھی جو اس معاملہ سے بہت دور دکھائی دیتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ اہل ہند سے پیغمبر مبعوث ہوئے ہیں اور صانع جل شانہٗ کی طرف دعوت فرمائی اور ہندوستان کے بعض شہروں میں محسوس ہوتا ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے انوار کفر کے اندھیروں میں مشعلوں کی طرح روشن ہیں۔ اگر ہندوستان کے شہروں کو متعین کرنا چاہے تو کر سکتا ہے اور دیکھتا ہے کہ کوئی ایسا پیغمبر ہے جس کی کسی نے تابعداری نہیں کی اور کسی نے اس کی دعوت کو قبول نہیں کیا اور کوئی پیغمبر ایسا ہے کہ

صرف ایک ہی آدمی اس پر ایمان لایا ہے اور کسی پیغمبر کے ساتھ صرف دو شخص ہو گئے ہیں اور بعض کے ساتھ تین آدمی ایمان لائے ہیں تین آدمیوں سے زیادہ نظر نہیں آتے جو ہند میں کسی پیغمبر پر ایمان لائے ہوں بلکہ چار آدمی ایک پیغمبر کی اُمت ہوں اور جو کچھ ہند کے [illegible] نے واجب تعالیٰ کے وجود اور اس کی صفات اور اس کی تنزیہ و تقدس کی نسبت کہا ہے سب انوار نبوت سے مقتبس ہے کیونکہ گزشتہ اُمتوں میں سے ہر ایک کے زمانہ میں ایک نہ ایک پیغمبر ضرور گزرا ہے۔

حقیقتِ محمدی و حقیقتِ احمدی کی وضاحت

(۱۰)

کمالیت وجود و اضافات آن شان است که مرتبۂ حقیقت محمدی عبارت از شان [illegible] است و حقیقت محمدی کنایه از آن شان است که به اعتبار آن شان [illegible] حقیقت [illegible] است و [illegible] از [illegible] انبیاء علیهم الصلوة و السلام [illegible] حاصل شده و از آن مرتبه خبر داده [illegible] نبیاً و آدم بین الماء والطین [illegible] حقیقت احمدی بوده است [illegible] حضرت عیسی علی نبینا و علیه الصلوة و السلام [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

از دوست در تربیت حقائق چه دران مرتبه وحدت او مخصوص بعالم امر بود۔ و تربیت او مقید بر روحانیان و دریں مرتبه کثرت او شامل خلق است و تربیت او مشتمل بر اجساد و ارواح [illegible] فی الباب دریں نشأه نشأه عنصری او را غالب و آکمل الصلوات والتسلیمات غالب ساخته بودند بر نشأه ملکی او تا مناسبت که سبب افاده و استفاده است بیشتر پیدا شود بخلائق که جانب بشریت در ایشان غالب است۔

(مکتوب نمبر ۲۰۰ صفحہ ۱۰۲ جلد اول حصہ سوم۔)

ترجمہ: اس شان کے وجود اختیاری کا مبدأ ہے جیسا کہ پہلے گذرا اور حقیقت محمدی اسی شان سے مراد ہے۔ یہ حقیقت محمدی اس کے معنی سے کہ یہ [illegible] کی جامع ہے اور حقیقت [illegible] بھی اس کے معنی سے ہے۔ اور [illegible] حضرت آدم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible] آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حاصل تھی۔ [illegible] حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible] عالم امر سے زیادہ مناسبت رکھتے ہیں [illegible]

[illegible]

انبساط ہے اور اس مرتبہ میں آپ کا تربیت کرنے والا وہ شان اور اس شان کا مبداء ہے یہی وجہ ہے کہ اس مرتبہ کی دعوت پہلے مرتبہ کی دعوت کی نسبت زیادہ اتم ہے کیونکہ اس مرتبہ میں آپ کی ذات عالم امر سے منسوب تھی اور آپ کی تربیت روحانیت پر منحصر تھی اور اس مرتبہ میں آپ کی دعوت خلق و امر کو شامل ہے اور آپ کی تربیت اجساد و ارواح پر مشتمل ہے حاصل کلام یہ کہ اس جہان میں آپ کی عنصری پیدائش کو آپ کی ملکی پیدائش پر غالب کیا گیا تاکہ مخلوقات کے ساتھ جن میں بشریت زیادہ غالب ہے، وہ مناسبت جو افادہ اور استفادہ کا سبب ہے زیادہ پیدا ہو جائے۔

انبیاء معصوم اور اولیاء محفوظ ہوتے ہیں

(١٠٣)

بدانکہ چوں دوست دارد حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ بندہ را ذنب نرسد صادر نشود کہ اولیائے حق جل وعلا از ارتکاب ذنب محفوظ اند اگرچہ بصورت ذنب از ایشاں صادر شود بخلاف انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات کہ از ذنوب معصوم اند جواز صدور ذنب از ایشاں مسلوبست در جواز ذنب از اولیاء صادر نشود لیکن اینست کہ ہر ذنب محو شود پس در حدیث ضرر ذنب لَا یَضُرُّہٗ ذَنْبٌ در حدیث است کہ لَا یَضُرُّہٗ ای ذنب ... بود کہ مراد از ذنب، ذنب سابق باشد کہ پیش از حصول محبت واقع شدہ بود فان الاسلام یجب ما کان قبلہ و حسنات الابرار ...

بسے امشاء ۔ (دفتر دوم حصہ ششم صفحہ ۱۲۲، ۱۲۱ مکتوب نمبر ۲۴)

ترجمہ : جاننا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو دوست رکھتا ہے تو کوئی گناہ اس سے صادر نہیں ہوتا کیونکہ اولیاء اللہ ارتکاب گناہ سے محفوظ ہیں۔ حالانکہ ان سے گناہ سرزد ہو جانا ایسا تو ایسا نہیں جیسا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام تمام گناہوں سے پاک و معصوم ہیں۔ جب اولیاء کرام سے گناہ صادر نہ ہوگا تو یقیناً گناہ کا ضرر بھی نہ ہوگا۔ پس گناہ کے صادر ہونے کی صورت میں لا یضر ذنب درست ہے جیسا کہ صاحب ان ظلم سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ درست ہے کہ گناہ سے مراد وہ چھوٹے گناہ ہیں جو درجہ ولایت تک پہنچنے سے پہلے صادر ہو سکتے ہیں فان الاسلام یجب ما قبلہ کیونکہ اسلام پہلے گناہوں کو دور کر دیتا ہے۔ وحقیقۃ الامر عند اللہ سبحانہ حقیقت حال کا تو اللہ تعالیٰ ہی کو علم ہے۔

سادات کی محبت باعث رحمت

۱۰۳

نیز وصیت [illegible] سادات [illegible] بہ سبب [illegible] کہ جز [illegible] آن سرور دین و دنیا علیہ و علیٰ آلہ الصلوات والتحیات [illegible] آن تو [illegible] خود [illegible] بزرگی آن [illegible] امور [illegible] نمایند ۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ مُحِبِّیْھِمْ بِحُرْمَةِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَعَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ۔

(دفتر اوّل حصہ دوم مکتوب نمبر ۸۵ صفحہ ۹۹ تا ۱۰۰)

ترجمہ: ایک سید کی سفارش میں شیخ عبدالوہاب کی طرف صادر فرمایا ہے۔ سادات کثیر البرکات کی بابت [illegible] دین و دنیا کے سردار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت [illegible] بزرگواروں [illegible] اس بات سے بڑھ کر ہے کہ [illegible] تو [illegible] اس کو اپنی سعادت کا وسیلہ بنا کر اس بارے میں جرأت کرتا ہے۔ بلکہ اس وسیلے سے اپنے [illegible] کرتا ہے اور ان کی محبت کو حسن خاتمہ کا [illegible] تصور کرتا ہے۔

یا اللہ تو ہمیں سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل سادات کے محبوں میں سے بنا۔

شانِ اولیائے کرام

(۱۰۲)

بدانکہ حقیقت وجود اولیاء اللہ رحمت است از کرامات [illegible] دعوت [illegible] خلق [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] هُمْ قَوْمٌ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ۔ (دفتر دوم حصہ ہشتم مکتوب نمبر ۹۲ صفحہ نمبر [illegible])

ترجمہ: بلکہ ہم کہتے ہیں کہ درحقیقت اہل اللہ کا وجود
ہی کرامت ہے اور ان کو حق تعالیٰ کی طرف دعوت کرنا اللہ تعالیٰ
کی رحمتوں میں سے ایک رحمت ہے اور مردہ دلوں کا زندہ کرنا
اللہ تعالیٰ کی آیات میں سے آیت عظمیٰ ہے۔ یہی لوگ اہل زمین
کے امن اور رحمت کے موجب ہیں۔ انہی کی طفیل لوگوں پر بارش
اترتی ہے اور انہی کی طفیل ان کو رزق ملتا ہے) انہی کی شان
میں فرشتہ ہیں کہ ان کا کلام دوا ہے اور ان کی نظر شفا ہے یہی وہ لوگ
ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ہمنشیں ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جن کا ہمنشیں
بدبخت نہیں ہوتا اور ان کا دوست رحمت حق سے ناامید
نہیں ہوتا۔

مرید کو کلی طور پر پیر کے تابع رہنا چاہیے

(۱۰۵)

شیخ شہاب سہروردی می فرمایند حقیقت این کہ دوستدار خود گم کردی کہ ہرکہ
بایشاں خدمت ترا یافت و تا ترا نیافت ایشان را شناخت اختیار خود را
بالکلیہ در اختیار شیخ ترک کند و خود را از جمیع مرادات تہی ساختہ کمر ہمت را در
خدمت او بندد و ہرچہ شیخ او را امر فرماید سرمایہ سعادت خود داند و دراں دانستہ
در شغل آں بجان سعی نماید شیخ مقتدا۔ اگر مناسب استعداد او ذکر خواہد دید
بآں امر خواہد فرمود اگر توجہ و مراقبہ مناسب است بآں اشارت خواہد کرد و اگر
در خدمت کردن صحبت صحرم خواہد کرد۔ بآں امر خواہد نمود بالجملہ با وجود دریافت
صحبت شیخ احتیاج بذکر نیست شرطہ از شرائط راہ نسبت ہر چہ مناسب حال

طالب خواہد دید خواہد فرمود و اگر در بعضے امور از شرائط طالب تقصیرے واقع خواہد شد صحبت شیخ آں را تلافی خواہد کرد و توجہ او جبر نقصان آں خواہد نمود و اگر بشرف صحبت ایں چنیں شیخ مقتدا مشرف نشد اگر از مرادان است جذبش خواہند کرد و بمحض عنایت بے توسط کار او را کفایت خواہند نمود و [illegible] خواہند فرمود و در قطع منازل سلوک ہم حاجت [illegible] وسائل راہ او خواہند ساخت چہ بطریق جری عادت اللہ سبحانہ در قطع سلوک توسط از روحانیت مشائخ در کار است دیگر از مریدان است کہ او بے توسط شیخ مقتدا [illegible] نیز ہیچ باید کہ رعایت شرائط او را لازم داند شرائط در کتب مشائخ بہ تفصیل بیان یافتہ است از آں جا ملاحظہ نمود [illegible] (دفتر اول حصہ پنجم مکتوب نمبر ۲۸۶ صفحہ ۸۱)

ترجمہ: شیخ رسیدہ [illegible] ہے جو تو نے اپنے دوستوں کو لکھا کیا ہے کہ تم نے ان کو [illegible] شیخ کو پالیا اور جب تک تم کو نہ پایا [illegible] نہ پہنچا اور اپنے اختیار کو کلی طور پر شیخ کے اختیار میں گم کر دے اور اپنے آپ کو تمام ارادوں سے خالی کر کے ہمہ تن اس کی خدمت میں پابند رہے اور جو کچھ شیخ اس کو فرمائے اس کو اپنی سعادت کا سرمایہ جان کر اس کے بجا لانے میں جان سے کوشش کرے۔ شیخ مقتدا اگر ذکر کو اس کی استعداد کے مناسب دیکھے گا تو اس کا امر کرے گا۔ اور اگر توجہ و مراقبہ کے مناسب سمجھے گا تو اس کی طرف اشارہ کرے گا۔ اور اگر صرف صحبت ہی میں رہنا اس کے لئے کافی دیکھے گا تو اس کا امر کرے گا۔ غرض شیخ کی صحبت حاصل ہونے کے بعد تجدید شرائط [illegible] میں سے کسی شرط کے ادا کرنے کی حاجت نہیں ہے جو [illegible] مناسب حال دیکھے گا فرما دے گا۔ اور اگر طالب کی بعض شرائط میں تقصیر واقع ہو تو شیخ کی صحبت اس

سلوک کی کمی کو پورا کر دے گی اور اس کی توجہ اس کی کمی کو پورا کر دے گی اور اگر
اپنے شیخ منتہی کی نوبت صحبت سے مشرف نہ ہو تو پھر اگر مراقبہ
[illegible] اور محض نسبت
[illegible]
ان کو مدِ نظر رکھے۔

[illegible]

(١٠٦)

[illegible]

پایا اور معلوم ہوا کہ ان میں توحید وجودی کا منشا انجذاب قلبی اور
غلبہ محبت نہیں بلکہ اس معرفت سے مقصود اس غلبہ کی تخفیف
ہے ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

این محبت را سرمایهٔ سعادت دنیویه و اخرویه دانسته از حضرت حق سبحانهٗ و تعالیٰ ثبات و استقامت بر این محبت باید نمود و توفیق اتیان احکام شرعیه نتیجهٔ این محبت است و تحصیل کیفیت باطن ثمرهٔ این مودت۔ اگر عالم عالم خیالات و کدورات را در باطن بریزند این محبت را برپا دارند غم نباید خورد بلکہ امیدوار باید بود و اگر کوہ کوہ انوار و احوال را در باطن ریختہ کنند و سرِ موئے از این محبت بردارند جز خرابی ہیچ نباید دانست و استدراج باید شمرد۔ این سررشتہ را نیک محکم داشتہ متوجہ کار خود باشند و عمر عزیز را بیہودہ تلف نسازند۔ ؎

همه اندر زمن به تو این است　　که تو طفلی و خانه رنگین است

وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلَىٰ سَائِرِ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ وَالْتَزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفَىٰ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ أَفْضَلُهَا وَمِنَ التَّسْلِيمَاتِ أَكْمَلُهَا۔　(دفتر اول، حصہ چہارم، مکتوب نمبر ۲۳۳ صفحہ ۳۰)

ترجمہ: حمد و صلوٰۃ اور دعوات کے بعد دوستانِ حقیقی اور مشتاقانِ تحقیقی کو معلوم شریف ہو کہ آپ کے مکتوب شریف جو خلوص و محبت اور کمال اشتیاق سے بھرے ہوئے تھے ان کے پہنچنے سے بہت خوشی حاصل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو محبت پر ثابت قدم رکھے۔ اس محبت کو دنیا اور آخرت کی سعادت کا سرمایہ جان کر حق سبحانہٗ وتعالیٰ سے اس پر ثابت اور قائم رہنے کی دعا مانگتے رہا کریں۔ احکام شرعیہ کے بجا لانے کی توفیق اسی محبت کا نتیجہ ہے اور باطنی کیفیت کا حاصل ہونا ایسی دوستی کا ثمرہ ہے۔ اگر تمام جہان خیالی تصویریں اور کدورتیں باطن میں گرا دیں لیکن اس محبت کو قائم رکھیں تو پرواہ نہ کرنی چاہیئے بلکہ امیدوار رہنا چاہیئے اور اگر تمام پہاڑوں کے برابر انوار و احوال کو باطن میں زیادہ کریں لیکن اس محبت سے بال کے برابر کمی دور کر دیں تو سوائے خرابی کے کچھ نہ جاننا چاہیئے اور اس کو استدراج

[illegible]

حضرت صاحب ہدایا قبول فرماتے تھے

(١٠٩)

[illegible]

[illegible]

(١١٠)

[illegible]

دل کو تسلی دی ا

[illegible]

(١١١)

[illegible]

[illegible]

اور مشرکوں کی طرح ہدیہ اور تحفہ اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو بھیجتی ہیں اور اس موسم میں کافروں کی طرح اپنے برتنوں کو رنگ کرکے ان کو سرخ چاولوں سے بھر کر بھیجتی ہیں اور اس موسم کا بڑا اعتبار اور شان بناتی ہیں۔ یہ سب شرک اور دینِ اسلام کے مطابق کفر ہے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے: ان میں سے اکثر ایمان نہیں رکھتے بلکہ شرک کرتے ہیں۔

مسلکِ نقشبندیہ اتباعِ سنت کی بنا پر افضل ترین ہے

(۱۱۲)

مشائخ سلاسل دیگر در طریق خود بملاحظۂ بعضے نیاتِ حسنہ امورِ محدثہ پیدا کردہ اند [illegible] و آن امور را مستحسن داشتہ اند کہ اکابر این سلسلۂ علیہ کہ [illegible] از اتباعِ سنت تجاوز نکردہ اند و ابداع و احداث روا نداشتہ لاجرم [illegible] تر باشد پس اقرب طرق باشد پس مناسب بالا اختیار این طریق علیہ [illegible] شدہ است اقرب است و مطلب [illegible] و [illegible] ایشان ترک و ضائع این بزرگوارن گرفتہ [illegible] مودب [illegible]

(دفتر ثانی حصہ پنجم صفحہ ۳۱ مکتوب نمبر ۲۶۶)

ترجمہ: بعض دوسرے سلسلوں کے مشائخ نے اپنے طریقوں میں بعض حسن نیتوں کے ساتھ امورِ محدثہ یعنی نئی نئی چیزیں پیدا کر لی ہیں جن میں بدعت حسنہ اور نیتِ [illegible] کی [illegible] سے۔ برعکس اس سلسلہ عالیہ کے بزرگوں کے [illegible] سنت کی مخالفت نہیں کی اور بدعات و احداثات میں کسی [illegible] پیدا کرنے کو [illegible] نہیں سمجھتے ہیں اس طریقے میں نفس کی

مخالفت پسندیدہ طور پر کرتے ہیں۔

اس لیے یہی طریقہ تمام دیگر طریقوں سے اقرب و اسلم ہے پس طالب حق کے لیے اس طریق کا اختیار کرنا نہایت بہتر و مناسب ہے۔ کیونکہ یہ راہ نہایت اقرب ہے اور ان بزرگوں کا مطلب کمال رفعت حاصل کرنا ہے لیکن ان کے متاخرین خلفاء کی ایک جماعت نے ان بزرگوں کے ارشادات کو ترک کر کے اس طریق میں [illegible] ہے

اولیاء اللہ کو [illegible] شریعت [illegible] برکت سے

(١٣٢)

[illegible] والسلام اولاً و آخراً۔

([illegible])

ترجمہ: [illegible]

[illegible] کا آنا آپ کے خاندان کے لئے مبارک ہے، [illegible] کی برکتوں کا کیا بیان ہو سکے [illegible] ہے کہ خدا نے [illegible] کے دوست کسی کو قبول کر لیں [illegible] اور [illegible] نہیں [illegible] آپ کو [illegible] زیادہ [illegible] زیادہ کیا [illegible]

سلام ہو

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ترجمہ: نیز آپ نے [illegible] قرآن مجید کو خوش الحان آواز سے پڑھنے اور نعت و منقبت کے قصائد کو خوش آواز سے پڑھنے [illegible] اور [illegible] آواز [illegible]

قرآنی میں تحریف واقع نہ ہو اور قصیدوں کے پڑھنے میں بھی منکراتِ مذکورہ بالا ثابت نہ ہوں اور وہ بھی کسی غرض صحیح کے لیے تجویز ہو تو کوئی مخالفت نہیں۔

مکتوباتِ سلوک

(۱۱۵)

مخدوما! از معنی آں پرسیده بودند که گفته آں عزیز که در یک دم چند بار ... است آیا این گفتن چگونه است باید دانست که این قسم از درویشان ... دیده نیز ... صادق ... مشکلات ... خواجه یوسف همدانی قدس الله سره ... فی المنتقلات ... (دفتر اول حصہ دوم مکتوب نمبر ۱۱۰)

ترجمہ: آپ نے اس بزرگ کے قول کی نسبت پوچھا تھا کہ انھوں نے فرمایا ہے کہ ... میں ... حق تھا ... اس قسم کی باتیں ... جاننا چاہیے کہ اس قسم کی باتیں اس راہ میں ... واقع ہوتی ہیں ... ہوتی ہیں۔ اس قسم کا معاملہ تجلی صوری کی ... صاحب ... حق تعالیٰ کی ... خیال کرتا ہے ... ہے کہ ... بزرگ امام ربانی خواجہ یوسف ہمدانی قدس سرہ نے فرمایا ہے ... یہ ... سے طریقت کے ... کو ... ہوتا ہے۔

روح سے بھی جسم کی طرح افعال صادر ہوتے ہیں

(١١٦)

حضرت خضر علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمودند کہ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ ارواح ما را قدرت کرامت فرمودہ است کہ بصورت اجسام متمثل شدہ کارہائے کہ از اجسام بوقوع می آید از ارواح ما صادر می شود۔ (دفتر اول حصہ چہارم صفحہ ۳۴، ۳۶ مکتوب نمبر ۲۸۲)

ترجمہ: حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ حق سبحانہ و تعالیٰ نے ہماری ارواح کو ایسی قدرت عطا فرمائی ہے کہ جسموں کی صورت میں متشکل ہو کر جو کام جسموں سے وقوع پذیر ہوتے ہیں یعنی جسمانی حرکات و سکنات وہ سب ہماری ارواح سے صادر ہوتی ہیں۔

ارواحِ اولیائے کرام کی فیض رسانی

(١١٧)

نزد فقیر شرف روح مر انفاس را کہ مناسب فعل جسد است بجسد مکتسب مستعار از قبیل حسنات است۔ از روحانیت کا ہر تعلقات اجسام کہ مناسب فعل جسمانیت از ملائک الہٰی مستفاد است ... مکتوب نمبر ۲۳۶ صفحہ ۱۴

ترجمہ : [illegible]

تعلیم اور ارشاداتِ مجددیہ

(۱۱۶)

[illegible]

ترجمہ : [illegible]

سماع کن حضرات کے لیے مفید ہے

(۱۱۹)

سماع متوسطان را نافع است و قت منتہیان را نیز چنانکہ گزشت لیکن باید دانست کہ سبب آنکہ ایشان را سماع مطلق محتاج الیہ نیست بلکہ جمعیت گاہ بسماع حاصل شود و ... ایشان را ... کہ قرب ... ضرورت ... در این صورت این با ... مدد و ... است۔

(مکتوبات، دفتر اول، حصہ پنجم، مکتوب نمبر ۲۸۵)

ترجمہ: سماع متوسطین و منتہی حضرات کے لیے نافع و مفید ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا لیکن جاننا چاہیے کہ ارباب قرب و حضور کی جماعت سے بہت ہی کم لوگوں کے لیے سماع کی ضرورت ہے ... کی وجہ سے مشرف ہیں ... یا ... صحبت ... موافقت ... ہیں اس صورت میں سماع و وجد ان لوگوں کا ... بن جاتا ہے۔

سالک کے لیے سماع کا اہتمام

(۱۲۰)

سماع و وجد جماعہ را نافع است کہ متقلب احوال متصف اند و بتبدل اوقات متسم وقتی حاضر اند وقتی غائب گاہے واجد اند گاہے فاقد ایشانند ... ابن الوقت ...

متحول اند۔ (دفتر اول حصہ پنجم صفحہ ۴۱ مکتوب نمبر ۲۸۵)

ترجمہ: جاننا چاہیئے کہ سماع و وجد ان لوگوں کے لیے مفید ہے جن کے احوال متغیر اور اوقات تبدیل ہوتے رہتے ہیں یعنی کبھی حاضر ہیں اور کبھی غائب کبھی واجد ہیں اور کبھی فاقد ہیں۔ یہ لوگ ارباب قلوب ہیں جو تجلیات صفاتیہ میں ہیں ایک صفت سے دوسری صفت کی طرف اور ایک اسم سے دوسرے اسم کی طرف منتقل اور متلوّن ہوتے رہتے ہیں

طریقہ نقشبندیہ میں سماع نہیں ہے

(۱۲۱)

[illegible]

ترجمہ: [illegible]

بہت سے ... جس کی طرف اس کی توجہ ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(۱۲۶)

[illegible]

ترجمہ : بیگانی عورت کی طرف شہوت کے ساتھ دیکھنے

اور [illegible] رہنے میں اجنبی عورت یعنی بیگانی عورت کی مانند مرد کی طرح ہے۔ عورت کے لیے جائز نہیں کہ اپنے آپ کو اپنے خاوند کے سوا کسی اور کے لیے خواہ عورت ہو یا مرد آراستہ کرے اور ان کو اپنی زیب و زینت دکھائے۔ [illegible] مردوں کو [illegible] [illegible] عورتوں کو بھی [illegible] مردوں کی طرف شہوت کی نظر سے دیکھنے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ڈرانا چاہیے۔

اطاعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۱۲۳)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

برائے تاکید و تحقیق این معنی کلمہ قد آورد تا ابلیس درمیان این دو اطاعت جدائی پیدا
نکند و یکی را بر دیگری نگزیند و برائے دیگر حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ
شکایت می کند از جماعۃ کہ درمیان این دو متابعت تفرقہ نمایند کما قال
سُبْحَانَہٗ وَیُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا بَیْنَ اللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَیَقُوْلُوْنَ
نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَکْفُرُ بِبَعْضٍ وَّیُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَّخِذُوْا بَیْنَ ذٰلِکَ
سَبِیْلًا اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکٰفِرُوْنَ حَقًّا۔

(دفتر اول حصہ سوم مکتوب نمبر ۱۹۳ صفحہ نمبر ۲۱)

ترجمہ: حق سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے رسول
کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

حق سبحانہ و تعالیٰ نے رسول کی اطاعت کو اپنی
ہی اطاعت فرمایا ہے پس حق تعالیٰ کی وہ اطاعت جو رسول کی اطاعت
کے سوا ہو حق تعالیٰ کی اطاعت نہیں ہے اور اس مطلب کی
تاکید و تحقیق کے لئے کلمہ قد لایا تاکہ کوئی ابلیس ان دو اطاعتوں
کے درمیان جدائی پیدا نہ کرے اور ایک کو دوسرے پر اختیار
نہ کرے۔

[illegible]

اولیاء اللہ کا مسکن پر فضیلت و شرافت پاتا ہے

(۱۲۶)

بلده سرهند بر اکثر بلاد بطفیل حضرت ایشاں سلمہ اللہ تعالیٰ و مشاہد نموده بودیم که
از صفت و شان بوسے راه نیافته در زمین بکنی خود و آن زمین بعد از چند گاه روضه مقدسه
مخدوم زاده کلاں خواجه محمد صادق قدس سره گشت الحمد لله و سلام علی عباده الذین
اصطفی و لعنایة الله تعالی و سبحانه بلده قدسیه حبیبه تعالی وعلی آله الصلوة والتسلیم
والتحیة والبرکة بلده سرهند گویا زمین احیای من ست که برای من جهت عمیق تاریک را
پر کرده صفه لمید ساخته اند و بر اکثر بلاد بقاع آن را امتیاز داده و نوری بر آن
زمین ودیعت گشته است که مقتبس از ذات حق و صفتی ست در آخر است که
از زمین مقدسه بیت الله سامع دریافت است پیش از از تولد فرزندی اعنی یرزید چند
ماه این نور را بر آن ورثه شان با ہر ساخته بودند و در زاویه زمین منحنی فقیر آنرا نور
نوری نموده سحا الیم که گویی از صفت و شان بوی راه نیافته بود و از کیفیت منزه
آمد و پی آن شد که آن زمین مدفن می شود و آن نور بر ستر مدفن اتم
از نیفر زندی اخص که صاحب ستر بوده به ساختند و از آن نور و از این آرزو می
گردانیدم ۔ اتفاق فرزندے مرحوم بایں دولت مشرف گردیده و بخاک در رباعی
آں نور مستغرق گشت ۔ ؎

هَنِیئاً لِأَرْبَابِ النَّعِیمِ نَعِیمُهُمْ
وَلِلْعَاشِقِ الْمِسْکِینِ مَا یَتَجَرَّعُ

از شرافت این بلده معظم ست که مثل فرزندی عظمی از اکابر اولیاء ست در آن
آسوده است و لهذا از رست ثنا بر شد که آن نور مودع در طینت از ابتدای فطرت

کہ زمین با اقتباس نمودہ دراں زمین فرو رفتہ اند در رنگ آنکہ چراغی از مشعلہ برافروزند
قُل لِّمَنْ حِینَئِذٍ لِلّٰہِ الْمُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ
عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

(دفتر دوم حصہ ششم مکتوب نمبر ۲۲ سطر نمبر ۵)

ترجمہ: حضرت ایشاں سلمہ اللہ تعالیٰ کی طفیل اکثر شہر
سرہند کی فضیلت و شرافت پائی، اپنی سکونت والی زمین
کے لیے تو جانتے ہیں جس کی صفت کی گئی ہے اور وہ زمین
گزشتہ کے لیے مخدوم زادہ مولانا محمد صادق قدس سرہٗ کا
روضہ مقدسہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے برگزیدہ
بندوں پر ہے جو اللہ تعالیٰ کی عنایت اور اس کے بندے ہیں اللہ
تعالیٰ کے صدقے سے شہر سرہند کو پاکیزگی دیا ہے، نقش ہے
کہ یہ سب جگہ ایک گھر ہے تو اس کو پُر کر کے بلند بنایا
ہے جو اکثر تھے وہ اور قبل یہ اس کو بندگی بخشی ہے اس زمین
میں اس کو راز امانت کے طور پر رکھ کے ہر جگہ اس کے اصحاب
نے فرشتے سب کے اور دور سے اس کی طرف رکھتے ہیں
اور بیت المقدس کی پاک زمین سے نور روشن ہے۔ فرزند ارجمند
و محمد تعالیٰ سے جن کا اول جس نے اس درویش کو
دیکھا اور منزل پایا کی ہیں اس کا نشان دریا فرزند
اور اس قسم کو بلند ہوا تھا ۔ صفت و شان کی کر اس کو عالی
دکھایا ہے سے فرزند اور اس کا قبر سب اس وقت ہے، اس سے ہوئی
کہ اس کی زمین میں مدفون ہے اب وہ تیری قبر ہر جگہ سے
اس منزل میں سے فرزند فرشتے سے کیا اور اس کو اور وہ
ہیں اس سے سلطنت فرزند جس کی اس دولت میں برکت

لے گیا اور خاک کے پردہ میں نور کے دریا میں مستغرق ہو گیا۔

بیت

مبارک منصور کو یہ دولت ‏ ‏ مبارک عاشقوں کو درد و کلفت

[illegible]

حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible] عدم غفلت از جریان احوال خویش و اُمت خویش لهذا لوم در حق آں
[illegible] ناقص طہارت نگشت و چوں نبی در رنگ شبانست
[illegible] شبانی منصب نبوت او نباشد و حدیث لِيْ
مَعَ اللهِ وَقْتٌ لَا يَسَعُنِيْ فِيْهِ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ بر تقدیر
[illegible] تجلی ذاتی برقی تواند بود و آں تجلی نیز مستلزم اقبال بجناب قدس
[illegible] نیست بلکہ ایں تجلی از آں جانب ست متجلی [illegible] را دراں منبع
[illegible] گشتہ است ۔

[illegible] از سفر دور ست

کان پذیرای صورت از نور ست

[illegible] مکتوب نمبر [illegible]

[illegible]

نیند میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو ساقط نہ ہوتا تھا
کیونکہ جب نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی امت کے نگہبان ہیں
تو پھر غفلت منصب نبوت کے مناسب نہیں اور حدیث
میرا اللہ کے ساتھ ایک خاص وقت ہے جس میں کسی مقرب
فرشتے اور نبی اور رسول کی گنجائش نہیں میں بشریت [illegible]
[illegible] کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے [illegible] وہ تجلی [illegible]
کی ذات تو جہاں مستور نہیں ہے بلکہ یہ تجلی اس بات سے ہے
متعلق ہے کہ اس میں کوئی [illegible] جیسا کہ محبوب کی [illegible]
میں سیر ہو گیا ہو۔ ؎

[illegible]
[illegible]

پیکال طالب اور مطلوب کے درمیان [illegible]

(١٢٦)

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

چون توان دید در انتہائی توسط آئینہ پیر جمال مطلوب جلوہ گری می کند و وصل عریان حاصل مے شود و آنکہ گفتہ کہ پیر اگر در آن وقت حاضر شود از حق جدا سازد لیکن گفتہ ارباب استغراق است چنین نگویند و بے ادبی نپندارند و مرادات را از برکات پیر جویند۔

(دفتر اول حصہ سوم صفحہ ۵۴ مکتوب نمبر ۱۶۹)

ترجمہ: میرے مخدوم! اسباب سے بڑھ کر اعلیٰ مقصود در پیر کہ مطلوب حق تعالیٰ کی جناب میں واصل ہونا ہے چونکہ طالب ابتدا میں ظلمت تعلقات کے باعث کمال آلودگی و تنزل میں ہے اور حق تعالیٰ کی پاک بارگاہ کمال پاکیزگی و بلندی میں ہے اور وہ مناسبت جو افادہ طلب کے درمیان فیض لینے پانے کا سبب ہے مفقود ہے اس لیے ناگزیر دو جہت والے تجربہ کار پیر کی ضرورت ہے جو دونوں کے درمیان بمنزلہ برزخ کے ہو اور دونوں طرف سے حظ وافر رکھتا ہو تاکہ طالب کے مطلوب تک پہنچنے کا واسطہ ہو جائے۔ اور جس قدر طالب کو مطلوب کے ساتھ مناسبت پیدا ہو جاتی ہے اسی قدر وہ اپنے آپ کو اٹھا لیتا ہے جب طالب کی اپنے مطلوب سے کامل مناسبت پیدا ہو گئی تو پیر نے اپنے واسطہ پن اپنے آپ کو درمیان سے الگ کر لیا اور اپنے واسطے کے بغیر طالب کو مطلوب سے وصل کر دیا۔ پس ابتدا اور وسط میں پیر کے آئینے کے بغیر مطلوب کو نہیں دیکھ سکتا اور انتہا میں آئینہ پیر کے توسط سے مطلوب کا جمال جلوہ گر ہوتا ہے اور وصل عریانی حاصل ہوتا ہے اور یہ جو کہا گیا ہے کہ اگر پیر اس وقت حاضر ہو تو وہ اس کو حق سے جدا کر دیتا ہے یہ بات مبنی ہے کیونکہ استغراق والے لوگ ایسا کہتے ہیں اور جب وہ اس راہ پر نہیں ہیں اور اپنی مرادوں کو پیر ہی کی برکات

سے حاصل کرتے ہیں۔

اولیاء اللہ کی توجہ اور نظر امراضِ قلبی کے لیے شفا ہے

(۱۲۷)

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ نقش خاتم است و کریمہ قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ
ذَرْھُمْ مؤید این معنی ست بالجملہ نظر ہمت بزرگان این طریقہ علیہ شفا افادہ
امراض قلبیہ و دیگران نسبت ندارند ابتدا نہایت دیگران در بدایت ایشان مندرج
گشتہ است و نسبتی کہ طریقہ ایشان فوق جمیع طرق دیگر یافتہ و از ابتدا بنیاد این
در وطن مقرر شدہ است و خلوت در انجمن بحصول پیوستہ و دوام حضور نقد
وقت شان آمدہ ایشانند کہ تربیت طالبان مرید را بصحبت عالیہ ایشان سپردہ
انفصال نمودہ بتوجہ شریفہ شان نظر شان شفای امراض قلبیہ ساختہ اند حق
واقع نظر و توجہ است کہ توجہ ایشان را رفتار ابدی بیک نظر کیفیات
شان برابر با ریاضت و مجاہدات سنین۔

(دفتر دوم حصہ ششم مکتوب نمبر ۲۳ صفحہ ۹۰)

ترجمہ: (کیا اللہ اپنے بندے کو کافی نہیں) ان کے نگینے پر نقش
ہے اور آیت کریمہ (کہ اللہ پھر ان کو چھوڑ دے) اس مضمون کی تائید
کرتی ہے۔ غرض اس طریقہ عالیہ کے بزرگوں کی نظر و ہمت بہت
بڑھ کر ہے مرض قلبی اور دوسری نسبتیں ان کے برابر
نہیں رکھتے۔ ان کی ابتداء دوسروں کی نہایت ہے ان کی ابتدا میں
مندرج ہے اور اس طریقہ کا نسبت دوسرے طریقوں کے نسبتوں
سے اوپر ہے۔ ابتداء ہی سے ان کا خلوت در انجمن ...

خلوت در انجمن حاصل ہو چکی ہے اور دوام حضور ان کا نقد وقت ہے یہ وہ لوگ ہیں کہ طالبوں کی تربیت ان کی صحبت علیہ پر موقوف ہے اور ناقصوں کی تکمیل ان کی شریف توجہ پر منحصر ہے ان کی نظر امراض قلبی کو شفا بخشتی ہے اور ان کی توجہ باطنی بیماریوں کو دور کرتی ہے ان کی ایک توجہ سو چلوں کا کام کرتی ہے اور ان کی ایک التفات کئی سالوں کی ریاضتوں اور مجاہدوں کے برابر ہے۔

کیفیتِ شانِ باطن طریقت حقیقت شریعت

(١٣٨)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ این کلمهٔ طیبه متضمن طریقت و حقیقت شریعت است تا زمانیکه سالک در مقام نفی است در مقام طریقت است و چون از نفی بتمام فارغ شود و جمیع ما سوا الله تعالیٰ از نظر او منتفی گردد طریقت را تمام کرده باشد و بمقام فنا رسیده و چون از نفی در مقام اثبات آید و از سلوک بجذبه گراید بمرتبهٔ حقیقت متحقق شده باشد و ببقا موصوف گشته و این نفی و اثبات و این طریقت و حقیقت و این فنا و بقا و این سلوک و جذبه اگر ولایت صادق شد آید نفس از اماره گی باطمینان گراید و بمرتبهٔ رضا متحقق گردد پس کمالات ولایت مربوط بجزو اول این کلمهٔ طیبه گشت که نفی و اثبات باشد و جزو دوم این کلمهٔ مقدسه که مثبت رسالت خاتم الرسل است عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ اَفْضَلُهَا وَمِنَ التَّسْلِیْمَاتِ اَکْمَلُهَا این جزو آخر متعلق و محقق شریعت است و آنچه در ابتدا و وسط از شریعت حاصل شده بود صورت شریعت بود و اسم او بحقیقت شریعت درین موطن است که بعد از حصول مرتبهٔ ولایت بحصول می پیوندد و کمالات نبوت که کمالات مرتبهٔ نبوت

وراثت انبیاء علیہم الصلوات والتحیات حاصل میگردد نیز درین موطن است
طریقت و حقیقت که مخصوص بان ولایت اند گویا شرائط اند از برای تکمیل حقیقت
شریعت و تحصیل کمالات نبوت و ولایت را همچون طهارت باید و نسبت و شریعت
[illegible]
[illegible] تمام شریعت گردد تا [illegible]
[illegible] است [illegible] جزو اخیر [illegible]
[illegible] در جنب آن [illegible]
[illegible] نیست ذره را در جنب آفتاب چه مقدار بود [illegible]
[illegible] نقل داشته اند

[illegible]

ترجمہ : [illegible]

[illegible]

حضرت ختم الرسل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت کو ثابت کرتا ہے؛
دوسرا ہر دو شریعت کو کامل اور تمام کرنے والا ہے جو کچھ اختیار
انبیاء میں شریعت سے رہ گیا تھا وہ شریعت کی صورت میں
[illegible] شریعت کی اصل حقیقت اس مقام میں
[illegible] ولایت کے کامل کرنے کے لیے
[illegible] نبوت جو [illegible] انبیاء علیہم الصلوٰۃ
والسلام کی [illegible] کے ذریعہ [illegible] ہوتے ہیں
[illegible] حاصل ہوتی ہے شریعت کی
[illegible]

کشفِ کفار استدراج ہے

(۱۲۹)

وکشف بعضے از امور غیبی که در وقت صفائے نفس کفرہ را نیز حاصل است میشود از استدراج است که مقصود ازاں خرابی و خسارت آں جماعت است حق سبحانه تعالیٰ بحرمت سید المرسلین علیه وعلیٰ آله من الصلوات افضلها ومن التسلیمات اکملها ما را ازیں بلا نگاه دارد۔

(مکتوبات دفتر اوّل حصہ چہارم، مکتوب نمبر ۲۶۶)

ترجمہ: بعض امور غیبی کا کشف جو تزکیہ نفس کے وقت کافروں کو حاصل ہوتا ہے وہ استدراج ہے جس سے مقصود ان لوگوں کی خرابی و خسارہ ہے۔ حق تعالیٰ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ہم کو اس بلا سے محفوظ رکھے۔

صحابہ پر طعن کرنا قرآن اور شریعت پر طعن کرنا ہے

(۱۳۰)

یقین تصور نمایند که فساد صحبت مبتدع زیادہ از فساد صحبت کافر است و بدترین جمیع فرق مبتدعان جماعه اند که باصحاب پیغمبر علیه وعلیهم الصلوات والتسلیمات بغض دارند حق سبحانه وتعالیٰ در قرآن مجید خود ایشان را کفار نامیده است لیغیظ بهم الکفار قرآن و شریعت را اصحاب تبلیغ نموده اند اگر ایشان مطعون باشند طعن در قرآن و شریعت لازم می آید قرآن جمع حضرت عثمان است رضی اللہ عنہ اگر عثمان مطعون است

[illegible] عثمان [illegible]

(دفتر اول حصہ دوم مکتوب نمبر ۳۶ صفحہ نمبر ۲۸)

ترجمہ: یعنی حضور پر نور فرماتے ہیں کہ بدعتی کی صحبت کا فساد کافر کی صحبت کے فساد سے بدتر ہے اور تمام بدعتی فرقوں میں بدترین گروہ وہ لوگ ہیں جو پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب کے ساتھ بغض رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں ان کو کافر کہا ہے۔ قرآن اور شریعت کی تبلیغ اصحاب ہی نے کی ہے اور اگر ان پر طعن کیا جائے تو قرآن اور شریعت پر طعن آتا ہے۔ قرآن کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جمع کیا۔ اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مطعون ہیں تو قرآن مجید بھی مطعون ہے۔ خدا تعالیٰ ان زندیقوں کے ایسے بُرے اعتقاد سے بچائے۔

اولیاء اللہ کی صحبت نفلوں سے بہتر ہے

(۱۳۱)

[illegible] و ابستہ [illegible] صحبت [illegible] حاصل [illegible] صحبت [illegible] نفل [illegible] (دفتر اول حصہ [illegible] مکتوب [illegible])

ترجمہ: آج اس دوست کے حضور تمام سلسلۂ عالیہ
نقشبندیہ کے ساتھ توجہ اور اخلاص پیوستہ ہے اور اس طریقہ
پر مشتمل اور کامل [illegible] نہیں [illegible]
کو آپ سے ہی محبت ہے [illegible]
[illegible]
مطابق اصحاب کرام کا طریق ہے [illegible]
وآلہ [illegible]
[illegible]
[illegible] کا طریق ہے۔

[illegible]

[illegible]

(۱۲۲)

[illegible]

استقامت کرامت فرماید آنچه زیده است و ناچار تصحیح عقاید است اولاً بموجب آرای صائبه اہل سنت و جماعت که فرقهٔ ناجیه اند و ثانیاً اتیان اعمال است بموجب احکام فقهیه بعد از دانستن آن احکام از فرائض و سنن و واجبات و مستحبات و حلال و حرام و مکروه و مشتبه چون این دو بال اعتقادی و عملی میسر شد اگر توفیق خداوند جل سلطانه مساعدت نماید متوجه اند که بعالم حقیقت طیران نماید بے تحصیل این دو بازو طیران و وصول بعالم حقیقت محال است۔

بیت

محال است سعدی که راه صفا | توان رفت جز بر پئے مصطفیٰ

(دفتر اول حصہ دوم مکتوب نمبر [illegible] صفحہ [illegible])

ترجمہ: حق تعالیٰ شریعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راستہ پر استقامت عطا فرمائے۔ جو کچھ ضروری ہے وہ یہ ہے کہ اول فرقہ ناجیہ اہل سنت وجماعت کی آراء کے موافق اپنے عقاید کو درست کریں اور پھر احکام فقہیہ از قسم فرض واجب و سنت و مستحب و حلال و حرام و مکروہ و مشتبہ جاننے کے بعد ان کے موافق عمل بجا لائیں۔ جب یہ اعتقادی اور عملی دو بازو حاصل ہو گئے اور خداوند تعالیٰ کی توفیق نے مدد کی تو عالم حقیقت کی طرف پرواز کر سکتے ہیں۔ ورنہ ان دو بازوؤں کے حاصل ہونے کے بغیر عالم حقیقت تک پہنچنا محال ہے۔

مجذوب کی تعظیم

(۳۷)

و نیز منقول است که شیخ [illegible] ابو سعید ابو الخیر [illegible]

ہے ثابت قدم رکھے۔

ہر حال میں ذکر الٰہی کرنا چاہیے

(۱۲۴۶)

فرزندان گرامی قدر تا ہر چند تنگ وسعت عمر دامنگیر است اگر فرصت میسر شود غنیمت
است دریں وقت چوں شما را فرصت داده اند حمد خدا بجا آرند و شکر آن بجا آرند
متوجہ کار خود باشند و یک لمحہ و لحظہ فراغت بر خود تجویز نکنند و حتی المقدور سعی نمایند
کہ خالی از آن نباشند تلاوت قرآن مجید و ادائے نماز نوافل و تسبیح و ذکر کلمہ طیبہ
لا الٰہ الا اللہ باید کہ بحرف لا نفی آلہہ باطلہ نفس خود نمایند و در نفی مقصود و مراد
خویش کنند مراد از نفی ہوی و دعوی الوہیت خود کردن است باید کہ ہیچ مراد را در
ساحت سینہ گنجائش نبود و ہیچ مقصود در متخیلہ نماند تا نفی صحیح
شود و مراد خود خواستن مشعر بہ نفی مراد خود است و تمنا کردن است [illegible]
خود [illegible] ثابت [illegible] مرتبہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] بخوانند و ترتیب نمایند و این ذوق را فرو نهند از جانب ما راضی سازند و بدعا [illegible] ولایت [illegible] باشند [illegible] مو که نوشته می شود بل ولایت را با مُریدان هر [illegible] [illegible] باید که بر این چیزها بر دارند اگرچه بمطالعهٔ کتب و تکرار [illegible] ذکر [illegible] که البته باطل اند در تحقیق [illegible] تا [illegible] شوند [illegible] مرشد [illegible] در [illegible] کرده می کرد بالفعل از اهم مقاصد شما است نیز باید که [illegible] باشند و تقدیر [illegible] و ارادهٔ او تعالی راضی باشند و در جانب اثبات [illegible] نیز از [illegible] که در [illegible] و در [illegible] معلومات و تجلیات است [illegible] نباشند [illegible] و [illegible] و اشیاء دیگر خود سهل است باید [illegible] نشود و غیر از [illegible] مراد و مرضی شما نباشد [illegible] رفت [illegible] حیات [illegible] اولیاء این امور را [illegible] این امور را [illegible] و امید است که از [illegible] حیات [illegible] است [illegible] باشند [illegible] ترتیب [illegible] نمایند .

از دفتر [illegible] مکتوب [illegible] نمبر ۲۰۸

[illegible]

[illegible] جو کہ تمہارے لیے نہایت ضروری ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] زکوٰة [illegible]
نمیدانند که یک جیتل در زکوٰة [illegible] بهتر است [illegible]
[illegible] امر مولی است [illegible]
هوائے نفسانی بود۔ لہٰذا در فرض [illegible]
از اینجاست که در ادائے زکوٰة [illegible]
بهتر است [illegible] حکم شرعیہ [illegible]
دنیا [illegible] ترک دنیا [illegible]
[illegible]
[illegible] (دفتر دوم [illegible])

ترجمہ: [illegible]

اور [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

جز قرابت کے لیے مناسب ہے۔

غرض جب تک احکام شرعیہ کو زور نہ پکڑیں تب تک دنیا کی مضرت سے نہیں بچ سکتے۔ اگر دنیا کی ترک حقیقی میسر نہ ہو تو ترک حکمی یعنی تقلیل ہی کر لی جائے۔ نیز اقوال و افعال میں شریعت کے احکام پر نظر رکھنا لازمی ہے سو جو اس شخص پر جس نے اپنے کام کا راستہ اختیار کیا۔

ہر مقام پر اتباعِ سنت ضروری ہے

(۱۳۷)

ہر مکلف شخص پر [illegible] آنحضرت [illegible] صاحب [illegible] اللہ تعالیٰ شانہٗ [illegible]
[illegible]

آخر چند بہ تیر ہست اما داخل زمرۂ محبان است بواسطۂ خارق یعنی محبوبیت پیدا شدہ
است و هو لا یستثنی بینہ و آں خارق ترتب متعقبہ است در بعضے چنیں
اتباع آں سرور علیہ الصلوٰۃ و السلام و ثانیہ باعث حصول آں محبوبیت ابتدا
بلکہ در منتہی ہم اتباع ہست ولیس در محبوبان آں محبوبیت ذاتی نیز وابستہ
باتباع آں سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام و اینکہ رب او معلوم مناسب
اسمیکہ رب آنحضرت ست علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ واقع شدہ است در تحصیل این
خصوصیت را از آنجا این سعادت اکتساب کردہ۔

(دفتر اول حصہ اول صفحہ ۱۱-۱۲۰، مکتوب نمبر ۹)

ترجمہ: کمال شر اور نفس سے مراد اس کا ظلم و فسق ہے
نہ یہ کہ شرارت و نفس سے مقصد یہ ہے اس عالم در اللہ تعالیٰ سے
اخلاق سے متعلق ہے اور یہ عادتیں اسی تخلیق کے ضرور ہیں ہے
شرارت و نفس کو اکثر مقامات میں کہا جاتا ہے سوائے اس کے
کہ عالم میں سے کہ متعلق ہو۔ یہ شرارت و [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

زائل ہونے کا اوّل ہونا مخصوص ہے۔ ہاں ہر چند بعض محبوبیت کے ایک قسم
کے معنی حاصل ہیں کہ اس کے بغیر جذبہ نہیں ہوتا اور وہ معنی عرضی
ہیں پیدا ہوئے ہیں ذاتی نہیں ہیں ورنہ ذاتی یعنی کسی سے
حاصل اور وابستہ نہیں ہیں جیسے کہ مرتبہ محبوبیت کا جذبہ بن حاصل ہے
لیکن اوّل کے مراد بین واصل ہے مرید محبوبین میں اس طریقہ
کے سبب محبوبیت کے معنی پیدا ہوئے اور یہ بات ان کے حق میں
ذاتی نہیں ہے اور وہ طریق تصفیہ و تزکیہ ہے اور بعض مریدان میں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اگرچہ بعض امور میں یہ بھی ہو
سکتا ہے کہ ان کے حصول کا باعث ہے۔ بلکہ نقشبندی میں بھی اتباع
ہی ہے [illegible] ذاتی فضلی معنوں کا ظہور بھی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتی مناسبت کی وجہ سے ہیں اور وہ اسم جو ان کا
رب ہے آنحضرت کے حق میں اس اسم کے مناسب واقع ہوا
ہے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رب ہے، وہاں سے یہ
فضل وحصول کی ہے۔

شریعت طریقت اور حقیقت

(۱۳۶)

شریعت عبارت است و حقیقت [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] شریعت [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

جلالی خوانساری

(۱۲۹)

[illegible]

کے کسی فقرہ میں لکھا ہوا تھا کہ شہنشاہ یعنی دونوں جہاں کا بادشاہ یہ ایسی تعریف ہے جو حضرت واجب الوجود جلّ شانہ سے مخصوص ہے۔ بندۂ مملوک کو جو کسی شے پر قادر نہیں ہے کیونکر حق ہے کہ کسی وجہ سے خداتعالیٰ کے ساتھ شرکت کرے اور خداوندی کے واسطے جو چیز خاص کر عالم آخرت ہیں کہ مالکیت اور ملکیت حقیقی اور مجازی حضرت مالک یوم الدین سے مخصوص ہے۔ حضرت حق تعالیٰ قیامت کے دن پکارے گا کہ آج یہ کس کا ملک ہے اور خود ہی جواب میں فرمائے گا۔ للّٰہ الواحد القہار ہے۔ اس دن بندوں پر ڈر اور خوف چھایا ہوگا اور حسرت و ندامت کے سوا کچھ میسر نہ ہوگا۔ حق تعالیٰ قرآن مجید میں اس دن کی سختی اور مخلوقات کی بیقراری سے خبر دیتا ہے اور فرماتا ہے۔ بیشک قیامت کا زلزلہ بڑا سخت ہے۔ اس دن سب دودھ پلانے والیں اپنے بچوں کو بھول جائیں گی اور ہر حاملہ کا حمل گر جائے گا اور مستوں کی طرح لوگ لڑکھڑاتے نظر آئیں گے حالانکہ وہ مست نہ ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب سخت ہے۔

حشر کو پوچھیں گے جس دم فعل سے و رذل سے
کانپ جائیں گے ملزموں کے دل ڈر سے
جب جگہ ڈھونڈیں گے تو شفاعت کے واسطے
تو گناہوں کا عذر کیا لائے گا پھر جب

طریقہ سلسلہ عالیہ کے فیوض و برکات

(۱۴۰)

اکابرین طریقۂ علیہ نقشبندیہ جناب فرزندوں کو نعمت فرمودہ اند

سماع و رقص بدعت بود و آنچہ در زمان آں سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام و در زمان خلفائے راشدین نبوده و متعین متضمن منع فرموده و خلوت و اربعین کہ در صدر اول نبوده بجائے آں خلوت در انجمن اختیار کرده و بر ہر نتائج عظیمہ بریں التزام مترتب گشتہ است و ثمرات کثیره بر آں اجتناب متفرق شده ازیں جاست کہ نہایت دیگراں در بدایت ایں بزرگواراں مندرج است و نسبت ایشاں فوق ہمہ نسبتہا آمده کلام ایشاں دوائے امراض قلبیہ است و نظر ایشاں شفا بخش امراض معنویہ و توجہ جمیلہ ایشاں ماسوا را از گرفتاری کونین نجات می بخشد ہمت بلند ایشاں مریداں را از مضیق امکان بدر آورده و بوسعت می برد۔

نقشبندیہ عجب قافلہ سالار انند
کہ برند از رہ پنہاں بحرم قافلہ را

(مکتوب نمبر ۱۶۸ دفتر اول حصہ سوم ص ۲۲)

ترجمہ: اس طریقہ علیہ کے بزرگوں نے ذکر جہر سے منع فرمایا ہے اور ذکر خفی کی رہنمائی کی ہے اور سماع و رقص و تواجد سے جو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ میں نہ تھا، اس سے منع کیا ہے اور خلوت و چلہ جو صدر اول میں نہ تھا، اس کی جگہ خلوت در انجمن اختیار کی ہے۔ اسی سبب سے بڑے بڑے نتیجے ان پر مترتب ہوئے ہیں اور بہت ثمرے ان کے ترک اور اجتناب سے حاصل ہوئے ہیں یہی وجہ ہے کہ دوسروں کی نہایت ان بزرگوں کی ابتداء میں مندرج ہے اور ان کی نسبت سب نسبتوں سے بڑھ کر ہے۔ ان کا کلام دلی مرضوں کی دوا ہے اور ان کی نظر باطنی مرض کی شفا ہے۔ ان کی بزرگ توجہ طالبوں کو دنیا اور دین کی گرفتاری سے نجات بخشتی ہے اور ان کے

[illegible] پہنچاتی ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(۱۲۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

[illegible]

ترجمہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم [illegible]

اور [illegible]

احوال کی بنا پر نہیں کی کہ خوشی کا باعث ہوتی، دنیا و مافیہا
سے [illegible] اس لائق نہیں ہیں کہ انسان آخرت
کے حال کا تذکرہ چھوڑ کر اپنے [illegible] کاروبار دنیا میں مشغول
[illegible] آپ کی نیت نیک ہوئی مگر آپ نے [illegible]
[illegible]

[illegible]

(١٣٢)

[illegible]

نزد ایشان ثابت نشد نفی میسازند ؎

چو آن کرمی که در سنگی نهان است
زمین و آسمان او همان است

و سے ہزار و سے از تعصبات که دارد ایشان و از نظر به سے که فاسد ایشان با ...
فقه ابو حنیفه است و صحت از فقه او را ساقط داشته اند و در این باقی ... [illegible]
دارند ... در فقه صاحب خانه او ست و دیگر ... غیب ... با وجود ...
این مذهب مرا با امام شافعی گویا محبت ذاتی است و بزرگ می دانم لهذا بعض
اعمال نافله تقلید مذهب او میکنم اما چه کنم که دیگران را با وجود ... و کمال تقوی
جنب امام ابی حنیفه در رنگ طفلان می یابم و ... [illegible]
... دیگر که بارها گذشته است که اختلاف علما اجتهاد ... [illegible]
... در شرع مستلزم نسخ نیست بخلاف اختلاف در احکام شرعیه که سبب ...
که موجب نسخ است کما ... تحقیقه ... شد که معتبر در اثبات احکام شرعیه
کتاب و سنت است و قیاس ... و اجماع امت ... [illegible]
ار ... [illegible]

ترجمه: قوت ... فاسد خیال ... [illegible]

... اور ... [illegible]
... [illegible]
... جس کا ... [illegible]
... چند ... کو ... ذکر ... اور
شاہد ... پر موقوف ... [illegible]
... کی نفی کرتے ہیں اور ... [illegible]
نہیں ... انکار کرتے ہیں ؎

... نہاں ہے — ... زمین و آسمان ہے

ان کے بیہودہ تعصبات اور فاسد نظروں پر ہزارہا افسوس
جس فقہ کے بانی حضرت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور فقہ کے تین
حصے اُن کو مسلم ہیں اور باقی چوتھے حصے میں سب شریک ہیں۔ فقہ
میں وہ صاحب خانہ ہی ہیں اور دوسرے سب اُن کے عیال ہیں۔
باوجود اس مذہب کے جو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے
[illegible] اُن کو بزرگ جانتا ہوں اسی [illegible]
قائل ہیں اُن کے مذہب کی تقلید [illegible]
لوگ باوجود [illegible] امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ [illegible]
[illegible]

[illegible]

پس افضل عبادات تلاوت قرآن مجید آمد و شفاعت او مقبول ترین شفاعت ها و درجہ
گشت چہ شفاعت کتاب مذنب و چہ شفاعت نبی مرسل نتائج و ثمرات کہ بر تلاوت
قرآنی مترتب میشود چہ تفصیل آن توانند نمود نہایت آنست کہ تالی را بدرجہ ای
بردہ است کہ ورا آنجا هیچ گنجایش متصور نبود۔

(دفتر سوم مکتوب نمبر ۱۲۲ حصہ نہم نمبر ۱۰)

ترجمہ: پس خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں تمام اشیاء سے
مقبول ترین قرآن مجید ہے اور حق تعالیٰ کی صفت قدیم عظیم
تمام صفتوں سے برتر کہ قدیمیت کی گرد بھی نہیں لگی اور تقدیم و
تاخیر کے شعور زمانی کی کمی بھی اس کی آنکھ کے اندر نہیں ساتھ
کے ساتھ متعلق نہیں جو گزر چکا ہے پس ثابت ہوا کہ تمام عبادات
سے افضل ترین قرآن مجید کی تلاوت ہے اور اس کی شفاعت
دوسروں کی شفاعت سے زیادہ مقبول ہے خواہ کسی مذنب کی
شفاعت ہو خواہ نبی مرسل کی اور وہ نتائج و ثمرات جو قرآن
کی تلاوت پر مترتب ہوتے ہیں ان کی تفصیل کیا کی جا سکتی ہے انتہا یہ
تلاوت کرنے والے کو ایسے بلند درجات تک لے جاتی ہے
جہاں کسی گنجائش نہیں ہو سکتی۔

فضائل و کمالات حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

(۱۲۳۵)

خیر باشد و کمال نقص آمیزند ... و هرچہ نقص و شرارت ... نہایت خیر و بیگانگی
زیادہ تر عیب کار و بار ... هر چند ... پیدا کرد و اثر شرارت و نقص

کے سردار حبیب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور جس کو خود اپنے فضل سے یہ دولت بخشنا چاہتے ہیں اُس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل متابعت سے عطا فرماتے ہیں اور اس وسیلہ سے اس کو بلند درجہ پر پہنچا دیتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔

انسان کی اللہ تعالیٰ سے علم و معرفت میں کوئی نسبت نہیں

(۱۲۶)

[illegible]

[illegible] که اطلاق صورت و مثل آن در آنحضرت
از قبیل تشبیه و تمثیل است نه بر سبیل تحقیق و تثبیت چه حقیقت آن صورت ترکیب
[illegible] که منافی وجوب است و مانع قدم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] حقیقت و تاویل [illegible]

[illegible] مکتوب نمبر ۳۱۰ [illegible]

[illegible]

کیونکہ جو کچھ نفس میں ہے خواہ صورت ہی ہو وہی ہے جس کی حقیقت مرتبہ وجوب میں حاصل ہے، اس بیان سے انسان کی خلافت کے راز کو معلوم کرنا چاہیے کیونکہ شے کی صورت شے کا خلیفہ ہوتی ہے۔ اس مقام پر زندیقوں اور مجسّموں نے گمان کیا ہے کہ خداوند تعالیٰ انسان کی صورت پر ہے اور بیوقوفی سے انسان کے قویٰ اور اعضاء کو حق تعالیٰ کے لیے ثابت کیا ہے۔ ضلّوا فاضلّوا یہ لوگ خود بھی گمراہ ہیں اور اوروں کو بھی گمراہ کرنے والے ہیں یہ نہیں جانتے کہ حق تعالیٰ کی بارگاہ میں صورت وغیرہ کا اطلاق کرنا تشبیہ و تمثیل کی قسم سے ہے نہ کہ تحقیق و تثبیت کے طور پر کیونکہ اس صورت کی حقیقت، ترکیب اور تبعیض اور تجزی یعنی جزو جزو ہونا چاہتی ہے۔ جو وجوب کے منافی اور قدم کے مانع ہے۔ قرآن کی آیات متشابہات بھی ظاہر سے مصروف اور تاویل پر معمول ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وما یعلم تاویلہ الا اللہ (اس کی تاویل کو خدا تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا) پس معلوم ہوا کہ حق تعالیٰ کے نزدیک متشابہ بھی تاویل پر محمول اور ظاہر سے مصروف ہیں اور علمائے راسخین کو بھی اس تاویل کا علم عطا فرماتا ہے جس طرح کہ علم غیب جو اسی کے ساتھ مخصوص ہے اپنے خاص رسولوں کو اطلاع بخشتا ہے۔ اس تاویل کو اس طرح خیال نہ کرے کہ یہ تاویل کی صورت میں بُرائی ہے۔

لاکی حقیقت سے موجود کی نفی کرنا چاہیے

(۱۴۷)

حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہٗ می فرماید ہرچہ دیدہ شد و شنیدہ شد و دانستہ شد

آن ہمہ غیر است بحقیقت حکم لانفی باید کرد پس شہود وحدت در کثرت نیز شایانِ نفی گشت وہر چہ شایانِ نفی است از آن جناب قدس منتفی است این کلام حضرت خواجہ مرا ازیں شہود برآوردہ است و از گرفتاریہائے مشاہدہ ومعائنہ نجات بخشیدہ و رخت مرا از علم بجہل کشیدہ از معرفت بحیرت بردہ جزاہ اللہ سبحانہ عنی خیر الجزاء من باین یک سخن مرید حضرت خواجہام وحلقہ بگوش ایشان والحق از اولیائم کمے بمثل این عبارت تکلم نمودہ است وجمیع مشاہدات ومعائنات را برین نہج نفی ساختہ۔

(دفتر اول حصہ پنجم مکتوب نمبر ۲۷۲ صفحہ نمبر ۱۱)
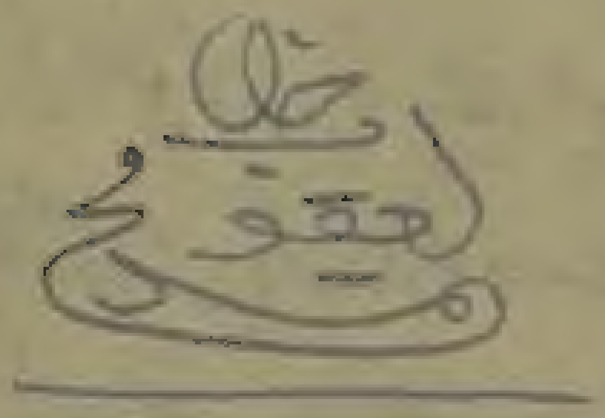
ترجمہ: حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ جو کچھ دیکھا گیا اور سنا گیا اور جانا گیا اس کا سب غیر ہے کلمہ لا کی حقیقت سے اس کی نفی کرنی چاہیئے پس کثرت میں وحدت کا مشاہدہ بھی نفی کے لائق ہے وہ اس پاک بارگاہ سے منتفی اور دور ہے حضرت خواجہ قدس سرہٗ کے اس کلام نے مجھ کو اس شہود سے نکال دیا ہے اور مشاہدہ اور معائنہ کی گرفتاری سے نجات بخشی ہے اور میرے اسباب کو علم سے جہل کی طرف اور معرفت سے حیرت کی طرف لے گیا ہے۔ جزاہ اللہ سبحانہ عنی خیر الجزاء (اللہ تعالےٰ اُن کو میری طرف سے جزائے خیر دے) میں صرف اسی ایک بات سے حضرت خواجہ قدس سرہٗ کا مرید اور حلقہ بگوش ہوں اور واقعی اولیا میں سے شاید ہی کسی نے اس طرح کی عبارت بیان کی ہو اور تمام مشاہدات ومعائنات کی اس طرح پر نفی کی ہو۔